سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سوموار،13-مارچ2017

(یوم الاثنین،13-جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 6

369

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون(ترمیم)(ترویج وانضباط)نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017

(قانون نمبر3بابت2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ترویج وانضباط)نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نےاس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ترویج وانضباط)نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017 منظورکیاجائے۔

(بی) عام بحث

1۔ پری بجٹ بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

2۔ زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

371

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

سوموار، 13۔مارچ2017

(یوم الاثنین، 13۔ جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِذَا زُلۡزِلَتِ ٱلۡأَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخۡرَجَتِ ٱلۡأَرۡضُ أَثۡقَالَهَا ﴿٢﴾
وَقَالَ ٱلۡإِنسَٰنُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوۡمَئِذٖ تُحَدِّثُ أَخۡبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوۡحَىٰ
لَهَا ﴿٥﴾ يَوۡمَئِذٖ يَصۡدُرُ ٱلنَّاسُ أَشۡتَاتٗا لِّيُرَوۡاْ أَعۡمَٰلَهُمۡ ﴿٦﴾
فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرٗا يَرَهُۥ ﴿٧﴾ وَمَن يَعۡمَلۡ
مِثۡقَالَ ذَرَّةٖ شَرّٗا يَرَهُۥ ﴿٨﴾

سورۃ الزّلزَلۃ آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہوگا) (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرا بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرا بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکدی لاٹ نُورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھریاں
ایس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ماجملک
ما احسنک مااکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلے سوال نمبر 2544 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو ان کی request پر pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2616 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو بھی ان کی request پر pending کیا جاتا ہے۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3725 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3729 بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5393 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7058 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7222 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7235 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 7639 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*7639: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے میل اور فی میل ڈاکٹرز ہیں ان کی مکمل فہرست مہیا کی جائے؟

(ب) اس ہسپتال کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود اوران کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے کیا کیا سہولیات مہیا کی ہیں؟

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے خاکروب میل اور فی میل ہیں ان کے نام اور سکیل وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ہسپتال میں سکیورٹی گارڈ اپنی ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دینے کی بجائے ذاتی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں79 میل اور30 فی میل ڈاکٹر ہیں۔ مکمل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ نواز شریف ہستپال، یکی گیٹ، لاہور کا قیام فروری1997 میں عمل میں آیا تھا۔

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کی طرف سے تمام مطلوبہ سہولیات میسر ہیں مثلاً مفت ادویات، تمام آپریشنز، زچہ بچہ، ڈائیلسز، سی ٹی سکین، ایکسرے اور تمام لیبارٹری ٹیسٹ وغیرہ۔

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں اٹھارہ میل خاکروب اور تین فیمیل خاکروب ہیں ناموں کی تفصیل مع سکیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے اس ہسپتال میں سکیورٹی کی خدمات عسکری سکیورٹی کمپنی سرانجام دے رہی ہے جس کے زیادہ تر ملازم سابقہ فوجی ہیں اور وہ اپنے فرائض احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس ہسپتال میں تقریباً109 میل اور فی میل ڈاکٹر مل کر کام کر رہے ہیں۔ میرا اس میں ضمنی

سوال یہ ہے کہ یہ جو آپ نے 109 ڈاکٹروں کی تعداد بتائی ہے اس میں کتنے فیصد جونیئر اور کتنے فیصد سینئر ڈاکٹر اس ہسپتال میں کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس میں تفصیل کچھ ایسے ہے کہ جو ہسپتال کی emergencies ہوتی ہیں وہاں پر ہر وقت MOs کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ daily basis پر اپنے duty roster کے مطابق وہاں پر تعینات کئے جاتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر وہاں پر سینئر پروفیسرز کو بھی بلایا جاتا ہے۔ وہاں پر 79 میل اور فی میل ڈاکٹرز ہیں تو یہ MOs کی تعداد دی گئی ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دہرا کر خود اس کا جواب دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ ان میں کتنے فیصد سینئر اور کتنے فیصد جونیئر ڈاکٹر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے اس کے بارے میں بتایا ہے کہ ضرورت پڑنے پر سینئر ڈاکٹرز کو بلایا جاتا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ سینئر ڈاکٹر کس کو بول رہی ہیں؟ MOs بھی سینئر ڈاکٹر ہی ہوتے ہیں۔ وہاں ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر یا different wards میں جو میڈیکل آفیسرز ہیں یہ ساری ان کی تعداد ہے اور یہ سارے ڈاکٹرز سینئر ہی ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اپنے سوال کا خود ہی جواب دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب آپ کو جواب کا پتا ہے تو سب کو بتا دیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں صرف اس لئے بتانے لگی ہوں تاکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کے علم میں یہ بات آ جائے کہ جس نے یہ جواب لکھ کر دیا ہے اس نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ میں ان کو بتانا چاہتی ہوں؟ یہ جو 109 ڈاکٹرز کی انہوں نے لسٹ دی ہے یہ تقریباً ہسپتال کا 30 فیصد بنتا ہے اور سب کے سب وہاں پر جونیئر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور 70 فیصد ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اس ہسپتال میں کوئی کنسلٹنٹ، سینئر ڈاکٹر اور نہ ہی کوئی پروفیسر کام کر رہا ہے تو انہوں نے کہاں سے یہ ڈاکٹرز بلوانے ہیں، یہ مجھے بتا دیں؟ اسی کے ساتھ تھوڑے سے فاصلے پر سید مٹھا ہسپتال

ہے اس کی بھی یہی problem تھی کہ وہاں پر کوئی آپریشن نہیں ہو رہا۔ Anesthesia کی وہاں پر 10 اسامیاں ہیں لیکن وہاں پر ایک ڈاکٹر موجود ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ ہسپتال میں فلاح و بہبود کا کیا کام ہو رہا ہے؟ آپ اگلے سوال میں اگر پڑھیں تو اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بہت کام ہو رہے ہیں تو بتائیں کہ وہاں پر کون سے specialist doctors موجود ہیں مجھے کسی ایک کا ہی نام بتا دیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! جب اگلا سوال پر جائیں گے تو پھر اس کو بھی دیکھ لیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ کو چیلنج کر رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ وہاں پر کیا حالات ہیں اس حوالے سے راحیلہ بہن بڑی updated ہیں۔ اس ضمن میں، میں بھی یہ واضح کروں گا کہ محترمہ کی والدہ بھی بہت بڑی مسلم لیگی رکن تھیں اور ان کا بہت نام تھا وہ جانتی ہوں گی کہ 1997 میں یہ ایک تھانے کی جگہ تھی اور وہاں پر وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بڑی کوششوں سے ہسپتال بنوایا تھا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً اس کی revamping بھی ہوتی رہی۔ اس میں میاں حمزہ شہباز شریف نے بڑی efforts کی ہیں اور اس پر خاص توجہ دی ہے لہٰذا وہاں پر جن سہولیات کی ضرورت ہے وہاں پر وہ بہتر انداز میں provide کی گئی ہیں۔ یہ جو 79 ڈاکٹرز کی لسٹ ہے اس کے مطابق جتنا وہاں پر count دیا ہوا ہے یہ بڑا مناسب count ہے تو وہاں پر فضول تو نہیں اتنے ڈاکٹرز بٹھائے رکھنے۔ اگر ان کو کسی قسم کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے کہ وہاں ڈاکٹرز کی تعداد میں کمی ہونے کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی مسئلہ آ رہا ہے تو یہ ہمیں آگاہ کر دیں ہم اس کا کوئی حل کروا دیں گے۔ Otherwise وہاں پر جو 79 میل ڈاکٹرز اور 30 فی میل ڈاکٹرز ہیں یہ تمام کے تمام سینئر ڈاکٹرز ہیں اور ان کو وہاں پر اپنی consultancy کے لئے کوئی ڈاکٹر چاہئے ہوتا ہے تو اس کے لئے different medical colleges کے پروفیسرز سے ٹائم لے لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو ہسپتال کی خالی اسامیاں ہیں ان اسامیوں کی اجازت کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے جونہی ہم کو اجازت ملے گی ہم اس پر نئی hiring بھی کر دیں گے۔ فی الحال جتنی ڈیمانڈ ہے اس کے مطابق وہاں پر سپلائی ضرور موجود ہے۔

جناب سپیکر: آپ ڈاکٹر کے بارے میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ ان کے لئے ہم نے اجازت طلب کی ہوئی ہے اور جونہی ہمیں اس پر go ahead مل جائے گا تو مزید hiring ہو جائے گی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس ہسپتال میں Anesthesia Specialist کی دس vacancies موجود ہیں جبکہ ایک ڈاکٹر موجود ہے اور وہاں پر کوئی سینئر ڈاکٹر نہیں ہے۔ چلیں، یہی بتا دیں کہ اس ہسپتال کے آؤٹ ڈور میں روزانہ کتنے مریض آ رہے ہیں، جہاں پر 109 ڈاکٹروں کی اتنی تعداد ہے تو کتنے مریض آ رہے ہیں، کتنے مریضوں کا آپریشن ہو رہا ہے اور کیا وہاں پر اس وقت کوئی بھی آپریشن ہو رہا ہے؟ میں نے مثال دی ہے کہ same situation سید مٹھا ہسپتال کی تھی جو اس کے قریب بھی موجود ہے اور آج اس میں آپریشن ہونا بند ہو گئے ہیں لہٰذا اب آپ کون سے ہسپتال میں مریضوں کو refer کر رہے ہیں جو وہاں جا کر اپنے آپریشن کروائیں؟ میں یہاں پر ایک بات یہ بھی بتا دوں کہ یہ منسٹر صاحب کا اپنا حلقہ ہے لہٰذا میں آپ سے request کروں گی کہ اسمبلی کی طرف سے یہ سوال اُن کو ضرور refer کیا جائے تاکہ وہ اس کو پڑھیں اور آ کر بتائیں کہ اس کا اصل جواب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! Anesthesia کے حوالے سے جیسے میری بہن نے بات کی ہے تو مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ یہ کافی updated ہیں اور لگتا ہے کہ میرے سے زیادہ تیاری انہوں نے کی ہوئی ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ پورے پنجاب کے اندر Anesthesia کے حوالے سے ہمیں جتنے ڈاکٹر چاہئیں اتنے پورے پنجاب میں available نہیں ہیں۔ چونکہ لوگوں کا اس ڈگری میں رجحان کم ہے اس لئے per year تقریباً 90 ڈاکٹرز pass out ہوتے ہیں جس کی روشنی میں ان کی تعیناتیاں کی جاتی ہیں اور پورے پنجاب میں یہ ڈاکٹر جانے ہوتے ہیں اس لئے ضروری نہیں ہے کہ جتنی وہاں پر vacancies خالی ہیں اتنی ہی فوری طور پر مہیا ہو جائیں لیکن اس پر حکومت کوشش کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ in future مزید دیکھیں گے کہ وزیراعلیٰ جس طریقے سے ہیلتھ پر reforms لا رہے ہیں، ماضی سے لے کر اب تک ہیلتھ کے اندر جو کام ہو رہا ہے اور جس طریقے سے آگے لائحہ عمل بنایا جا رہا ہے اس بات سے سب واقف ہیں۔ جیسے آپ نے ہسپتالوں کے حوالے سے دیکھا خاص طور پر لاہور چونکہ بڑا شہر ہے اور گرد و نواح کے مریض یہاں پر ہی آتے ہیں اس حوالے سے ہم ایک referral system introduce کروا رہے ہیں کہ BHUs and RHCs پر THQs and DHQs تاکہ وہاں referral system

میں بہتری لائیں اور minor issues وہیں پر resolve ہو جائیں تاکہ ہسپتالوں کا burden کم ہو۔ اس ضمن میں ڈاکٹروں کے لئے بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اُن کو اس پالیسی کا حصہ بنایا جائے کہ وہ اپنی ڈگری کے بعد تین سال کے لئے RHCs, THQs and DHQs میں ڈیوٹی دیں جس سے burden کم ہو گا اور ultimately ہسپتالوں کے اندر ڈاکٹروں کی availability کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جز (الف) کے اندر ہی گھما پھرا کر میں نے پورے پنجاب کی بات سن لی ہے جبکہ اس کا نام نواز شریف ہسپتال ہے جو کہ شیرانوالہ گیٹ پر ہے۔ اگر میں اس کے باقی جز پر بھی ضمنی سوال کروں تو مشکل بن جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتی ہوں کہ وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر جب یہاں پر موجود ہوں تو وہ بتائیں کیونکہ یہ ان کے اپنے حلقے کا ہسپتال ہے۔ اگر میں اس ہسپتال کی اپنی بیماریاں گننا شروع ہوں گی تو شاید وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا۔ میری آپ سے request ہے کہ یہ سوال آپ منسٹر صاحب کو refer کریں اور وہ خود اس سوال کو take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، ایسے تو نہیں ہو سکتا کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جب انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ وہ میرے سے زیادہ تیاری کر کے آئے ہوئے ہیں تو پھر کیا رہ جاتا ہے۔ میں آپ سے یہ request کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے اچھی بات کی ہے کوئی بُری بات نہیں کی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جب ہم جواب سے مطمئن ہی نہیں ہوئے اور اس ہسپتال کی حالت ہی ایسی نہیں ہے تو پھر کیا کریں؟ دو ماہ بعد وہاں کا Anesthesia کا ڈاکٹر بھی ریٹائر ہونے جا رہا ہے جس کے بعد آپ کے پاس وہاں کوئی ڈاکٹر موجود نہیں ہے۔ وہاں پر آپریشن نہیں ہو رہے اور یہ کتنی serious situation ہے کہ حکومت اتنا بڑا ہسپتال بنا کر دے لیکن محکمہ آگے سے جواب دے دیتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

MS NIGHAT SHEIKH: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7644 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان: نئے کڈنی سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*7644: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان میں ایک غیر ملکی امداد سے کڈنی سنٹر کی تعمیر ہوئی ہے۔ یہ سنٹر کب تعمیر ہوا ہے اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ اس سنٹر میں کون کون سی مشینری نصب ہے؟

(ب) کیا یہ سنٹر فنکشنل ہے۔ اگر نان فنکشنل ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت اس ہسپتال میں روزانہ تقریباً چار سو سے زائد افراد ڈائیلسز کروانے کے لئے آتے ہیں۔ جن کو چھ ماہ سے ایک سال کا ٹائم دیا جا رہا ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت اس ہسپتال میں تقریباً 26 کے قریب ڈائیلسز مشینیں ہیں جو کہ داخل ہونے والے مریضوں کے لئے ناکافی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت نئے بننے والے کڈنی ڈائیلسز سنٹر کو فنکشنل کرنے اور اس میں ڈاکٹرز و دیگر جو جو سہولیات کی کمی ہے وہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کڈنی سنٹر ایک خود مختار ادارہ ہے۔ یہ گورنمنٹ آف پنجاب کی مالی معاونت سے تیار ہوا جس کی ابتداء 08۔2007 میں ہوئی۔ ابتدائی طور پر اس کا تخمینہ 1048 ملین روپے تھا۔ اس انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل مشینری مہیا کی گئی ہے۔

1۔	سی ٹی سکین	2۔	ایکسرے مشین
3۔	الٹراساؤنڈ	4۔	لیتھروٹرپسی
5۔	ڈائیلسز مشینیں	6۔	موٹر اینڈ بیڈ
7۔	سی ایس ایس ڈی	8۔	لانڈری

9-	آپریشن تھیٹر کا سامان	10-	کارڈیک مانیٹر
11-	لیبارٹری مشینری اور سامان	12-	میڈیکل گیسز
13-	الٹراسانک نیبولائزر	14-	آئی سی یو وینٹی لیٹرز
15-	وائٹل سائن مانیٹر	16-	ڈایاتھرمی مشین
17-	کاٹری مشین	18-	سکشن مشین
19-	سی آرم		

(ب) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کڈنی سنٹر مکمل طور پر فعال ہے۔ مریضوں کو آؤٹ ڈور، ان ڈور، پیتھالوجی ریڈیالوجی اور آپریشنز کی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔

(ج) کڈنی سنٹر میں ڈائیلسز کے رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد 164 ہے۔ اوسطاً90مریضوں کی روزانہ کی بنیاد پر ڈائیلسز کی جارہی ہے۔ نئے آنے والے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ چار سے چھ ہفتہ کا ٹائم دیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت ہسپتال میں40ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں جن میں34 مشینیں فنکشنل ہیں۔ جبکہ چھ ڈائیلسز مشینوں کی تنصیب جاری ہے جن کے مکمل ہونے پر مریضوں کا waiting timeمزید کم ہو جائے گا ایک مریض کی ڈائیلسز پر تقریباً1685روپے خرچہ آتا ہے جو کہ مکمل طور پر ہسپتال کی طرف سے مہیا کیا جارہا ہے جس کی تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت انسٹیٹیوٹ میں30فیصد فیکلٹی سٹاف کام کر رہا ہے جبکہ باقی اسامیاں خالی ہیں اور 25میڈیکل آفیسرز اور ایک وومن میڈیکل آفیسر کی سیٹ خالی ہے جن کی تعیناتی کے لئے جلد ہی پروسیس مکمل کر لیا جائے گا۔ کڈنی سنٹر میں الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل اور درجہ چہارم کی خالی اسامیوں کی تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس کے جز(ج) میں جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل غلط جواب ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ مریضوں کی رجسٹرڈ تعداد 164 ہے، 90مریضوں کا روزانہ کی بنیاد پر ڈائیلسز ہوتا ہے اور ساتھ ہی کہا گیا ہے کہ چار سے چھ ہفتے کا ٹائم دیا جاتا ہے جبکہ کم از کم دو سے تین مہینے کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ اس سوال میں غلط بیانی کی گئی ہے اور دوسرا اگلے جز میں کہا گیا ہے کہ چھ ڈائیلسز مشینیں خراب ہیں لہٰذا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ مشینیں کب تک ٹھیک ہو جائیں

گی اور اگر اتنے کم وقت میں ڈائیلسز ہوتا ہے تو پھر وہاں کے مریضوں کو لاہور کی طرف refer کیوں کر دیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! جواب میں رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد 164 بتائی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کو یہ ضرورت نہیں ہے کہ وہ یہاں پر ایوان کو کسی قسم کی غلط انفارمیشن دے۔ وہاں پر factual situation یہی ہے کہ اتنے ہی مریض آ رہے ہیں اور اس میں وہاں پر کسی قسم کی شکایت بھی موصول نہیں ہوئی۔ اس میں چھ ماہ کا وقت بہت زیادہ وقت ہے کیونکہ ڈائیلسز کا process یہ ہے کہ ایک ہفتہ میں ایک مریض کے گردوں کو دو مرتبہ wash کیا جاتا ہے لہٰذا کوئی مریض چھ ماہ wait ہی نہیں کر سکتا۔ کوشش یہی کی جاتی ہے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مریضوں کو یہ سہولت دی جائے لیکن ایک ڈائیلسز کے process میں ایک مشین تقریباً چھ سے آٹھ گھنٹے مصروف رہتی ہے اس لئے مشین کو resting time بھی چاہئے ہوتا ہے۔ جو مشینیں خراب ہو رہی ہیں اس حوالے سے ہم کوشش یہی کر رہے ہیں کہ ان مشینوں کو جلد سے جلد rotation میں لے کر آئیں چونکہ مشینیں ہر وقت چل رہی ہوتی ہیں اس لئے جوں جوں مشینیں خراب ہو رہی ہوتی ہیں ان کے back up پر ہم نے رکھی ہوتی ہیں اور خراب مشین کی جگہ پر ہم دوسری مشین لگا دیتے ہیں جبکہ خراب مشین کو صحیح کرنے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ بے شک اس سوال پر انکوائری کروا لیں اور کوئی کمیٹی بنا کر ہسپتال سے پتا کروا لیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں جو کرنا چاہتی ہیں اور وہ اس کا آپ کو جواب دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے یہ جواب غلط دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح ٹھیک نہیں ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں کیونکہ وہ آپ کو جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کا جواب ہی غلط آیا ہوا ہے اور معزز پارلیمانی سیکرٹری کو بھی بہت اچھے طریقے سے معلوم ہے کہ مریض کی نوعیت کے حساب سے ڈائیلسز کا ٹائم دیا جاتا ہے لیکن جب

مشینیں ہی نہیں ہیں، ٹائم نہیں ہے اور سہولتیں نہیں ہیں تو ظاہر ہے کہ late ٹائم دیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جواب بالکل غلط دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ہ) میں کہا گیا ہے کہ میڈیکل افسران کی سیٹیں خالی ہیں لہٰذا بتائیں کہ یہ کتنے عرصے سے خالی ہیں اور کب تک اِن سیٹوں کو پُر کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس وقت انسٹیٹیوٹ میں 30 فیصد faculty staff کام کر رہا ہے جبکہ باقی خالی سیٹوں کو کچھ عرصے میں پُر کر لیا جائے گا۔ MIKD منصوبے کے اندر بہت زیادہ محنت کی ہے جس میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب خود interest لے رہے ہیں اور دو چار دفعہ visit بھی کر کے آئے ہیں۔ جہاں تک hiring کا تعلق ہے تو جلد اخبار میں اشتہار دے کر وہ سیٹیں fill کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7755 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا وقفہ سوالات کے دوران اگر چیمہ صاحب آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا اور میں repeat بھی کروں گا۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

DR FARZANA NAZIR: On her behalf.

MS NIGHAT SHEIKH: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ اِدھر ڈاکٹر صاحبہ آ گئی ہیں۔ اللہ ہی خیر کرے۔ ڈاکٹر صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7942 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حناء پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کے بارے میں تفصیلات

*7942: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی کمی ہونے کی وجہ سے موجودہ ڈاکٹر 24 گھنٹے کام کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) سرگنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں میڈیکل آفیسرز اور سینئر ڈاکٹروں کی کوئی سیٹ خالی نہ ہے

(ب) سرگنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں تمام ڈاکٹرز ڈیوٹی روسٹر کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں کسی ڈاکٹر کی 24 گھنٹے ڈیوٹی نہ ہے۔

(ج) تاہم FJMU/SGRH میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور چند سینئر رجسٹرارز کے انٹرویو ہو چکے ہیں۔اگلے مرحلہ میں باقی سینئر رجسٹرارز کے انٹرویو کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جز (الف) پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایمرجنسی میں کتنے میڈیکل آفیسرز اور کتنے سینئر ڈاکٹرز at a time ڈیوٹی دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ سے زیادہ کون جانتا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا۔

جناب سپیکر: آپ کو کیوں نہیں پتا؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اتفاق ہوتا ہے کہ کئی چیزوں کا نہیں پتا ہوتا اس لئے میں جاننا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈاکٹر صاحبہ! آپ کو سارا پتا ہے لیکن آپ ان کی زبان سے سننا چاہتی ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):
جناب سپیکر! محترمہ اپنے سوال کو repeat کر دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جز (الف) سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایمرجنسی میں کتنے میڈیکل آفیسرز اور کتنے سینئر ڈاکٹرز ایک شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! گنگارام ہسپتال سے متعلق سوال دریافت کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں سوال کو پڑھ دیتی ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ سر گنگارام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں خالی ہیں؟ جواب میں ہے کہ ایمرجنسی میں میڈیکل آفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز کی کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ ایمرجنسی میں کتنے میڈیکل آفیسرز اور کتنے سینئر ڈاکٹرز ایک شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):
جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ ایمرجنسی میں ڈاکٹروں کی تعداد تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ ابھی وہاں پر ایڈہاک کی بنیاد پر نئی hiring بھی کی گئی ہے کیونکہ ایمرجنسی میں ڈاکٹروں کی demand ہمیشہ change ہو رہی ہے چونکہ ڈاکٹرز وارڈز میں بھی چاہئے ہوتے ہیں اور آپریشن تھیٹر میں بھی چاہئے ہوتے ہیں اس لئے وہاں پر جو کمی آئی تھی اس حوالے سے ایڈہاک پر انٹرویوز ہو چکے ہیں جس کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور اس کے مطابق ڈاکٹروں کی hiring ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میڈیکل آفیسرز کی ایمرجنسی میں permanent post ہوتی ہے تو ان کا آپریشن تھیٹر میں کیا کام کیونکہ وہ تھیٹر میں operate نہیں کرتے اور میڈیکل آفیسرز تو صرف diagnose کے لئے ہوتے ہیں یا ایمرجنسی treatment دینا۔ ان کا ہسپتال سے تعلق نہیں ہے کہ وہ آپریشن تھیٹر میں بھی ڈیوٹی کریں۔

جناب سپیکر! سوال کا جواب تو صحیح دیا جائے۔

جناب سپیکر: کیسے مان لیا جائے کہ ان کا تعلق کوئی نہیں ہے، ان کا تعلق تو ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایمر جنسی کے لئے انہیں recruit کیا جاتا ہے جو کہ permanent post ہے اور اس میں ایڈہاک کا نہیں ہے۔ اگر کوئی ایمر جنسی کا مریض آتا ہے تو ڈاکٹر کا کام اسے دیکھنا ہوتا ہے اور وہ مریض کو diagnose کر کے treatment کے لئے refer کرتے ہیں تو میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹرز ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو ان سے پوچھ لیتے ہیں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری کے پاس اس کا جواب نہیں ہے تو میں دوسرا سوال پوچھ لوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ پہلے اپنا ذہن بنالیں کہ جواب لینا ہے یا نہیں تو میں اس کے مطابق جواب دے دوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ذہن تو بنا ہوا لیکن معزز پارلیمانی سیکرٹری جواب ہی نہیں دے رہے تو میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ کو سارا پتا ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے باتیں پوچھنا چاہتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! جیسا میری بہن نے فرمایا کہ ایمر جنسی میں permanent seats ہیں تو اس حوالے سے جو ہماری requirement تھی یا جتنی سیٹیں خالی تھیں وہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو بھیجی ہوئی ہیں جس پر وہ جلد ہی امتحان لے کر permanent hiring کر کے بھیجیں گے تو ڈاکٹرز appoint ہو جائیں گے۔ جتنی دیر تک پبلک سروس کمیشن والے ڈاکٹرز نہیں بھیج رہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ایمر جنسی میں تعینات ڈاکٹروں کی تعداد پوچھ رہی ہیں وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے کہوں گا کہ یہ وقت نکال کر ایمر جنسی کا visit کر لیں تو انہیں ڈاکٹروں سے ملوا بھی دیں گے اور گنتی بھی کروا دیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ کتنے شعبوں میں کتنی اسامیاں خالی تھیں کیونکہ ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور چند سینئر رجسٹرار کے انٹرویو ہو چکے ہیں۔ اگلے مرحلہ میں باقی سینئر رجسٹرارز کے انٹرویو کئے جائیں گے تو میرا سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگلا مرحلہ کب شروع ہوگا، اس حوالے سے پوچھنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگلا مرحلہ شروع ہونے سے پہلے یہ تو بتائیں کہ کتنی پوسٹیں خالی ہیں اور کس کس ڈیپارٹمنٹ میں انٹرویو ہونے ہیں، کیا میڈیسن ہے، سرجری ہے، گائنی ہے، Eye ہے یا ای این ٹی ہے؟

جناب سپیکر: جہاں پر سیٹیں خالی ہوں گی وہاں پر وہ پُر کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے اس لئے اس حوالے سے محترمہ اپنا سوال جمع کروا دیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے جواب میں ہے کہ تمام ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں تو مجھے بتایا جائے کہ کتنے ڈاکٹرز، پروفیسرز چھٹی پر ہیں اور کتنے ڈاکٹرز اور پروفیسرز ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: اگر اسی سوال میں پوچھ لیتے تو بہتر نہ تھا؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

جناب سپیکر! یہ بھی fresh question بنتا ہے۔ اس حوالے سے یہ سوال جمع کروا دیں تو انہیں مکمل تفصیل دے دی جائے گی کیونکہ کئے گئے سوال میں صرف یہ پوچھا ہے کہ وہاں پر 24 گھنٹے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جس کے جواب میں بتا دیا گیا ہے کہ ایسی بات نہیں ہے۔ کوئی بھی ایمرجنسی ایسی نہیں ہوتی کہ جہاں پر ڈاکٹروں سے چوبیس گھنٹے کام لیا جائے کیونکہ چوبیس گھنٹے کام کرنا ویسے بھی کسی کے لئے ممکن نہیں ہوتا تو عام طور پر ڈیوٹی کا آٹھ گھنٹے وقت ہوتا ہے اور بعض اوقات ہنگامی حالات جیسے recently

بم دھماکا وغیرہ ہوتے رہے تو اس وقت اس طرح کے حالات میں ڈاکٹروں کو دو چار گھنٹے اضافی کام کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی صورتحال کے اندر بطور پاکستانی ہم سب پر یہ ذمہ داری بنتی ہے اور ہم سب کی یہ ڈیوٹی ہے کہ ہم اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دیں۔ اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے کہ وہاں آٹھ گھنٹے سے زائد ڈاکٹروں سے ڈیوٹی لی جاتی ہے۔ جو سیٹیں خالی تھیں اور جہاں پر requirement زیادہ تھی اس کے مطابق ہم ایڈہاک پر نئے ڈاکٹرز رکھ رہے ہیں جس کا مقصد یہی ہے کہ کسی کو چوبیس گھنٹے کام نہ کرنا پڑے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے بھی اچھی بات کی ہے کہ ہم سب کو اپنے اپنے فرائض بخوبی سرانجام دینے چاہئیں تو میرا خیال ہے کہ وہ next time اس پر خود بھی عمل کر کے آئیں گے۔ میرا fresh question کسی طرح سے بھی نہیں بنتا اور یہاں پر بیٹھے معزز ممبر گنگا رام، سروسز اور دیگر ہسپتالوں کے حالات سے واقف ہیں کیونکہ ایمرجنسی میں جو حال ہے، اگر وہاں پر تمام ڈاکٹرز موجود ہوں تو مریض خوار کیوں ہو رہے ہوتے ہیں؟ محکمہ غلط جواب دے رہا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کو defend کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے کسی چیز کی نشاندہی کریں ناں تو میں بھی ان سے پوچھوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ صرف simple سوال بنتا ہے کہ وہاں پر کتنے ڈاکٹرز چھٹی پر ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ آپ نشاندہی کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں کوئی fresh question والی بات ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ نشاندہی کریں اور particular بات بتائیں تو میں ان سے پوچھنے والا بنوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ سے آئے ہوئے لوگوں کو پتا ہونا چاہئے جن سے پوچھ کر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی بات نہ کریں بلکہ آپ نے جو بات کرنی ہے مجھ سے کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں آپ ہی سے بات کر رہی ہوں کہ انہوں نے ایک اچھی بات کی ہے تو ڈیپارٹمنٹ کو پتا ہونا چاہئے کہ اگر سوال دیا گیا ہے تو پھر ضمنی سوال کیوں پوچھے جاتے ہیں؟ ضمنی سوال

ان سے related سوال ہوتے ہیں جو پوچھے جاتے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی کہا کہ اس میں پوچھا نہیں گیا۔

جناب سپیکر: اب میں ان سے کیا ضمنی سوال کا جواب لوں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے صرف ڈاکٹرز کا بتادیں کہ کتنے ڈاکٹرز چھٹی پر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے بیان کیا ہے کہ ایمرجنسی کا جتنا بھی عملہ ہے وہ سارا وہاں پر موجود ہے اور اپنی ڈیوٹی وہاں پر کر رہا ہے۔ وہاں پر صرف جو shortage تھی اس حوالے سے نئی hiring ہو رہی ہے تو اگر وہاں پر کوئی leave یا کوئی ایسا معاملہ ہوتا تو ہم ضرور آپ کو بتا دیتے۔ اس کے علاوہ انہوں نے شکایت کی کہ وہاں پر مریض خوار ہوتے ہیں تو اگر انہوں نے کوئی مریض خوار ہوتے دیکھا ہے یا کسی نے کوئی complaint دی ہے تو اس کا ضرور ازالہ کیا جائے گا اور اس پر ہم جواب دہ بھی بنتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8280 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو گجرات عملہ، تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*8280: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع گجرات ڈی ایچ کیو عزیز بھٹی ہسپتال میں عملہ کی تعداد عہدہ، نام اور پتا جات بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر حضرات حاضری لگا کر پرائیویٹ ہسپتالوں میں چلے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے ڈاکٹر چھٹی لے کر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں ایم ایس ٹرانسفر ہر ایک کا دورانیہ بطور ایم ایس کتنا تھا اور ان کو ٹرانسفر کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ہ) جن ڈاکٹرز کے خلاف دوران ملازمت کام نہ کرنے کی وجہ سے کارروائی ہوئی پچھلے پانچ سال کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال میں تعینات عملہ تعداد 525 ہے۔ جن کے نام اور پتاجات کے بارے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا میں بائیو میٹرک حاضری سسٹم ہونے کی وجہ سے حاضری لگاکر پرائیویٹ ہسپتال چلے جانا ممکن نہ ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی ڈاکٹر ایسا نہیں جو چھٹی لے کر پرائیویٹ پریکٹس کررہا ہو۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا میں پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحبان تبدیل ہوئے۔ جن کا دورانیہ تعیناتی ہر ایک کے سامنے درج ہے۔

1. ڈاکٹر ذوالفقار علی چودھری۔ازاں 2010-10-08 تا 2011-12-29 (بذریعہ تبادلہ)
2. ڈاکٹر طاہر نوید۔ 2011-12-12 تا 2014-07-25 (پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت معطلی)
3. ڈاکٹر میاں واجد حسین۔ 2014-08-21 تا 2015-07-09 (بوجہ معطلی)
4. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل۔ APMO16-07-2015 تا 2015-08-20 (اضافی چارج) بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شبیر حسین سپرا۔
5. ڈاکٹر شبیر حسین سپرا۔ 2015-08-28 تا 2015-11-23 تعینات رہے اور بعد ازاں تبدیل ہوگئے۔
6. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل۔ APMO 28-11-2015 تا 2016-02-14 (اضافی چارج) بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شیر علی خان نیازی۔
7. ڈاکٹر شیر علی خان نیازی 2016-03-01 تا 2016-11-07 تعینات رہے اور مورخہ 2016-11-14 کو ریٹائرڈ ہوگئے۔
8. ڈاکٹر شاہد معروف۔ 2016-12-18 سے تاحال۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ ہسپتال ہذا میں بائیو میٹرک حاضری سسٹم ہونے کی وجہ سے حاضری لگاکر پرائیویٹ ہسپتال چلے جانا ممکن نہ ہے۔ اس

میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کیا جب ڈاکٹر صاحبان اور عملہ آتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے اور جب جاتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے یا عملہ ایک وقت ہی حاضری لگاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! جو بائیو میٹرک حاضری سسٹم ہے اس کے اندر جب عملہ آتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے اور جب واپس جاتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے اس کے علاوہ manually بھی internally وہاں پر چیک کیا جاتا ہے رجسٹر کے اندر بھی اس کو include کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو معزز پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے میرے نوٹس میں بھی یہ بات ہے کہ لوگ صبح حاضری لگا کر چلے جاتے ہیں کئی لوگ واپس آتے ہیں اور کئی لوگ واپس نہیں آتے ہیں۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت عزیز بھٹی ڈی ایچ کیو ہسپتال میں جو ڈاکٹر موجود ہیں اُن میں سے کتنے ڈاکٹر ایسے ہیں جنہوں نے گجرات سٹی میں اپنے ہسپتال بنائے ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس میں جو حاضری کے حوالے سے میرے بھائی نے بات کی ہے میں اُن سے کہوں گا کہ اگر وہ کسی کی نشاندہی کر دیں تو ہم اُس پر انشاء اللہ بڑی سخت کارروائی کروائیں گے کیونکہ یہ ایسا معاملہ کہ جس معاملہ میں وزیراعلیٰ بالکل برداشت نہیں کرتے ہیں کہ کوئی اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو اور اس طرح کی کسی activity میں پایا جائے کہ وہ تنخواہ سرکار سے لے کر کام پرائیویٹ کر رہا ہو اُس کے اوپر بالکل انکوائری بھی ہو گی اور محکمانہ کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کتنے ڈاکٹرز ہیں جن کے اپنے پرائیویٹ کلینک ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! ایسے کوئی ڈاکٹر نہیں ہیں جو وہاں پر practice بھی کر رہے ہیں اور ساتھ میں private practice بھی کر رہے ہوں ہسپتال میں کسی کا ہونا یا نہ ہونا الگ معاملہ ہے اور سرکاری ہسپتال چھوڑ کر اپنے کسی ہسپتال میں جانا دوسری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹر ایسے ہیں جن کے اپنے ہسپتال گجرات سٹی میں موجود ہیں اس کا جواب مجھے چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے واضح کیا ہے کہ ہمارے نالج میں ایسا کوئی بھی ڈاکٹر نہیں ہے جو وہاں پر پرائیویٹ پریکٹس بھی کر رہا ہو یا چھٹی لے کر absent ہو کر پرائیویٹ کلینک یا پرائیویٹ ہسپتال چلا رہا ہو پھر بھی اگر مزید یہ نشاندہی کر دیں گے تو میں نے عرض کیا ہے محکمہ اُس پر سخت کارروائی کرے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں کہ پرائیویٹ ہسپتال کسی ڈاکٹر کا نہیں ہے تو یہ مجھے بتادیں ڈاکٹر ہسپتال گجرات میں کس کا ہے اور وہ ڈاکٹر اس وقت کس جگہ پر تعینات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کا سوال یہ تھا کہ ڈاکٹر چھٹی لے کر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں اس کا ثبوت نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سوال سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا یہ fresh question بنتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے دو باتیں پوچھیں ہیں سب سے پہلے میں نے پوچھا ہے کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر حضرات حاضری لگا کر پرائیویٹ ہسپتالوں میں چلے جاتے ہیں اُن کے جانے کی وجہ کیا ہے؟ اُن کو اپنے ہسپتالوں میں ایمرجنسی آجاتی ہے، اُنہیں کال آتی ہے وہ سرکاری ہسپتال کو وہیں چھوڑتے ہیں اور اپنی ایمرجنسی کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کون کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی بھی ڈاکٹر پرائیویٹ کلینک نہیں کر رہا تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ڈاکٹر ہسپتال کس ڈاکٹر کا ہے جو اس وقت بھی اسی ہسپتال میں ہیں؟ اس ہسپتال میں ایسے ڈاکٹر موجود ہیں جن کے اپنے ہسپتال ہیں اگر ان کے پاس ریکارڈ نہیں ہے تو الگ بات ہے۔ جو میرا ضمنی سوال ہوتا ہے وہ سوال سے متعلقہ ہوتا ہے میں کبھی غیر متعلقہ سوال نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب آپ ہمیشہ متعلقہ سوال ہی کرتے ہیں لیکن یہ سوال اس سوال سے relate نہیں کرتا آپ کوئی اور ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری تھوڑی سی گزارش سن لیں۔ سوال یہ تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے ڈاکٹر چھٹی لے کر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں؟ انہوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی ڈاکٹر ایسا نہیں جو چھٹی لے کر پرائیویٹ پریکٹس کر رہا ہے۔ میں نے ان سے سوال پوچھا ہے کہ یہ ریکارڈ حکومت کے پاس ہونا چاہئے صرف ایک انگوٹھا لگا کر اپنی مرضی سے جدھر مرضی کوئی ڈاکٹر چلا جائے یہ ہسپتال کی صورتحال ہے ایسے کچھ 500 ملازمین ہیں۔ 20 گریڈ کے کتنے ڈاکٹرز ہیں اگر سارے ہسپتال میں بیٹھیں گے تو ہسپتالوں کی کارکردگی بہت بہتر ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل آپ سے کہہ رہا ہوں کیونکہ میرا تعلق گجرات سے ہے میرا صرف ان سے یہ ضمنی سوال تھا کہ کتنے ڈاکٹرز یہاں پر ہیں جن کے اپنے ذاتی کلینکس ہیں اور وہ پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کا سوال نہیں ہے آپ fresh question دیں آپ کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب detail دے دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے آخر میں یہ پوچھا ہے کہ ڈاکٹر ہسپتال کس کا ہے اُس کا تو بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ پتا کر کے میاں طارق صاحب کو بتا دیں گے کہ ڈاکٹر ہسپتال کس کا ہے اور ڈاکٹروں کی حاضری بھی وہاں پر assure کروائیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اسی بات کے اوپر تحریک استحقاق move ہوئی ہوئی ہے کہ جو ڈاکٹرز ہیں وہ چھٹیاں لے کر پرائیویٹ کلینکس چلا رہے ہیں اگر وہ تحریک استحقاق اسمبلی کے اندر جمع ہے تو میرا خیال ہے کہ ان کا question relevant ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں بات یہ ہے کہ معزز ممبر نشاندہی کریں کہ کون سے ڈاکٹرز ہیں سب کو ایک لائن میں کھڑا نہ کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ڈاکٹروں کو بدنام نہ کیا جائے کیونکہ ڈاکٹرز سب سے زیادہ کام بھی کرتے ہیں اور بدنام بھی ڈاکٹروں کو کیا جاتا ہے اور ڈاکٹروں کو ذلیل کرنے کی کوشش ختم کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔Order in the House جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! گجرات میں جو اس وقت ڈاکٹر شاہد معروف ایم ایس لگے ہوئے ہیں وہ کس سکیل میں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ایم ایس صاحب کا سکیل بتائیں وہ کون سے سکیل میں لگے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! usually تو وہاں پر 20ویں سکیل کے ڈاکٹرز ڈیوٹی پر ہوتے ہیں لیکن اس کی مزید detail ہم حاصل کر لیں گے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کہیں ڈاکٹر کی availability possible نہ ہو رہی ہو تو وہاں پر گریڈز کے ساتھ compromise کر کے بھی ایم ایس کو رکھ لیا جاتا ہے جیسے انہوں نے سوال کیا ہے تو گجرات کے ہسپتال میں اس وقت سکیل 19ویں کے ایم ایس appointed ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایم ایس 19 سکیل میں ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے لسٹ دی ہوئی ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کیا جو ایم ایس ہیں وہ سب سے سینئر ہوتا ہے یا جونیئر ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کو انہوں نے گریڈ بتا دیا کہ ایم ایس سکیل 19 میں لگے ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ 20 گریڈ کی وہاں پر پوسٹیں کتنی ہیں اور سوال اسی جگہ پر پیدا ہو جاتا ہے جب ہم کسی جونیئر کو ایم ایس لگا دیتے ہیں تو جو سینئر ڈاکٹرز ہیں وہ اپنی مرضی کرتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں آپ نشاندہی کر دیں کہ کون سا ڈاکٹر اپنی مرضی کر رہا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ اُس کا جواب دیتے ہیں کوئی نشاندہی کریں آپ تمام ڈاکٹروں کو ایک ہی لائن میں کھڑا نہ کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دیا ہے وہ تو آپ کے سامنے ہے انہیں اتنا نہیں پتا کہ عزیز بھٹی ہسپتال میں جاب کرنے والے ڈاکٹرز کتنے ہیں جنہوں نے اپنے ہسپتال کھولے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر! آپ میری بات پر یقین کر لیں جب اُن کے اپنے ہسپتال میں ایمرجنسی آجاتی ہے وہ عزیز بھٹی ہسپتال چھوڑ کر اپنے ہسپتال میں ایمرجنسی کرتے ہیں سوال صرف یہ ہے ان کے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں ہے اور جونیئر ایم ایس کسی سینئر ڈاکٹر کو روک سکتا ہے اور نہ وہ اُس کے روکنے کے اوپر رُکتا ہے تو میرا صرف ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتادیں ایم ایس ہیں ان سے سینئر ڈاکٹرز بھی وہاں پر موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا کہ یہ ضروری نہیں ہوتا کوشش یہی ہوتی ہے کہ جو most senior ہو اس کو ایم ایس لگایا جائے لیکن بعض اوقات وہاں کے حالات دیکھتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے جو انٹرویو کرتی ہے اور ڈاکٹر کا معیار دیکھتے ہوئے وہاں ایم ایس تعینات کرتی ہے۔ بعض اوقات low scale والے ڈاکٹرز بھی بڑے قابل ہوتے ہیں، ان کے اندر administrative qualities زیادہ ہوتی ہیں لہٰذا ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے بھی ایم ایس لگایا جاتا ہے۔ اِن کے ہسپتال میں جو ڈاکٹر ایم ایس لگائے گئے ہیں وہ 19ویں سکیل کے ہیں وہ بڑے سینئر اور قابل ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ وہاں پر پروفیسر جو ان سے بھی زیادہ سینئرز ہوتے ہیں اور ٹیچنگ ہسپتال کے پرنسپل بھی وہاں پر وزٹ کرتے ہیں اور وہ ان سے مل کر کام کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ میرے بھائی کو اتنے جدید attendance system پر کیوں اعتراض ہو رہا ہے؟ یہ ثبوت کے ساتھ situation کو واضح کریں اگر وہاں کوئی loophole ہے تو ہم اس کو بہتر بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے 2015 سے لے کر 2016-12-18 تک چار ایم ایس تبدیل کئے ہیں اس کا کیا مطلب ہے کہ ہسپتال ٹھیک ہے اور کیا ڈاکٹر شاہد معروف کو باقاعدہ انٹرویو لے کر لگایا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس لسٹ میں کچھ ایسے ایم ایس صاحبان ہیں جنہوں نے اپنے سال کا دورانیہ پورا کیا، کچھ نے زیادہ کیا اور کچھ نے کم کیا۔ کچھ معاملات ایسے بھی ہوئے ہیں کہ کچھ کو اچھی ڈیوٹی نہ کرنے کی وجہ سے معطل بھی کیا گیا، کچھ اپنا tenure مکمل کر کے فارغ ہوئے ہیں اور ان کی جگہ نئی appointments ہوئیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے باقاعدہ کمیٹی بنائی ہوئی ہے وہ کمیٹی میرٹ پر انٹرویو کر کے اور ان کے skills کو دیکھتے ہوئے وہاں پر appointments کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 8353 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہوں میرا سوال take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ دیر سے آئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سفر میں تھا ابھی ساہیوال سے حاضر ہوا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! اقبال ہمیشہ لیٹ آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر یہ سوال dispose of ہو جاتا تو پتا چل جاتا کہ اقبال کس طرح لیٹ آتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے آپ کے بیٹھے ہوئے یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ سوال dispose of ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اس وقت میں نہیں تھا یہ سپیکر صاحب کی مہربانی ہے۔ جی، آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*3725: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل کالج کی فیس کی شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجز سے کہیں زیادہ ہے؟

(ج) کیا حکومت میڈیکل کالج کی فیس کی شرح دیگر میڈیکل کالجز کے مساوی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور، شیخ زید میڈیکل کمپلیکس کا حصہ ہے جو کہ پنجاب حکومت کے زیر انتظام خود مختار ادارہ ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے 2013 کے بعد داخل ہونے طلبہ کی شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجز کے مساوی ہے۔

(ج) شیخ زید بن النہیان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج لاہور میں 2013 میں پڑھنے والے طلباء کی فیس کی شرح حکومت پنجاب کے ماتحت کام کرنے والے دیگر میڈیکل کالجز کے مساوی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ خود مختار ادارہ پنجاب حکومت کے زیر انتظام ہے۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل کالج کی فیس شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجز سے کہیں زیادہ ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ جی،

نہیں۔ یہ درست نہیں ہے بلکہ 2013 کے بعد داخل ہونے والے طلباء کی شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجوں کے مساوی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جو دیگر میڈیکل کالجز ہیں ان کی فیس کی کیا شرح ہے اور شیخ زید کالج کی کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس میں جو 18 ہزار روپے فیس وصول کی جا رہی ہے یہ وہ ہے جو دیگر میڈیکل کالجز کے برابر ہے۔ اس کے علاوہ جو وہاں ہاسٹل میں رہ رہا ہے اس کے charges کچھ اور ہیں اور جو ہاسٹل سے باہر رہ رہا ہے اس کے charges الگ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ 18 ہزار سالانہ ہیں، ماہانہ ہیں، سہ ماہی ہیں یا ششماہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! یہ سالانہ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ انہوں نے 2013 کے بعد کی فیس بتائی ہے میرے علم کے مطابق شیخ زید کی فیس زیادہ ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کتنی فیس تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس سے پہلے کتنی فیس تھی، اس وقت کوئی ریکارڈ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! 16۔ مئی 2009 کو شیخ زید کے بورڈ آف گورنرز نے ساڑھے تین لاکھ روپے سالانہ فیس مقرر کی تھی اور اس میں 15 ہزار روپے ایڈمیشن فیس بھی مقرر کی تھی لیکن بعد میں 5۔ ستمبر 2009 کو شیخ زید کالج کی Establishment Committee نے 4 لاکھ روپے ٹیوشن فیس اور 75 ہزار روپے ایڈمیشن فیس کر دی تھی۔ شیخ زید کالج کا جو پہلا batch دسمبر 2010 میں داخل ہوا تھا اس سے 4 لاکھ روپے ٹیوشن فیس، 50 ہزار روپے ایڈمیشن فیس کی مد میں لیا اور 25 ہزار other charges کے

head میں لئے گئے۔اس کے بعد 2012 میں جب پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے رِٹ پٹیشن فائل کی تھی تواس وقت معزز لاہور ہائی کورٹ نے 21-03-2014 کو ہدایت کی تھی کہ 3 لاکھ 50 ہزار روپے سالانہ پہلے دو سالوں کے لئے اور 4 لاکھ روپے بقایا تین سالوں کے لئے کر دیا جائے نیز ایڈمیشن فیس 15 ہزار روپے کرنے کی بھی ہدایت کی تھی اور یہ بھی direction دی تھی کہ فیس کا معاملہ بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں رکھا جائے کیونکہ وہ مجاز اتھارٹی ہے وہی اس کا فیصلہ کرے۔ بعد میں جو معزز لاہور ہائی کورٹ نے ہدایت کی تھی کہ عدالت کا فیصلہ آنے تک اس کا 18 ہزار روپے ہی لیا جائے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے 2013 کے بعد داخل ہونے والے جتنے طالب علم تھے وہ 18 ہزار روپے سالانہ فیس دے رہے ہیں اور عدالت کے حکم کے مطابق تمام طالب علموں سے 18 ہزار روپے فیس وصول کی جا رہی ہے۔ 2009 سے 2014 تک کا جو سیشن ہے اس کے تمام طالب علم پاس ہو چکے ہیں، 2010 سے 2015 کے سیشن کے طالب علم بھی پاس ہو چکے ہیں اور 2011 سے 2015 کے طالب علم بھی فائنل سال تک پہنچ چکے ہیں۔ اسی طرح 2012 سے لے کر 2017 تک کے طالب علم بھی انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال final year میں ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہی میرا مقصد تھا جو معزز پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے۔ عدالت عالیہ بہت محترم ہے اور آپ کے علم میں ہے کہ بہت سے بچے اور بچیاں غریب فیملی سے تعلق رکھتے ہیں ان کے والدین پتا نہیں کیا کیا فروخت کر کے کالج کی فیسیں پوری کرتے ہیں۔ کیا شیخ زید کالج والے عدالت عالیہ کے احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے طالب علموں کو پیسے واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا عدالت نے کوئی واپسی کے آرڈر کئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی بتایا کہ 2009 میں آرڈر کیا اور انہوں نے 2013 کے بعد implement کیا ہے تو جن طالب علموں نے 2013 سے پہلے پیسے جمع کروائے ہیں تو یہ ان کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عدالت نے کب آرڈر کیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! عدالت نے 2014 میں آرڈر کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عدالت نے 2014 میں 18 ہزار فیس کا آرڈر کیا تھا 2009 میں نہیں کیا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ آرڈر 2014 میں کیا ہے تو ٹھیک ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق طالب علموں کی یہ suggestion ہے اور ان کی یہ request ہے کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ خود وکیل ہیں ہائی کورٹ میں جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 2014 میں جو final year کا سٹوڈنٹ ہے یا forth year کا ہے اس کو پچھلے سالوں کی رعایت ملنی چاہئے۔ اس طرح کی کوئی مہربانی کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ دوبارہ کورٹ چلے جائیں۔ آپ پھر آرڈر لے کر دیں جس سے غریبوں کا فائدہ ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری شاید اس پر کوئی دریا دلی کا مظاہرہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 3729 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میڈیکل کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3729: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی بلڈنگ کے لئے 2010 سے آج تک کتنا فنڈ رکھا گیا؟

(ب) اس میں سے کتنا فنڈ بلڈنگ پر خرچ کیا گیا اور کتنا lapse ہو گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فنڈ lapse ہونے میں متعلقہ اہلکاران کی غفلت شامل ہے اگر ہے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں، آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی عمارت کی تعمیر 2011-12-15 کو شروع کی گئی اور اس کے لئے 958.714 ملین روپے کے فنڈز جاری کئے گئے۔

(ب) عمارت ہذا پر 958.714 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں۔

(ج) فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ میڈیکل کالج ساہیوال کی بلڈنگ کے لئے 2010 سے آج تک کتنا فنڈ رکھا گیا تو معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! ساہیوال میڈیکل کالج کی عمارت کی تعمیر 2011-12-15 کو شروع کی گئی تھی اور اس کے لئے 958.714 ملین روپے کے فنڈز جاری کئے گئے اور جیسا کہ جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ اس میں سے کتنا فنڈ بلڈنگ پر خرچ کیا گیا اور کتنا lapse ہو گیا؟ تو اس میں میں بتاتا چلوں کہ عمارت ہذا پر 958.714 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور کوئی فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ فنڈ lapse ہونے میں متعلقہ اہلکاران کی غفلت شامل ہے اگر ہے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں، آگاہ کریں؟ تو اس کا جواب ہے کہ جب فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں تو یہ non-applicable بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات تو میں نے کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے سوچا کہ آپ کو پہلے ہی جواب دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ ہم سے بھی بہت تیز ہیں، آگے چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی نہیں، وہ محنت کر کے آئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ انہوں نے محنت کی ہے۔ سب سے پہلے تو میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا تہہ دل سے اپنی طرف سے اور ضلع ساہیوال کے

عوام کی طرف سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ساہیوال میڈیکل کالج جیسا تاریخی قدم اٹھایا اور 2011 میں اس کی establishment ہوئی۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، ملک صاحب! آپ آخری ضمنی سوال کریں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جاری۔۔۔)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو اس سوال پر پہلا ضمنی سوال شروع ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو آخری کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ تھوڑی سی مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، دو کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت اہمیت کا حامل سوال ہے۔ میں نے جز (ب) میں جو پوچھا تھا اس پر میں آپ کو اس امر سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ "فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں"۔ فنڈز lapse کے متعلق چیف منسٹر انسپکشن ٹیم میڈیکل کالج

ساہیوال میں گئی، انہوں نے اس کے پورے ریکارڈ کی چھان بین کی، اس کی انکوائری ہوئی اور فنڈز lapse کے متعلق پوری انکوائری رپورٹ مرتب ہوئی اور محکمہ کہہ رہا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں کہ فنڈز lapse ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اگر فنڈز lapse ہوئے ہوتے تو ان کا یہاں پر ذکر ضرور ہوتا، جیسا کہ معزز ممبر کو بتایا ہے کہ فنڈز lapse نہیں ہوئے تو یقیناً نہیں ہوئے اور مزید جہاں پر کوئی شک و شبہ ہو وہاں پر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم جاتی ہے اور وہاں پر جا کر انکوائری کرتی ہے لہٰذا اس کیس کے اندر وہاں پر فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں، جتنے پیسے مختص کئے گئے تھے وہ بلڈنگ پر خرچ کر دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ فنڈز lapse نہیں ہوئے لیکن سی ایم آئی ٹی نے وہاں پر جا کر انکوائری کی، انہیں یہ نہیں پتا، یہ ان فنڈز کی سال وار allocation ہی بتا دیں، یہ جو آج کہہ رہے ہیں کہ 2011 سے لے کر 2015 تک 958 ملین خرچ ہوئے، اس کی سال وار allocation کس طرح ہوئی ہے، یہ بتادیں، ان کو ابھی پتا چل جائے گا کہ ڈویلپمنٹ میں کتنے پیسے رکھے گئے اور نان ڈویلپمنٹ میں کتنے پیسے رکھے گئے اور lapse کتنے ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب بات یہ ہے کہ فنڈز لگ گئے ہیں، وہ بتا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، نہیں، نہیں۔ اس کے فنڈز lapse ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطلب، آپ کہتے ہیں کہ کام موقع پر رکا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے بہترین علم میں ہے کہ دو سیکٹر ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ میں allocation ہوتی ہے۔ وہاں پر فنڈز utilize نہیں ہوئے، اس وجہ سے دو سال کام بند رہا ہے اور آج ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ وہاں پر فنڈز ہی lapse نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب کیا پوزیشن ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمائیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ غلط جواب دیا ہے۔ ان پیسوں کی وجہ سے ہمارے کالج نے دو سال suffer کیا ہے۔ وہ بچے بچیاں جنہوں نے ٹائم پر

کالج میں داخلہ لے لیا وہ بے چاری جا کر ہسپتال کے چھوٹے چھوٹے کمروں میں پڑھتی رہیں۔ آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔ پنجاب کی سطح پر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم سے بڑی کوئی ٹیم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے اس کا کس کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں کی پرنسپل اور جن جن لوگوں نے نااہلی دکھائی ہے ان سب کو انہوں نے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ رپورٹ فائلوں میں دبی پڑی ہے اور اس پر کارروائی نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کیسی بات کرتے ہیں، آپ ایک طرف سے تو سی ایم آئی ٹی کو اتنا پاور فل کہہ رہے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ انکوائری کے بعد وہ رپورٹ دبی پڑی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے صاف جواب دے دیا ہے کہ فنڈز lapse ہی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب بڑے confident ہو کر یہ جواب دے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کی وہاں پر انکوائری ہوئی، معزز پارلیمانی سیکرٹری درست فرما رہے ہیں کیونکہ یہ تو ابھی آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر assurance motion دے دیں، میں ان سے جواب لے لوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایسا نہ کریں، مہربانی کریں۔ یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری چونکہ ابھی آئے ہی نئے ہیں، انہیں تو نہیں پتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ ہمارے بھائی صاحب اس کے اوپر اتنی زیادہ ضد کیوں کر رہے ہیں؟ جواب کے اندر جب یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اس کے فنڈز lapse نہیں ہوئے تو پھر اس کا کوئی حل ہو نہیں سکتا۔ زبردستی lapse تو یہاں پر کروائے نہیں جا سکتے۔ مزید اگر یہ نشاندہی کرتے ہیں، کسی قسم کی ان کو شکایت ہے تو ہمیں بتائیں، اگر محکمے نے غلط جواب دیا ہو گا تو انشاء اللہ اس کے اوپر پوری کارروائی کی جائے

گی بلکہ میں ان سے کہوں گا کہ یہ ایوان کے بعد مجھے مل لیں، ان کے پاس سی ایم آئی ٹی کی طرف سے بھی اگر کوئی detail ہے تو وہ مجھ سے share کریں، انشاء اللہ محکمہ کو ہم چیک کریں گے کہ اس کا جواب اگر غلط ہے تو کیوں غلط ہے۔ ویسے یہ بات واضح ہے کہ یہاں پر فنڈز lapse نہیں ہوئے۔ اس کے لئے جو پیسے مختص کئے گئے تھے وہ بلڈنگ کے اوپر خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی بلڈنگ کی کیا پوزیشن ہے، کیا وہ وہاں پر مکمل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اگر اس کے کوئی چھوٹے موٹے تزئین و آرائش کے معاملات یا مزید پروگرام بن جائیں تو اس کو دوبارہ سے consider کیا جا سکتا ہے، فی الحال پچھلی سکیم میں اس کے PC-I کے مطابق جو پیسے دیئے گئے تھے وہ اس پر لگا دیئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بالکل دوغلی بات ہو رہی ہے It is confirmed میں on the floor of the House ذمہ داری سے گزارش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بھی ذمہ داری سے کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ کا جواب غلط ہے۔ It is confirmed. آپ میری ادب سے استدعا مان لیں۔ ساہیوال کے عوام کا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جواب غلط دے رہے ہیں تو آپ اس پر کل ہی تحریک استحقاق دے دیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ اس پر کل تحریک استحقاق دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ جو مرضی کریں، میں چھوڑ دیتا ہوں۔ میں نے تحریک استحقاق نہیں دینی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کی بات پر یقین کروں یا ان کی بات پر یقین کروں، کیا کروں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں، آپ ایک direction دے دیں، سی ایم آئی ٹی کی رپورٹ ان کی فائلوں میں موجود ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے جواب ہی غلط دیا ہے۔ آپ مہربانی کریں اسے کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر سی ایم آئی ٹی کے خلاف بھی تحریک استحقاق دے دیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ساہیوال کے عوام کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ سی ایم آئی ٹی نے اس پرنسپل اور اس کی ساری ٹیم کو ملزم ٹھہرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کدھر گئے پھر ملزم؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ وہ جواب دے رہے ہیں کہ اس میں فنڈز lapse ہی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ایک اور کام کر لیتے ہیں۔ آپ وہ سی ایم آئی ٹی والی رپورٹ لے آئیں، میں ان کو دوبارہ بلاتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ایک مہربانی کریں، اگر آپ سمجھتے ہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یقین کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نہیں سمجھتا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی بات ٹھیک ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ میں نے کبھی resist نہیں کیا۔ In the larger interest of public وجہ یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے ساہیوال کے عوام کے ساتھ blunder کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہی بات آپ سے کہہ رہا ہوں ناں۔ یہی بات تو میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ڈیپارٹمنٹ نے یہاں پر blunder کیا ہے، انہوں نے زیادتی کی ہے تو اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ آپ کل ایک تحریک استحقاق دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اسے کمیٹی کے سپرد کریں، مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ نہیں۔ اس طرح نہیں۔ تحریک استحقاق دے دیں اور اس کے ساتھ سی ایم آئی ٹی کی رپورٹ لگائیں، پھر یہاں پر اس کو کمیٹی کے حوالے بھی کریں گے اور پھر رپورٹ بھی لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ میں تحریک استحقاق کا منتظر رہوں گا، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ غلط ہے تو یہ پارلیمانی سیکرٹری بھی سن رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ بھی سن رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ میں نے کوئی تحریک استحقاق نہیں دینی۔ آپ بااختیار ہیں۔ آپ نے پہلے بھی ایک دفعہ میرے ایک اریگیشن والے سوال پر اسی طرح کہہ دیا کہ تحریک استحقاق، وہ میرا سوال آپ نے dispose of کر دیا۔ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟ اگر تحریک استحقاق آ گئی تو پھر آپ کا ڈیپارٹمنٹ جوابدہ ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو آگاہ کر دوں کہ شاید ان کو پوری معلومات نہیں ہیں۔ وہ پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ یہ 2011 کی سکیم ہے اور اب 2017 آ گیا ہے اس کے مکمل ہونے تک اتنے سال تھے اگر اس دوران کسی سال اس میں کوئی تھوڑی بہت delay ہوئی ہو تو اس پر کوئی روشنی ڈالیں۔ انہوں نے تو رٹ لگائی ہوئی ہے کہ اس کے اندر فنڈز lapse ہو گئے ہیں لیکن میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے، وہ پراجیکٹ ہی مکمل ہو چکا ہے۔ اب ہم نے جبر یا کوئی زبردستی کر کے اس میں فنڈز lapse کرنے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا ان کی رٹ لگانے والی language ٹھیک ہے؟ یہ ہمارے principal نہیں ہیں You are the Speaker ایسی بات نہیں ہے میں In the larger interest of the public بات کر رہا ہوں اگر آپ فرماتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن بالکل یہ غلط جواب ہے اور سارا محکمہ اس کا ذمہ دار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو مبارک ہو آپ کا پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے اسمبلی کو غلط جواب دیا ہے۔ آج سکیم کی کیا پوزیشن ہے وہ بعد کی بات ہے۔ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ اس میں سے کتنا فنڈ بلڈنگ پر خرچ کیا اور کتنا lapse ہوا، سوال تو simple تھا۔ رٹ تو یہ خود لگا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک استحقاق دیں۔ اگلا سوال نمبر 5393 چوہدری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7058 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال نمبر 7222 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی نئی عمارت اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*5393: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2011 میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا کے لئے 35 کروڑ کی رقم مختص کی گئی تھی، کیا یہ رقم ہسپتال کو فراہم کر دی گئی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی نئی عمارت اور مشینری کے لئے 51 کروڑ کی رقم مختص کی گئی لیکن صرف 16 کروڑ کی رقم مشینری کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آکسیجن کی کمی اور مشینری دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے امسال 32 بچوں کی اموات ہوئیں، کیا حکومت بقیہ رقم ریلیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مالی سال 11-2010 میں ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کو سالانہ بجٹ کی مد میں 201.428 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ 217.156 ملین روپے خرچ ہوئے تھے۔ کیونکہ حکومت پنجاب نے، دوران سال سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی منظوری دی تھی، جس کی وجہ سے خرچہ زیادہ ہوا تھا۔

(ب) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کو نئے ہسپتال کی مشینری کی خریداری کے لئے اے ڈی پی سکیم کے تحت جو رقوم فراہم کی گئی تھیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال2011-12	9.78ملین روپے
سال2012-13	150.27ملین روپے
سال2013-14	175.17ملین روپے
سال2014۔15	100.00ملین روپے
سال2014۔15	100.00ملین روپے
سال2015-16	80.00ملین روپے
ٹوٹل:	515.22ملین روپے

جس میں سے تقریباً20کروڑ کا سامان خرید کیا جا چکا ہے، اور رواں مالی سال کے لئے بھی مبلغ20کروڑ کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، جن کی خریداری کا عمل منظور شدہ پی سی۔ا کے مطابق جاری ہے۔

(ج) بچوں کی اموات کی وجہ آکسیجن اور مشینری کی کمی نہ تھی، بلکہ اموات کے بنیادی اسباب قبل از وقت پیدائش، وزن کی کمی، پیدائشی نقائص اور دیہی علاقہ جات میں دائیوں کے ہاتھوں ڈیلیوری کے تھے۔ حکومت پنجاب عوام کو علاج معالجہ کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے ہر سال خطیر رقم فراہم کر رہی ہے اور مستقبل میں بھی عوام کی فلاح کے لئے مناسب اخراجات کا ارادہ رکھتی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور سے متعلقہ شکایات کی تفصیلات

*7058:جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف سیکرٹری پنجاب اور سیکرٹری صحت پنجاب کو سروسز ہسپتال لاہور کے بارے میں یکم جنوری2015 سے آج تک کتنی شکایات کس کس نوعیت کی موصول ہوئیں؟

(ب) اگر ان شکایت کی انکوائری کروائی گئی ہے تو یہ انکوائری کن کن افسران نے کی، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کتنی شکایات درست اور کتنی حقیقت کے برعکس ثابت ہوئیں؟

(د) جو شکایات درست ثابت ہوئیں ان پر کیا ایکشن لیا گیا جن ملازمین کو ان کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس قسم کی کوئی شکایت وصول نہ ہوئی ہے تاہم پروفیسر رخشاں شاہین نجمی پروفیسر آف گائنی اینڈ آبسٹ کے خلاف شکایت موصول ہوئی تھی جس پر وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم سے محکمانہ انکوائری پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت شروع کی گئی ہے جس میں اقبال محمد چوہان کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔

(ب) پروفیسر رخشاں شاہین نجمی کے خلاف انکوائری کے لئے اقبال محمد چوہان (PAS/BS-20) ممبر جوڈیشل VIII بورڈ آف ریونیو پنجاب کو مقرر کیا گیا لیکن اب ان کی ٹرانسفر کے بعد مجاز اتھارٹی کو نیا انکوائری آفیسر مقرر کرنے کی سفارش کی ہے۔

(ج) پروفیسر رخشاں شاہین نجمی کے خلاف انکوائری کی جارہی ہے جس کی رپورٹ آنے پر وزیراعلیٰ پنجاب / مجاز اتھارٹی کو پیش کردی جائے گی۔

(د) انکوائری کا عمل جاری ہے اور محکمانہ انکوائری کی تفصیلی رپورٹ آنے پر ذمہ داران کا تعین کیا جائے گا۔

لاہور: سرگنگارام ہسپتال کے وینٹی لیٹرز سے متعلقہ مسائل

*7222: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگنگارام ہسپتال لاہور میں اس وقت 17 وینٹی لیٹر ہیں جن میں سے دس خراب پڑے ہوئے ہیں صرف سات وینٹی لیٹر ورکنگ کنڈیشن میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ وینٹی لیٹرز کافی عرصہ سے خراب ہیں مگر اس ہسپتال کی انتظامیہ جان بوجھ کر ان کو ٹھیک نہیں کروارہی تاکہ مریض اس سرکاری ہسپتال میں داخل ہونے کی بجائے پرائیویٹ ہسپتالوں میں داخل ہوں؟

(ج) کیا حکومت ان وینٹی لیٹرز کو ٹھیک کروانے اور اس معاملہ کی انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سرگنگا رام ہسپتال، لاہور میں اس وقت 19 وینٹی لیٹرز ہیں جن میں سے 18 وینٹی لیٹرز ٹھیک کام کر رہے ہیں جبکہ ایک وینٹی لیٹر کی مرمت کے لئے انتظامیہ پوری کوشش کر رہی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہیں ہے کہ وینٹی لیٹر کافی عرصہ سے خراب ہیں۔ایک وینٹی لیٹر کچھ دنوں سے خراب ہے جو جلد مرمت کروالیا جائے گا۔

(ج) کیونکہ وینٹی لیٹرز ٹھیک ہیں للہذاانکوائری کی ضرورت نہیں۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ٹیسٹ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7235: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک سروسز ہسپتال لاہور میں کون کون سے ٹیسٹ کتنے مریضوں کے فری ہوئے؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں سروسز ہسپتال میں کون کون سے ٹیسٹ کی سہولیات میسر نہ ہونے کی وجہ سے کتنے مریضوں کو باہر سے ٹیسٹ کروانے پڑے؟

(ج) سروسز ہسپتال میں موجود عملہ کی مکمل تفصیل مع نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سروسز انسٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز و ہسپتال کے پاس چار مکمل لیبارٹریاں یعنی آوٹ ڈور ان ڈور سمز ڈائیگناسٹک سنٹر اور شعبہ ایمرجنسی کے لئے موجود ہیں سروسز ہسپتال حکومتی اداروں میں واحد ادارہ ہے جو کہ ISO 15189 سے منظور شدہ ہے گذشتہ تین سالوں میں یکم جنوری 2014 سے 28۔فروری 2017 تک 34 لاکھ 77 ہزار 455 مریضوں کے فری ٹیسٹ کئے گئے۔

(ب) ہسپتال میں وارڈ میں داخل مریضوں، ایمرجنسی اور آؤٹ ڈور کے مریضوں کے تمام Routine ٹیسٹ کئے جاتے ہیں مثلاً CBC, LFT, RFT, Blood Sugar

وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ بشمول کچھ خاص تشخیصی ٹیسٹ جیسےPCRہیپاٹائٹسBاورC،
Thyroidکے ٹیسٹ ہسپتال میں ہی کئے جاتے ہیں۔

(ج) سروسز ہسپتال لاہور میں موجودہ عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا سے متعلقہ تفصیلات

*7755:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا کی جو نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے اس میں بہت نقائص اور تعمیر کاکام درست نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے مناسب سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں اور ہسپتال میں ادویات میسر نہیں ہیں۔ مریض اپنی ذاتی ادویات لانے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں معمولی سے معمولی دوائی بھی مریض کو نہیں دی جاتی اور آپریشن کاتمام سامان مریض کو خود مہیاکرناپڑتاہے؟

(د) اس ہسپتال میں ادویات کے لئے موجودہ سال کا سالانہ بجٹ کیاہے اوراس میں کتنا خرچ کیا گیاہے اور کس کس جگہ خرچ ہواہے۔ تفصیل سے ایوان کوآگاہ کیاجائے؟

وزیر سپیشلائزڈہیلتھ کیئراینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کی نئی عمارت میں چند معمولی نوعیت کے نقائص تھے جو کہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے درست کر دیئے ہیں۔ باقی یہ کہ یہ عمارت گورنمنٹ کے منظور شدہ نقشہ کے مطابق ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتال ہذا میں ہر قسم کی ایمرجنسی، ڈائیلسز، آپریشن تھیٹر، چلڈرن وارڈ اور لیبر روم میں مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں اور دوسرے شعبہ جات میں بھی ہسپتال میں موجود ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔ مریضوں کے لواحقین کے لئے مناسب سہولیات کا انتظام ہسپتال ہذا میں موجود ہے۔ مریض اور لواحقین کے بیٹھنے کے لئے

کرسیوں اور بنچوں کی سہولت موجود ہے اس کے ساتھ لواحقین کے بیٹھنے کے لئے ایک عدد شیڈ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ آپریشن تھیٹر میں مریضوں کے لئے آپریشن کی تمام ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں جو کہ شاید ہی کسی ہسپتال سے ملتی ہوں۔ آئی ڈیپارٹمنٹ کے لئے آئی او ایل لینز فری مہیا کئے جا رہے ہیں۔ لیپروسکوپک سرجری کے لئے فری میڈیسن مہیا کی جاتی ہے جس کی مالیت تقریباً 70000/ روپے فی مریض بنتا ہے۔ یورالوجی سرجری کے لئے ٹی یو آر لوپس مہیا کیے جا رہے ہیں۔ سی سی یو وارڈ میں Inj. Streptokinase مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کے لئے انسولین مہیا کی جا رہی ہے۔ کینسر کی مہنگی ترین ادویات مفت دی جاتی ہے۔ ڈائیلسز کی تمام ادویات بھی ہسپتال ہذا میں موجود ہیں اور مریضوں کو دی جاتی ہیں۔ سرگودھا ڈویژن کے نواحی آٹھ اضلاع میں سے ہسپتال ہذا میں ڈائیلسز کی بہترین سہولت موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Inj. Erythropoeitin بھی مریضوں کو مفت فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) مالی سال میں میڈیسن کا بجٹ 175.000 ملین کا ہے۔ اس بجٹ کو میڈیسن کی مد میں استعمال کیا گیا ہے اور گورنمنٹ کے ریٹ کنٹریکٹ اور PPRA کے قوانین کے مطابق ادویات خریدی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ایم ایس ڈی کی مد میں ادویات کی خریداری 75 فیصد میں 131.1 ملین روپے خرچ ہوئے۔
2. ڈے ٹوڈے ایل پی کی مد میں ادویات کی خریداری 15 فیصد میں 26.18 ملین روپے خرچ ہوئے۔
3. فش ایمرجنسی ادویات کی خریداری 10 فیصد میں 17.36 روپے ملین خرچ ہوئے ٹوٹل 174.7 ملین۔

لاہور، فیصل آباد اور ملتان کے ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز و دیگر تفصیلات

*8353: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد، لاہور اور ملتان میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان شہروں کے ہسپتالوں کے پاس کتنے وینٹی لیٹرز ہیں تفصیل ہسپتال وار بتائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے ان ڈور اور آؤٹ ڈور میں مریض داخل ہوتے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کے سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 کا جو آڈٹ ہوا ان کی رپورٹس فراہم کی جائے کتنی خُورد بُرد ان ہسپتالوں میں پکڑی گئی ہے؟

(ہ) سال 2010 سے آج تک مذکورہ کس کس شہر کی ہسپتالوں کے ایم ایس کے خلاف کس بناء پر انکوائری کی گئی اور ان انکوائری کا کیا result آیا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) فیصل آباد، لاہور اور ملتان میں جو سرکاری ہسپتالوں کی لسٹ ساتھ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد کے ہسپتالوں میں کل وینٹی لیٹرز کی تعداد 61 ہے۔
لاہور کے ہسپتالوں میں کل 434 وینٹی لیٹرز ہیں۔
ملتان کے ہسپتالوں میں کل 51 وینٹی لیٹرز ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں میں تقریباً جتنے مریض داخل ہوئے ہیں ان کی تفصیل ساتھ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 14-2013 کی ڈرافٹ آڈٹ رپورٹ میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے لاہور کے صوبائی ہسپتالوں کے کل 76، فیصل آباد کے بائیس اور ملتان کے چھ آڈٹ اعتراضات اٹھائے گئے۔ صوبائی پبلک اکاونٹس کمیٹی کے زیر بحث لاہور کے سولہ آڈٹ اعتراضات آئے اور اس پر کمیٹی نے اپنے احکامات جاری کئے۔ محکمہ ان احکامات کی مسلسل پیروی کر رہا ہے۔ جبکہ فیصل آباد اور ملتان کے آڈٹ اعتراضات تاحال صوبائی پبلک اکاونٹس کمیٹی کے زیر بحث نہیں آئے۔ متعلقہ اداروں کی خُورد بُرد کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

نام ادارہ	تفصیل	رقم
گورنر ہاوس میڈیکل سنٹر	دوہری وصولی بذریعہ دہی	-/672,000 روپے
فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی	ادویات اور آلات کی چوری	-/1470,000 روپے

سال 15-2014 کی ڈرافٹ آڈٹ رپورٹ میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے لاہور کے صوبائی ہسپتالوں کے کل 16، فیصل آباد کے 30 اور ملتان کے 27 آڈٹ اعتراضات اٹھائے جو

کہ تاحال کوئی پبلک اکاونٹس کمیٹی کے زیر بحث نہیں آئے۔ متعلقہ اداروں کی خورد برد کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

نام ادارہ	تفصیل	رقم
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی	ادویات اور آلات کی چوری	3,000,000/-
فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی	ادویات اور آلات کی چوری	199,000/-
بیکٹر یالوجسٹ لاہور	اشیاء کا عدم اندراج	10,20,000/-

سال16۔2015کی ڈرافٹ آڈٹ رپورٹ تاحال محکمہ کو وصول نہیں ہوئی ہے۔

(ہ) اس حوالے سے عرض ہے کہ دسمبر 2015 میں محکمہ صحت دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا لہٰذا محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں جن ایم ایس صاحبان کے خلاف انکوائری کی گئی ان کی تفصیل ساتھ Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ادویات کی فراہمی کے لئے مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

284: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال14۔2013 میں میو ہسپتال لاہور، نشتر ہسپتال ملتان اور بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کو ادویات کی فراہمی کے لئے کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) ادویات کی خریداری کے بجٹ کی ایلوکیشن کے بعد ان ہسپتالوں نے کیا طریق کار واضح کیا ہوا ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں نے مریضوں کی فراہمی کے لئے اس مالی سال میں کس کس کمپنی کی کون کون سی ادویات اور انجکشنز و دیگر چیزیں خرید کیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے نیز ان کی قیمت بھی علیحدہ علیحدہ درج کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

مالی سال14-2013 میں -/600,000,000 روپے کی رقم ادویات کی خریداری کی مد میں میو ہسپتال لاہور کے لئے مختص کی گئی۔

نشتر ہسپتال ملتان کی تفصیل:

مالی سال 14-2013 میں -/520,000,000 روپے کی رقم ادویات کی خریداری کی مد میں نشتر ہسپتال ملتان کو فراہم کی گئی۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی تفصیل:

مالی سال 14-2013 میں -/47,10,00000 روپے کی رقم ادویات کی خریداری کی مد میں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کے لئے مختص کی گئی اور 47 کروڑ 99 لاکھ 7 ہزار 159 روپے کی ادویات اس ہسپتال کے لئے خریدی گئیں۔

(ب) میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

میو ہسپتال لاہور نے ادویات کی خریداری Punjab Procurement Rules, 2009 (Amended) کے مطابق کی گئی۔

نشتر ہسپتال ملتان کی تفصیل:

ادویات کی خریداری PPRA رولز 2014 کے تحت کی جاتی ہے جس میں تمام پرچیز پراسیس PPRA رولز 2014 کے مطابق سر انجام دیا جاتا ہے۔ بجٹ کی ایلوکیشن بعد ادویات کی پرچیز کا عمل کچھ اس طرح سے ہے کہ سب سے پہلے AMS(Pharmacy) سے بذریعہ لیٹر مالی سال کی ادویات خریدنے کی ڈیمانڈ وصول کی جاتی ہے جو کہ تمام وارڈز کی طرف سے سال بھر کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر بنائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ادویات کی ڈیمانڈ کا ٹینڈر اخبار میں چھپنے کے لئے بھیجا جاتا ہے پھر ٹینڈرز ڈاکومنٹس کے ساتھ ادویات کی خریداری کی لسٹ بھی لف کی جاتی ہے۔ Interested کمپنیاں ٹینڈر ڈاکومنٹس مع فہرست ادویات ایم ایس آفس کے پرچیز سیل سے خریدتی ہیں اور مقررہ تاریخ کے اندر ایک ہی لفافے میں اپنے technical bid اور financial bid جمع کراتی ہے۔ پرچیز کمیٹی کو ٹینڈر اوپننگ کے لئے لیٹر لکھا جاتا ہے ٹینڈر اوپننگ کی کارروائی پرچیز کمیٹی اور متعلقہ کمپنیوں کے نمائندوں کی موجودگی میں کی جاتی ہے پہلے صرف ٹیکنیکل کھولے جاتے ہیں بعدازاں اس meeting کی روداد لکھی جاتی ہے پھر technical evaluation committee مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والی کمپنیز تیار کرتی ہے۔ تمام ادویات کی لسٹ بغور مطالعہ کرتی ہے اور گورنمنٹ کی ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کی طرف سے دی گئی ہدایات کو مدنظر رکھتی ہے

اس کے بعد ادویات کی خریداری کے لئے اتھارٹی technical evaluation سے report مرتب ہونے کے بعد تمام کمپنیز کو اس کی اطلاع دی جاتی ہے اور اگر کسی کمپنی کو اس رپورٹ پر اعتراض ہو تو باقاعدہ طور پر competent authority تمام کمپنیز کو اس رپورٹ کے خلاف Grievance کمیٹی کے سامنے اپنی اختلافی درخواست بھیجنے کا موقع فراہم کرتی ہے تاکہ بعد میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ Grievance کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد Competent Authority سے فنانشل بڈ کھولنے کی اجازت طلب کی جاتی ہے اور تمام کمپنیز کو فنانشل بڈ کھولنے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ تمام فرموں کے نمائندوں کی موجودگی میں financial bid اوپننگ کمیٹی تمام فنانشل بڈز کو کھولتی ہے اور کمیٹی تمام کمپنیوں کے تجویز کردہ ریٹس کی باقاعدہ لسٹ بناتی ہے اس کے بعد ایسی تمام کمپنیاں جن کے ریٹس کم ہوتے ہیں ان کے ریٹ کی باقاعدہ Market Rate Evaluation Committee کے ذریعے مارکیٹ سے تحقیق کی جاتی ہے۔ تمام معلومات کے بعد Award Letters جاری کئے جاتے ہیں بعدازاں اے ایم ایس فارمیسی سے موجودہ بجٹ میں رہتے ہوئے ترمیم شدہ ڈیمانڈ دوبارہ تاویلی بنیادوں پر لی جاتی ہے اس کے بعد بورڈ آف مینجمنٹ سے ادویات کی خریداری پر آنے والے اخراجات اور سپلائی آرڈر جاری کرنے کی اجازت لی جاتی ہے۔ اجازت ملنے کے بعد سپلائی آرڈر متعلقہ فرم کو جاری کئے جاتے ہیں۔ دوائیاں آنے کے بعد پہلے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے ان کی چیکنگ یا جانچ کروائی جاتی ہے پھر انہیں سٹاک میں اینٹر کر کے سٹور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی تفصیل:

سال 14-2013 کے ٹینڈر کو پیپرا رولز 2009 کے تحت پراسیس کیا گیا۔

(ج) میوہسپتال لاہور کی تفصیل:

میوہسپتال لاہور نے جن جن کمپنیوں سے ادویات کی خریداری کی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نشتر ہسپتال ملتان کی تفصیل:

نشتر ہسپتال ملتان نے مریضوں کو فراہمی کے لئے اس مالی سال میں جن جن کمپنیوں سے جو جو ادویات اور انجکشن ودیگر چیزیں خریدی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی تفصیل:

مذکورہ عرصہ کے دوران ٹینڈر میں حصہ لینے والی اور اہل قرار پانے والی فرموں کی Annex-B تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1. میڈیسن 19 کروڑ 79 لاکھ 529 روپے کی خریدی گئی۔
2. سرجیکل ڈسپوزبل آئٹم 11 کروڑ 85 لاکھ 4 ہزار 977 روپے کی خرید کی گئی۔
3. لیب کٹ اینڈ کیمیکل آئٹم 2 کروڑ 10 لاکھ 867 روپے کے خرید کئے گئے۔
4. میڈیکل گیسز 4 کروڑ 23 لاکھ 59 ہزار روپے کی خرید کی گئی۔
5. ڈریسنگ آئٹم 1 کروڑ 41 لاکھ 75 ہزار 570 روپے کے خرید کئے گئے۔
6. سوچر آئٹم 1 کروڑ 10 لاکھ 16 ہزار 271 روپے کے خرید کئے گئے۔
7. سپرٹ آئٹم 7 لاکھ 77 ہزار روپے کی خرید کی گئی۔

بیرون ملک جانے والے ڈاکٹرز / نرسز سے متعلقہ تفصیلات

521: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 کے دوران کتنے کوالیفائیڈ ڈاکٹرز اور کتنی کوالیفائیڈ نرسز مشرق وسطی اور دوسرے ممالک چلی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قوم کا فی ڈاکٹر 40 سے 50 لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 14-2013 کے دوران ملک کے نامور اداروں سے فارغ ہونے والے میڈیکل گریجویٹس کو ہی ترجیحی بنیاد پر بھرتی کر کے مشرق وسطی اور دیگر ممالک میں بھیجا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں ڈاکٹروں کی کمی ہونے کی وجہ سے بہت سے ڈاکٹرز چین، کرغستان اور ازبکستان سے آ رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو ڈاکٹرز چین، کرغستان اور ازبکستان سے آ رہے ہیں ان کا معیار وہ نہ ہے جو ہمارے پنجاب کے میڈیکل کالجز میں بننے والے ڈاکٹرز کا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ صحت کے پاس ایسا کوئی طریق کار موجود نہیں ہے کہ جس کے تحت یہ معلوم کیا جاسکے کہ کتنے ڈاکٹرز بیرون ملک چلے گئے کیونکہ حکومت پاکستان کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی یہ ذمہ داری ہے اور ان سے یہ ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) اس سلسلے میں راہنمائی و معلومات وفاقی حکومت سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(د) وفاقی حکومت اور PMDC ایسے تمام قوانین کو بنانے اور ریگولیٹ کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ بیرون ممالک سے تعلیم حاصل کرکے آنے والے ڈاکٹرز کو انتہائی قابلیت اور میرٹ کی بنیاد پر حکومت پنجاب محکمہ صحت میں نوکری دی جاتی ہے۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے۔

اے آئی ایم سی لاہور کی اراضی پر قائم نرسری سے متعلقہ تفصیل

522: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کی کروڑوں روپے کی زمین پر پرائیویٹ نرسری بنا دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ 25 ہزار کرایہ پر 6 کنال زمین دینے کے ساتھ کالج کے مرکزی گیٹ سے متصل نرسری کے لئے الگ دروازہ بھی کھلوایا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سے منظوری لئے بغیر ہی Board of Management نے بغیر اوپن نیلامی نرسری کے لئے اراضی دینے کا فیصلہ کرڈالا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری کے بعد نرسری بنائی گئی ہے۔ اس سے پہلے یہ جگہ کالج میں واقع حبیب بنک لمٹیڈ کے زیر استعمال تھی۔ نرسری کے مالک کے ذمہ میڈیکل کالج، جناح ہسپتال اور رہائشی کالونی کی خوبصورتی (Land Scaping) پلاٹوں کی leveling اور مختلف قسم کے پودوں کا مہیا کرنا شامل ہے۔

مزید برآں نرسری رہائشی کالونی میں biological farming کے ذریعے سبزیاں اگائی گئی جو کہ کالونی کے رہائشیوں کو انتہائی کم قیمت پر مہیا کی جائیں گی۔ اسی طرح کالونی میں موجود گندگی ختم کرنے میں مدد ملے گی اور land scaping اور نئے پودے اور پھول لگائے جائیں گے جس سے خوبصورتی میں اضافہ ہو گا۔

(ب) یہ جگہ چھ کنال نہیں بلکہ دو کنال پر مشتمل ہے۔ نرسری کو تمام قواعد وضوابط کے بعد دی گئی ہے۔

(ج) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری کے بعد نرسری بنائی گئی ہے۔ بورڈ آف مینجمنٹ میں محکمہ صحت اور محکمہ فنانس گورنمنٹ آف پنجاب کے نمائندے بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح کی نرسریاں دوسرے گورنمنٹ کے اداروں میں بھی موجود ہیں اور باقاعدہ گورنمنٹ کی منظوری سے لگائی ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ نرسری کی زمین لیز پر نہیں دی گئی۔ مزید اس سے پہلے بہت سے دیگر اداروں کے ساتھ متعلقہ نرسریوں کے معاہدے دیکھے گئے اور سب سے زیادہ معاوضہ بھی تجویز کیا گیا اور دیگر سہولتیں بھی حاصل کی گئیں جو کسی اور معاہدے میں نہیں ہیں۔

جناح ہسپتال لاہور: سال 2014 کے دوران داخل ہیپاٹائٹس کے مریضوں سے متعلقہ تفصیل

641: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران جناح ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے؟

(ب) سال 2014 کے دوران جناح ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کتنے مریض صحت یاب ہو کر گھروں کو چلے گئے؟

(ج) سال 2014 کے دوران جناح ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں پر علاج معالجہ پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) سال2014 کے دوران جناح ہسپتال میں کل کتنے لوگ ہیپاٹائٹس کے مرض کی وجہ سے وفات پا گئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے 1668 مریض جناح ہسپتال میں داخل ہوئے۔

(ب) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے 1334 مریض جناح ہسپتال سے صحت یاب ہو کر گھروں کو گئے۔

(ج) ہیپاٹائٹس کے داخل مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے علیحدہ بجٹ نہیں دیا جاتا ریگولر بجٹ سے ہی داخل مریضوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(د) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے 334 مریض وفات پا گئے۔

سرگنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہیپاٹائٹس کے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

642: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2014 کے دوران گنگا رام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے؟

(ب) سال2014 کے دوران گنگا رام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کتنے مریض صحت یاب ہو کر گھروں کو چلے گئے؟

(ج) سال2014 کے دوران گنگا رام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں پر علاج معالجہ پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) سال2014 کے دوران گنگا رام ہسپتال میں کل کتنے لوگ ہیپاٹائٹس کے مرض کی وجہ سے وفات پا گئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے 90 مریض سرگنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے۔

(ب) سال 2014 میں سرگنگارام ہسپتال، لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل 79 مریض صحتیاب ہو کر گھروں کو چلے گئے۔

(ج) سال 2014 میں سرگنگارام ہسپتال، لاہور میں مریضوں پر علاج معالجہ پر تقریباً -/4500000 رقم خرچ کی گئی

(د) سال 2014 کے دوران سرگنگارام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل گیارہ مریض وفات پا گئے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیپاٹائٹس کے مریضوں سے متعلقہ تفصیل

643: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے؟

(ب) سال 2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کتنے مریض صحت یاب ہو کر گھروں کو چلے گئے؟

(ج) سال 2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں پر علاج معالجہ پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) سال 2014 کے دوران سروسز ہسپتال میں کل کتنے لوگ ہیپاٹائٹس کے مرض کی وجہ سے وفات پا گئے؟

(ہ) سال 2014 کے دوران محکمہ صحت نے ہیپاٹائٹس پر قابو پانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے نیز ان اقدامات سے عوام کو کتنا فائدہ پہنچا اور اس مرض کی آگاہی کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کا مرض گٹروں اور سیوریج کے پانی سے پیدا ہوتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سال 2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے آوٹ ڈور میں کل 12707 مریض آئے جن میں سے 726 مریض وارڈوں میں داخل ہوئے۔

(ب) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہونے والے مریضوں میں سے 696مریض صحت یاب ہو کر گئے۔

(ج) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کی ادویات ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کے دفتر سے آئی تھیں۔ ہسپتال ہذا نے آوٹ ڈور مریضوں کی دوائی کے مد میں کوئی خرچہ نہیں کیا۔

(د) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کی وجہ سے 30اموات ہوئیں۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ہیپاٹائٹس A گندے پانی سے پھیلتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

746: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان میں کتنی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں، خالی اسامیوں پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے دستیاب ہے؟

(د) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، اس میں کس کس مرض کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا تمام مرض کے شعبہ جات اس ہسپتال میں کام کر رہے ہیں اور ان میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل، عہدہ اور گریڈ وار رپورٹ بطور جز-1 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل بطورِ جز(ب) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پُر نہ کرنے کی وجوہات تربیت یافتہ افراد کی عدمِ دستیابی ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے مندرجہ ذیل مشینری دستیاب ہے۔

1-	ایکسرے	2-	ای سی جی
3-	سی ٹی سکین	4-	ایکوکارڈیوگرافی
5-	انڈوسکوپی	6-	ڈائیلسزاور لیب ٹیسٹ مشینز

(ہیماٹالوجی، کیمسٹری اینالائزر، ہارمون ریڈر، الیکٹرولائٹس)

(د) یہ ہسپتال کل 492 بیڈ پر مشتمل ہے جن کی تفصیل امراض کے حساب سے درج ذیل ہیں:

1-	میڈیسنز	64	2-	ٹی بی وچیسٹ	36
3-	سرجیکل	72	4-	یورالوجی	24
5-	چشم	14	6-	کان ناک گلا	10
7-	شعبہ حادثات	42	8-	شعبہ گائنی	43
9-	شعبہ بچگان	43	10-	پرائیویٹ وارڈوسائیڈروم	26
11-	کارڈیالوجی	20	12-	نیوروسرجری	34
13-	آرتھوپیڈک	28	14-	ڈائیلسز	6
15-	دماغی امراض	24	16-	برن	20

(ہ) تمام شعبہ جات موجود ہیں ڈاکٹرز بھی موجود ہیں اوران میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی تعداد پوری ہے۔

عزیز بھٹی ہسپتال گجرات سے متعلقہ تفصیلات

749: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ عزیز بھٹی ہسپتال گجرات جو کہ ایک ٹیچنگ ہسپتال بھی ہے میں پچھلے دوتین سال سے ایم ایس کی تعیناتی کا مسئلہ بنا ہوا ہے اس عرصہ کے دوران متعدد ایم ایس کو تبدیل کیا جا چکا ہے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنے ایم ایس یہاں پر تعینات کئے گئےان کے نام، گریڈ اور کتنے عرصہ کے دوران ان کا تبادلہ کر دیا گیا، تبادلہ کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس ہسپتال میں مستقل ایم ایس تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ گورنمنٹ عزیز بھٹی ہسپتال گجرات جو کہ ایک ٹیچنگ ہسپتال بھی ہے میں پچھلے دو تین سال سے ایم ایس کی تعیناتی کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔اس عرصہ کے دوران متعدد ایم ایس کو تبدیل کیا جا چکا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا سے پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحبان تبدیل ہوئے۔ جن کا دورانیہ تعیناتی ہر ایک کے سامنے درج ہے۔

1. ڈاکٹر ذوالفقار علی چودھری(بی ایس۔ 19)۔ ازاں 2010-10-08تا 2011-12-29 (بذریعہ تبادلہ)
2. ڈاکٹر طاہر نوید(بی ایس۔19)12011-12-12تا 2014-07-25(پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت معطلی)
3. ڈاکٹر میاں واجد حسین(بی ایس۔19)۔2014-08-21تا2015-07-09(بوجہ معطلی)
4. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل(بی ایس۔ 19)۔(APMO)2015-07-16 تا2015-08-20 (اضافی چارج)بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شبیر حسین سپرا۔
5. ڈاکٹر شبیر حسین سپرا(بی ایس۔19)۔2015-08-28تا2015-11-23تعینات رہے اور بعد ازاں تبدیل ہوگئے۔
6. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل(بی ایس۔19)۔(APMO)2015-11-28 تا 2016-02-14 (اضافی چارج)بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شیر علی خان نیازی
7. ڈاکٹر شیر علی خان نیازی(بی ایس۔19/20)۔ 2016-03-01 تا 2016-11-07 تعینات رہے اور مورخہ 2016-11-08 کو ریٹائر ہوگئے۔
8. ڈاکٹر شاہد معروف(بی ایس۔19)۔2016-12-08سے تاحال

تبادلہ کی وجوہات اور مستقل تعیناتی دفتر زیرِ دستخطی کے متعلق نہ ہے۔اس کا جواب محکمہ صحت پنجاب ہی دے سکتا ہے۔

سرگنگارام ہسپتال لاہور کی مختلف مشینوں کی مرمت کی تفصیلات

1231: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب خرید کی گئیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں اس وقت چالو حالت میں ہیں اگر نہیں تو کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت پر سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل مشین وار بتائیں نیز یہ مشینیں کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کی مرمت کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سر گنگا رام ہسپتال، لاہور میں اس وقت انیس وینٹی لیٹر ہیں۔ بارہ ایکسرے مشینیں ہیں اور چودہ الٹرا ساؤنڈ مشینیں ہیں ان کی خرید کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے بہت سی مشینیں چالو حالت میں ہیں اور جو مشینیں خراب ہیں اور کب سے خراب ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 14-2013 اور 15-2014 میں جن مشینوں کی مرمت کروائی گئی ہے اُن کی تفصیل اور کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! اگر ضرورت ہوئی تو ضروری کارروائی فوری طور پر عمل میں لائی جائے گی۔

جنرل ہسپتال لاہور کی مختلف مشینوں کی مرمت کی تفصیلات

1232: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب خرید کی گئیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں اس وقت چالو حالت میں ہیں اگر نہیں تو کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت پر سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل مشین وار بتائیں نیز یہ مشینیں کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کی مرمت کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس وقت ہسپتال ہذا میں ٹوٹل وینٹی لیٹرز کی تعداد 63 ہے۔ ایکسرے مشینیں 13 عدد ہیں، الٹرا ساونڈ مشینیں 15 عدد ہیں جو کہ مختلف تاریخوں میں خریدی گئی ہیں۔

(ب) 59 وینٹی لیٹرز تمام ایکسرے مشینیں اور الٹرا ساونڈ اس وقت بالکل ٹھیک چل رہی ہیں۔ صرف چار وینٹی لیٹرز چند دن پہلے سے خراب ہیں جن کو ٹھیک کروانے کے لئے ٹینڈر کیا ہوا ہے۔

(ج) وینٹی لیٹر نمبر 1160 Servo's جو 2004-07-27 کو انسٹال ہوا۔ وینٹی لیٹر نمبر (5831-5830) 2007-08-01 کو انسٹال ہوئے۔ یہ وینٹی لیٹرز 16-2015 میں پہلی مرتبہ خراب ہوئے ہیں۔ M/S Eman Traders سے ٹھیک کروایا اور ان پر 9,11600/- روپے خرچ ہوئے۔

یہ وینٹی لیٹر نمبر (Savina ARTH 0068) جو 2003-12-06 کو انسٹال ہوا۔ اور یہ وینٹی لیٹر پہلی مرتبہ خراب ہوا ہے۔ اس پر پہلے کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(د) فی الحال کوئی شکائت نہیں آئی اگر کوئی شکائت وصول ہوئی تو باضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

میو ہسپتال لاہور میں مختلف مشینوں کی مرمت کی تفصیلات

1233: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب خرید کی گئیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں اس وقت چالو حالت میں ہیں اگر نہیں تو کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت پر سال 14-2013 اور 15-2014 میں کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل مشین وار بتائیں نیز یہ مشینیں کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کی مرمت کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹرز ایکسرے اور الٹراساؤنڈ کی تعداد حسب ذیل ہے جو کہ وقتاً فوقتاً خریدی گئی ہیں۔ تاریخ خرید تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(i)	وینٹی لیٹرز	کل تعداد:64عدد
(ii)	ایکسرے مشین	کل تعداد: 13عدد
(iii)	الٹراساؤنڈ مشین	کل تعداد: 15عدد

(ب)

	چالو حالت	قابل مرمت	ناقابل مرمت
(i)	وینٹی لیٹرز61عدد	02عدد	01عدد
(ii)	ایکسرے مشین10عدد	02عدد	01عدد
(iii)	الٹراساؤنڈ مشین12عدد	02عدد	01عدد

مشینیں وقتاً فوقتاً خراب ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو ٹھیک کروانے کے لئے بروقت اقدام کر لیا جاتا ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مشینوں کی مرمت قانون کے مطابق PPRA رولز کے تحت کروائی جاتی ہے۔ اور اس کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے۔ کسی قسم کی بے قاعدگی کی شکایت نہ ہے۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوں آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں میں خود ان سے جواب لوں گا۔ ملک صاحب! میں آپ کا منتظر رہوں گا۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اکرام!

تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 3539، 7681، 4980، 7169 اور 2588 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113). Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222). Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (111). Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM369). Stared Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262). Stared Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113). Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222). Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (111). Starred Question No.

4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM369). Stared Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262). Stared Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356)

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113). Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222). Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (111). Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM369). Stared Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262). Stared Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب رانا لیاقت علی مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، رانا لیاقت علی!

مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی پنجاب 2014، میڈیکل سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی، بے ضابطگیوں کے الزام کے حوالے سے اٹھائے گئے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559 اور زیرو آر نوٹس نمبر 175 اور 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا لیاقت علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014, Bill No. 6 of 2014 moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143).

Matter raised by Mian Mehmood–ur-Rasheed MPA, (Leader of the Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical surgical items.

Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347).

Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222).

Zero Hour No. 175 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9).

Zero Hour No 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014, Bill No. 6 of 2014 moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143).

Matter raised by Mian Mehmood–ur-Rasheed MPA, (Leader of the Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical surgical items.

Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347).

Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222).,

Zero Hour No. 175 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9).

Zero Hour No 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014, Bill No. 6 of 2014 moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143).

Matter raised by Mian Mehmood–ur-Rasheed MPA, (Leader of the Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical surgical items.

Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347).

Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222).,

Zero Hour No. 175 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9).

Zero Hour No 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چودھری محمد اشرف مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اشرف!

نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہزاد صاحب اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1291 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ جی، حاجی ملک عمر فاروق!

راولپنڈی: ٹیکسلا شہر میں دوران ڈکیتی قتل سے متعلقہ تفصیلات

حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "دنیا" نیوز کے چینل پر مورخہ 5-مارچ کی خبر کے مطابق رات ساڑھے آٹھ بجے ٹیکسلا شہر میں خانپور روڈ پر واقع بیکری میں دوران ڈکیتی مزاحمت پر ڈاکوؤں نے اٹھارہ سالہ نوجوان اسامہ بٹ کو قتل کر دیا؟

(ب) اس واقعہ کی ایف آئی آر تھانہ ٹیکسلا میں کن دفعات کے تحت درج ہوئی اب تک کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1291 ہے، اس کا جواب ہے کہ:

(الف) یہ درست ہے کہ یہ ڈکیتی کا واقعہ ہوا ہے اور اس میں ایک شدید مضروب اور ایک فرد ہلاک ہوا ہے۔

(ب) اس پر مقدمہ نمبر 119 مورخہ 5-3-2017 بجرم 302,392,324 ت پ تھانہ ٹیکسلا درج رجسٹرڈ ہوا۔ وقوعہ کے بعد جو بھی تفتیشی اقدامات تھے وہاں پر جو CCTV فوٹیج میسر تھی اسے بھی develop کرایا گیا ہے geo fencing کرائی گئی ہے، نادرا کے ریکارڈ سے استفادہ کیا جا رہا ہے اور اس پر ایک انوسٹی گیشن ٹیم بنائی گئی ہے جو مسلسل اس پر working کر رہی ہے۔ اس میں CCTV کیمروں کی فوٹیج سے، ڈیٹا collection اور geo fencing سے جو clue ملے ہیں ان کی روشنی میں امید ہے کہ انشاء اللہ یہ مقدمہ بہت جلد work out ہو جائے گا اور ان ملزمان کو گرفتار کر کے عدالت کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حاجی صاحب!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہزاد صاحب! تشریف رکھیں، حاجی صاحب کھڑے ہوئے ہیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو وضاحت فرمائی ہے میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میں اس پر چند ایک گزارشات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس مقدمے میں فوری طور پر نوٹس لیتے ہوئے وزیر داخلہ پاکستان چودھری نثار علی خان نے ایس ایچ او اور چوکی انچارج کو معطل کیا اور وہ day to day رپورٹ بھی لے رہے ہیں لیکن میں اس ایوان کی وساطت سے وزیر قانون سے معاونت چاہوں گا۔ اس واقعہ سے چند دن پہلے تھانہ صدر واہ میں ایک واقعہ میں ایک بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اس کا وزیر اعلیٰ نے نوٹس لیا اور ہماری پولیس نے بہترین کام کیا، اور 24 گھنٹوں کے اندر اندر ملزمان گرفتار ہوئے اور ان پر مقدمہ ہوا۔ اسامہ بٹ ہمارے کونسلر شفاقت بٹ کا بیٹا ہے۔ ہر شہری کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا انصاف دینا حکومت کے ذمے ہے اور اسے تحفظ دینا بھی حکومت کے ذمے ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ راناصاحب! شفاقت بٹ نامی ہماری پارٹی کاایساورکر ہے جو مشرف کی آمریت کے سامنے بھی "قدم بڑھاؤنواز شریف ہم تمہارے ساتھ ہیں" کے نعرے بلند کرتارہا، حوالات دیکھتارہااورایسے ورکر کا جواں سال بیٹا قتل کر دیا گیا۔ وہ باپ اپنی حکومت میں جب بیٹے کی میت کندھوں پر اُٹھاتاہے تواس کے دل پر کیا گزرتی ہے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا حکومتی، سیاسی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم اس معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ مجھے اپنے وزیر قانون سے بالخصوص تعاون چاہئے کیونکہ یہ واقعہ اس علاقے میں ہوا ہے کہ جہاں سے آگے صرف 600 میٹر کے فاصلے پر ہزارہ ڈویژن یعنی خیبر پختونخوا کی boundary آجاتی ہے۔ پولیس کام کر رہی ہے اور میں اس کے کام سے مطمئن ہوں لیکن ایک شکایت بہت عام ہے کہ نفری کم ہے، یقیناً نفری کم ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں۔ مجرم اس طرح کی واردات کرنے کے بعد خیبر پختونخوا میں داخل ہو جاتے ہیں اور ہماری پنجاب پولیس کے لئے پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں کیونکہ دوسرے صوبے میں ملزمان کو پکڑنے کے لئے بہت سے قانونی تقاضے پورے کرنے پڑتے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ ہم boundary کے تھانوں میں نفری بڑھائیں اور اس کیس میں خصوصی توجہ دیں۔ ہم اپنے دوست کو بیٹا نہیں دے سکتے، بیٹے کی زندگی نہیں دے سکتے لیکن اس کے بیٹے کے قاتل گرفتار کر کے انصاف ضرور دلوا سکتے ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس کیس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب! وزیر قانون نے یقین دہانی کروادی ہے اور آپ کی بات بھی نوٹ کر لی گئی ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 3/2017 سید محمد محفوظ مشہدی کی تحریک استحقاق ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ گوندل صاحب! کیا اس تحریک استحقاق کا جواب آپ دیں گے؟

ڈپٹی کمشنر منڈی بہاؤالدین کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کا جواب آ گیا ہے۔ رانا ثناء اللہ خان نے اس دن درخواست کی تھی کہ سید محمد محفوظ مشہدی ان کے پاس تشریف لے آئیں کیونکہ اس تحریک کا تفصیلی جواب آگیا ہے لیکن اگر کوئی مزید وضاحت درکار ہے تو رانا ثناء اللہ خان سے وہ discuss کر لیں اس کے بعد اس تحریک کا فیصلہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کا تفصیلی جواب موصول ہو چکا ہے۔ سید محمد محفوظ مشہدی نے اپنی تحریک میں کچھ میٹنگز کا حوالہ دیا تھا کہ شاید وہ میٹنگز نہیں ہوئیں جبکہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ میٹنگز ہوئی ہیں اور باقاعدہ ان کی dates دی گئی ہیں اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ اس factual position کو دیکھتے ہوئے اس معاملے کو میرے پاس بیٹھ کر resolve کیا جا سکتا ہے اور اگر معزز ممبر چاہتے ہیں کہ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو چیئرمین استحقاق کمیٹی بھی اس معاملے کو resolve کروا دیں گے۔

سید محمد محفوظ مشہدی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اس کی رپورٹ پیش کرے گی۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ہم minorities کے تمام لوگ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور صوبائی وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو کے انتہائی مشکور ہیں کہ جنہوں نے ہمارے اقلیتی ممبر جناب کانجی رام کو Minority Advisory Council کا کنوینر مقرر کیا ہے۔ ہم جناب کانجی رام، ایم پی اے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے

ہیں کہ Minority Advisory Council کے ذریعے اقلیتوں کے تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے وہ مؤثر کردار ادا کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کانجی رام صاحب! آپ کو بہت مبارک ہو۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1052/16 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب رمضان صدیق بھٹی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ضلعی انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے گوشت مقررہ ریٹ سے زیادہ پر فروخت ہونے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پنجاب کے تمام اضلاع میں حکومت کے مقرر کردہ نرخوں کے مطابق گوشت کی فروخت کو یقینی بنایا گیا ہے اور اگر کہیں سے کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو گراں فروشوں کے خلاف پرائس کنٹرول مجسٹریٹ کارروائی کرتے ہیں، ان کو جرمانے کئے جاتے ہیں اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے۔ مرغی کے گوشت کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن روزانہ کی بنیاد پر طلب اور رسد کے حساب سے اس کے نرخ مقرر کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/2017 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن محترمہ جوئس روفن جولیس دیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ کل سے پرسوں نہیں ہوگا۔ آپ اس کا جواب کل ہر صورت دیں گی۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 37/2017

جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب سجاد حیدر گجر، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ دیں گے۔کیا جناب سجاد حیدر گجر موجود ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 43/2017ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔یہ سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ ہے تو پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی کل دیں گی۔اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 49/2017 محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب رمضان صدیق بھٹی دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو دو دن کے لئے pendingفرما دیں۔میں پرسوں اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو پرسوں تک pendingکیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

(a) CONSIDERATON AND PASSAGE OF BILL

(b) GENERAL DISCUSSION

مسودہ قانون (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood . Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from: Mr Waheed Asghar Dogar, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Asif Mehmood, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Mrs Naheed Naeem, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak and Mr Khuram Shahzad.Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik,

Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mian Mehmood ur Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood,

Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it.

The first amendment is from: Mian Mehmood ur Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood,

Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad ,Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.
Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 & 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 7 & 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 7 & 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

بحث

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پری بجٹ پر بحث کا آغاز ہو چکا ہے آج بھی بحث جاری رہے گی جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام بھجوا دیں۔ میرے پاس ایک لسٹ آئی ہے اس میں پہلا نام محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو پنجاب حکومت اور وزیر خزانہ صاحبہ کو مبارک باد دوں گی کہ بجٹ پیش ہونے سے پہلے تمام ممبران سے تجاویز لینے کی جو روایت ڈالی گئی ہے یہ انتہائی اچھی روایت ہے۔ میرا تعلق چونکہ شہر لاہور سے ہے اس لئے میں اپنی بات کا آغاز لاہور شہر کے ایک انتہائی اہم اور سنگین مسئلے سے کروں گی۔

جناب سپیکر! اس وقت شہر لاہور کا سب سے سنگین مسئلہ urban limits کا نہ ہونا ہے۔ real estate mafia and housing colonies mafia کی وجہ سے لاہور شہر کسی بھی صورت میں manageable نہیں رہا ہے، لاہور شہر کا master plan بار بار تبدیل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے لاہور شہر infrastructure اور لاء اینڈ آرڈر کے لحاظ سے، نہ ہی بنیادی سہولتوں کے لحاظ سے اور نہ ہی ٹریفک کے لحاظ سے manageable رہا ہے۔ Master plan میں بار بار جو تبدیلی کی گئی ہے اور چند لاکھ روپے کے عوض اہم residential areas کو Commercialize کیا گیا جس سے بے شمار مسائل پیدا ہوئے جن میں ایف سی کالج، جوہر ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن وغیرہ کے علاقے شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ transfer of population لاہور شہر کا ایک اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے یہاں پر مسائل بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں کیونکہ بہت سارے لوگ روزگار کی تلاش میں بڑے شہروں

کی طرف آتے ہیں اس لئے میری تجویز یہ ہوگی کہ transfer of population کو روکنے کے لئے industrial activities کو دیہی علاقوں کے قریب منتقل کر دیں تو اس سے نہ صرف لاہور شہر کا transfer of population کا مسئلہ حل ہوگا بلکہ عوام کو اس کا بہت فائدہ ہوگا اور لوگوں کو اُن کے گھروں کے قریب روزگار مل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی پر بات کروں گی۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے جو گزشتہ چند سالوں سے سنگین صورتحال اختیار کرتا جارہا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ لاہور کی ماحولیاتی آلودگی کو آہنی ہاتھوں سے روکا جائے۔ residential areas میں ربڑ، پلاسٹک اور ماربل وغیرہ کی جتنی بھی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں اُن کو 100 کلومیٹر radius پر منتقل کیا جائے اور یہاں پر ایسے اقدامات اشد ضروری ہو گئے ہیں کہ کارخانوں میں treatment plants لگائے جائیں اور عوام کی صحت کو جو خطرہ لاحق ہے اُس کو روکنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ایک اہم مسئلہ change of land use کا ہے اس کو قانونی طور پر روکا جائے کیونکہ ساری زرعی زمینوں کو کالونیوں میں تبدیل کیا جارہا ہے جو کہ آنے والی نسلوں کے لئے خدانخواستہ ایک المیہ ثابت ہو۔ پاکستان چونکہ ایک زرعی ملک ہے اور اگر ہم صوبہ پنجاب کی بات کریں تو معیشت میں زراعت کا جو ایک اہم رول ہے اُس سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ change of land use کو قانونی طور پر روکا جائے اور ہمارا ملک زرعی ہونے کی حیثیت سے ہمارا workforce 65 percent ہے اس لئے زراعت کو latest technology سے روشناس کرانے کے لئے اقدامات انتہائی ضروری ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ٹیکنیکل ادارے جیسے TEVTA or Punjab Skills Development کی کارکردگی کو بھی monitor کیا جانا چاہئے کیونکہ بے روزگاری کا جن اس وقت ہمارے سروں پر سوار ہے اس کو روکنے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ ہماری workforce 65 percent کو skilled کیا جائے تو TEVTA and Punjab Skills Development کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ اگر صرف diplomas and certificates تقسیم کئے جانے کو یہ سمجھا جائے کہ ہم نے اتنا target achieve کر لیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی خام خیالی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میری تجویز یہ ہے کہ ایک سروے کرایا جائے جس میں دیکھا جائے کہ diploma holders, certificate holders or degree holders کیا کام کر رہے ہیں اور وہ اپنی اپنی field میں کس حد تک کامیاب ہیں؟ میں خواتین کے حوالے سے بات کروں گی اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین کے لئے بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہماری وزیر خزانہ ایک خاتون ہیں اور میں اس حوالے سے اُن کی خصوصی توجہ چاہوں گی کہ صنعتوں میں خواتین کی یہ اہمیت ہے کہ اس وقت فیصل آباد میں medium and small industries میں 700 خواتین ممبران ہیں۔ اگر ہم دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی طرف دیکھیں تو اُن ممالک کی ترقی میں خواتین کے رول سے ہم چشم پوشی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہو گی کہ industries سے وابستہ خواتین کو two percent service charges پر قرضہ دیا جائے Industrial Estates میں lease پر plots دیئے جائیں اور اُنہیں قرضے فراہم کئے جائیں تاکہ ملکی صنعت میں خواتین اپنے لئے ایک علیحدہ مقام بنا کر اس ملک کی ترقی میں ایک اہم رول ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر! خواتین کے transport کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے Scooties and motorcycles کا initiative انتہائی اچھا ہے۔ لوگ باتیں کرتے ہیں کہ خواتین موٹر سائیکل لے کر کس طرح سے roads پر آئیں گی تو اس میں میری ایک تجویز یہ ہو گی کہ ایسا سخت قانون بنا دیا جائے کہ women bike riders کے ساتھ بد تمیزی کرنے پر سخت سزا و جرمانہ ہو اور اس حوالے سے میں اپنی بات کا اختتام ایک مثال سے کروں گی کہ ایک trend set کرنے کی بات ہے۔ کچھ دہائیاں پہلے تک اگر ایک خاتون سر پر دوپٹا لئے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی تو اُس کو بہت معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن آج trend set ہو چکا ہے کہ جو خاتون سر پر دوپٹا لے کر باہر نکلتی ہے اُس کو backward سمجھا جاتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد نعیم انور!

جناب محمد نعیم انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے پسماندہ ضلع بہاولنگر کی انتہائی پسماندہ تحصیل فورٹ عباس سے ہے۔ جب بھی جنوبی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے تو بہاولپور، رحیم یار خان اور ملتان ہی کو جنوبی پنجاب سمجھا جاتا ہے اور ضلع بہاولنگر کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے اور جب ضلع بہاولنگر کی باری آتی ہے تو اُس میں میری انتہائی پسماندہ تحصیل فورٹ عباس کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ پچھلی ADP میں میری تحصیل کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بجٹ کے اندر ایسے پسماندہ علاقہ جات پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ ان کی پسماندگی اور محرومیاں دور ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تعلیم پر بات کروں گا۔ وہ قومیں اور معاشرے جنہوں نے تعلیم کی اہمیت کو سمجھا اور تعلیم کی اہمیت کو جانا وہ آج دنیا کی قیادت کر رہے ہیں۔ ہم بدقسمتی سے تعلیم کی دوڑ میں دنیا سے بہت پیچھے ہیں۔ میرے حلقہ فورٹ عباس کے دو انتہائی اہم قصبے کھچی والا اور مروٹ ہیں جہاں ڈگری کالج برائے خواتین بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ میں سکولوں کی missing facilities کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اس پر بہت کام ہوا لیکن میرے حلقہ میں ابھی بھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ سکولوں کی اپ گریڈیشن کی ضرورت ہے، missing facilities کو پورا کرنے کی ضرورت ہے اور additional classrooms کی ضرورت ہے۔ میرے شہر کے بوائز ڈگری اور گرلز ڈگری کالجز میں پوسٹ گریجویٹ کلاسوں کے اجراء کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں بلکہ میری تجویز ہے کہ اس بجٹ کے اندر ٹیکنیکل اداروں اور ٹیکنیکل تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ ہم قوم کے نوجوانوں کو ہنر دے کر بے روزگاری پر قابو پا سکتے ہیں۔ عام تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل تعلیم اور ٹیکنیکل اداروں پر توجہ کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! کسی بھی ریاست کا سب سے پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ میرے حلقہ کے بہت سے ایسے دیہات، بستیاں اور گاؤں ہیں جن کے نیچے والا پانی انتہائی کڑوا اور زہریلا ہے انہیں پینے کے پانی کی سہولت میسر نہ ہے۔ میرے حلقہ کا ایک اہم قصبہ کھچی والا ہے جو 20ہزار نفوس پر مشتمل ہے وہاں واٹر سپلائی اور سیوریج نہیں ہے۔ وہاں سے دو کلومیٹر دور نہر کے کنارے ہینڈ پمپ لگے ہوئے ہیں لوگ سائیکلوں، موٹر سائیکلوں، رکشوں، ریڑھیوں اور گاڑیوں پر پانی لے کر آتے ہیں۔ وہاں حقیقتاً پانی بکتا ہے۔ یہاں لاہور میں تو ہم میٹرو اورنج ٹرین چلا رہے ہیں اور میٹرو بسیں چل رہی ہیں۔ ہم ان کی مخالفت نہیں کرتے لیکن خدارا ہمیں پینے کا صاف پانی تو مہیا کریں۔ ہمیں وہاں پینے کا پانی نہیں مل رہا۔ میرے حلقہ میں تقریباً200کلومیٹر سڑکیں ایسی ہیں جو مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں۔ ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی ضرورت ہے اور50کلومیٹر نئی سڑکوں کی ضرورت ہے۔ فورٹ عباس سے ہارون آباد کو جو سڑک ملاتی ہے اس سڑک کو کشادہ اور carpeted کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے دو RHC کھچی والا اور مروٹ دونوں کی عمارتیں ختم ہو چکی ہیں، کھنڈرات بن چکی ہیں اور ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ نئی عمارتیں بنانے کی ضرورت ہے اور آبادی کے پیش نظر انہیں اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے حلقہ کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بہت بہتری لانے کی ضرورت ہے۔اس میں کارڈک سنٹر بنایا گیا ہے لیکن اس میں سٹاف نہیں ہے۔اس کا علیحدہ بجٹ نہیں ہے لہٰذا اس ہسپتال کے لئے اور اس کے سٹاف کے لئے علیحدہ علیحدہ بجٹ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! چولستان جیپ ریلی جو گزشتہ بارہ سال سے دراوڑ قلعے سے منعقد ہو رہی ہے۔اس سال میری تجویز پر میرے حلقے کے اندر قلعہ جام گڑھ تک اس کا دائرہ کار بڑھا دیا گیا ہے۔ میرے حلقہ کے اندر پانچ قلعے ہیں۔اس جام گڑھ قلعہ کو کم از کم محفوظ کر کے ہم اپنے ورثے کو محفوظ کر سکتے ہیں اور سیاحت کو فروغ دے سکتے ہیں۔اس سال جو event ہوا ہے اس میں لاکھوں لوگ شامل ہوئے ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد نعیم انور! Wind up کریں۔

جناب محمد نعیم انور: جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ قلعہ جام گڑھ کو محفوظ کرنے کے لئے اس بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔ میرے حلقہ میں بیس پچیس گاؤں ایسے ہیں جو سیم کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں اور وہاں سے لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ وہاں کی زمینیں بہترین ہوتی تھیں،ان میں کپاس بہترین پیدا ہوتی تھی تو آج وہ ختم ہو کر رہ گئی ہیں۔ میری وزیر خزانہ صاحبہ سے گزارش ہے کہ اس بجٹ کے اندر ان زمینوں کی بحالی کا کوئی منصوبہ رکھیں۔اس کا PC-I بن چکا ہے۔ براہ مہربانی اسے بجٹ میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ باقی تجاویز لکھ کر دے دیں۔ بہت شکریہ۔ رانا محمد ارشد صاحب! رانا صاحب یقیناً میٹنگ میں مصروف ہوں گے۔ میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ ایک شعر اس Chair کی نذر کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پانچ منٹ ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہی بات تو مجھے کرنی ہے کہ آپ کی نذر نہیں بلکہ Chair کی نذر ایک شعر ہے کہ جس نے پانچ پانچ منٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ شعر یہ ہے کہ:

ہم ہیں مشتاق اور وہ ہے بیزار
یا الٰہی یہ ماجرہ کیا ہے

جناب سپیکر! یہ پانچ منٹ کی جو پابندی ہے اس نے اس ایوان کو ویران کر دیا ہے۔ آپ توجہ فرمائیں کہ کتنا شوق رہ گیا ہے اور کتنے لوگ ہیں جو debate میں حصہ لیتے ہیں؟ یہاں سارے باہر پھرتے ہیں یا کورم کورم ہوتا رہتا ہے، ممبران دفتروں میں پھرتے ہیں اور اپنے کام کراتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایک منٹ ہو گیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر خزانہ صاحبہ نے جو تقریر فرمائی ہے تو میرے پاس وہ کاپی پڑی ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ جھوٹ ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ درست نہیں ہے۔ اس میں ہماری کوئی آراء اور کوئی تجاویز موجود نہیں ہیں۔ میں ایک کورا کاغذ ہوں جس کو block allocation میں بھی کچھ نہیں ملا۔ اس کے علاوہ سب کو جو ڈویلپمنٹ ملتی ہے وہ میرے حصے میں بھی آئی اور مجھے بھی ملی لیکن بجٹ تجاویز میں کوئی حصہ مجھے نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! Block allocation ختم کر دی گئی ہے۔ آپ کو شاید علم نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بھلے ختم کر دی گئی ہو۔ میں اتنے عرصہ سے تو کورا کاغذ ہی رہا ہوں تو میں کیوں نہ کہوں؟ وہ کون لوگ تھے جن کے پیار کو پیار ملا؟ ہمیں تو کچھ نہیں ملا، مجھ سے زیادہ committed کون ہے؟ یہ میرا challenge ہے کہ

No one is more committed than me

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کے بارے میں بات کرتا ہوں کہ جن لوگوں کی گز بھر لمبی زبان ہے ان کی پوجا ہوتی ہے اور ان کی پذیرائی ہے۔ میں ایک مثال دوں گا آپ، وزیر خزانہ، وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ بھی توجہ فرمائیں کہ 2.5 ارب روپے کی ڈکیتی مافیا کی طرف سے کی گئی۔ میرے حلقہ میں سے تریموں سدھنائی لنک کینال گزرتی ہے جس کو قاتل نہر کہتے ہیں یہ تین اضلاع ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور خانیوال کی تین تحصیلوں سے جاتی ہے۔ اس نے وہاں کی زمین سیم زدہ کر کے برباد کر دی ہے۔ آج یہ 80 ہزار ایکڑ جوہڑ بن چکا ہے جس پر احتجاج ہوتے ہیں۔ میں نے اسمبلی میں اور باہر بھی احتجاج کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا وہاں پر لائننگ مکمل نہیں ہو گی؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ سن لیں میں یہی تو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ لائننگ کہاں چلی گئی ہے؟ میری request پر وزیر اعلیٰ نے اس کی لائننگ کے لئے directive جاری کیا۔ ADP میں اس کے لئے رقم بھی آ گئی لیکن سیکرٹری مافیا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگ گیا اور اس نے feasibility تیار کرنے کے لئے

NESPAK کو بھیج دی۔NESPAKنےfeasibilityتیار کی اورNESPAKکیfeasibilityکی پہلی ترجیح لائننگ ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ NESPAK جس کیfeasibility یہ تھی کہ اس کی لائننگ ہو گی اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے تو مافیا نے اسی NESPAK سے PC-1 بنالیا کہ ہم اس کا حل ڈرینگ کے ذریعے سے کریں گے۔ ڈرینگ کی وجہ سے 2004 میں ٹیوب ویل اور ڈرین کے ذریعے سے لاکھوں روپے کی لاگت سے یہ سکیم مکمل تیار ہو کر handoverہو گئی، اس وقت 54ہزار ایکڑ رقبہ سیم زدہ تھا بعد میں اب وہ 80ہزار ایکڑ رقبہ ہو گیا ہے جب ٹیوب ویل اور ڈرینگ سسٹم ناکام ہو گئے تو اس مافیا نے 2.5۔ارب روپے کے عوضانہ میں PC-1 تیار کروایا اس لئے میں NESPAKکو بھی مجرم سمجھتا ہوں کہ جس نےfeasibilityبنائی کہ اس کا حل ہی لائننگ ہے اس نے اس کا PC-1 کیسا بنا دیا اور کس نے یہ بنوایا ہے اس کی بھی انکوائری ہونی چاہئے تو جب ٹیوب ویل اور ڈرینگ سسٹم ناکام ہو گیا ہے تو اکیلی ڈرینگ کیسے اس 80ہزار ایکڑ رقبہ پر سیم کو ختم کر سکتی ہے؟ 2.5۔ارب روپے کی ڈکیتی یہ قذاقی ہے اور pirates جیسے لوگوں نے یہ کام کروایا ہے۔ وزیر خزانہ صاحبہ میری آپ سے درخواست ہے آپ اس 2.5۔ارب روپے کو بچا لیں اور اس 2.5۔ارب روپے کو بچا کر ہمیں دے دیں تاکہ ہم اپنے حلقوں کو تو جنت بنا سکیں۔ میرے حلقے میں درکھانا قانونگوئی اور پیر محل وہ بلوچستان ہے یعنی بلوچستان کی طرح وہ ویران پسماندہ اور محروم ہے، وہاں پر تعلیمی ادارے ہیں، سکول ہیں اور نہ ہی سڑکیں ہیں لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ میں ہر سال تجاویز لکھ کر دیتا ہوں کہ اس کے لئے بجٹ میں پیسے رکھے جائیں لیکن کسی نے بھی ان تجاویز پر توجہ نہیں دی اور یہاں پر میں پھر ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ:

پھینکے ہیں گل اوروں کی طرف اور ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

جناب سپیکر! ہم سے زیادہ یہاں پر کون committed ہے۔ میں تعریف بھی کروں گا کہ وزیراعلیٰ پنجاب اور موجودہ حکومت تعلیم اور زراعت میں بھی اچھے کام کر رہی ہے۔ تعلیم کا یہ حال ہے کہ یہاں پر دو نظام تعلیم ہیں ایک نظام حکمران پیدا کرتا ہے اور دوسرا محکوم پیدا کرتا ہے تو اس کا کون ذمہ دار ہے؟ یہ تو محکمہ تعلیم کی بات ہے کہ اس کے لئے اتنی فنڈنگ ہونے کے باوجود بھی محکوم اور حکمران پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح سے زراعت کی بات ہے۔ بلوچستان میں تو خیر ویرانی ہی ویرانی ہے اور سیم نے اس کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ زراعت میں بھی بہت کام کیا گیا ہے اس پر سبسڈی دی گئی ہے اور کھادیں وغیرہ بھی سستی ہوئی ہیں لیکن تھوڑی سی مراعات دے کر گندم، گنا، کپاس، پھل اور سبزیاں

اگانے کے لئے کاشتکار کو زندہ رکھا جارہا ہے۔ اگر کاشتکار یہ سمجھتا ہے کہ اس کی کپاس -/1700 یا -/1800روپے من بکتی ہے تو -/1700 یا -/1800 روپے من کھل کی بوری بکتی ہے تو کاشتکار پوچھتا ہے کہ میری کپاس کہاں گئی؟ مونجی کا حال دیکھ لیں کہ -/800 یا900روپے من بکتی ہے اور اس کی پھک -/1200روپے من بکتی ہے تو کاشتکار پوچھتا ہے کہ میرا چاول کہاں گیا؟ اسی طرح گنّے کے کاشتکار کو ملیں رقم ادا نہیں کرتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ تجاویز دیں ناں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر کاشتکار گندم، گنا، کپاس، مکئی پھل اور سبزیاں نہیں اگائیں گے تو حکومت کو اگر یہ سب کچھ امپورٹ کرنا پڑ جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ایک ماہ بھی نہیں نکال سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ تجاویز دیں ناں کہ کیا کیا جائے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ جو آپ نے پانچ منٹ کی شرط لگائی ہے اس میں کیا تجاویز دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر دے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہم لکھ کر تو ہر سال ہی دیتے ہیں اب بھی ضرور دے دیں گے۔ میں یہ عرض کروں کہ میرے اوپر جو[***************]

جناب ڈپٹی سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جو آدمی یہاں پر موجود نہیں تو اس کے بارے میں آپ کوئی ایسی بات نہیں کر سکتے۔ میاں صاحب! نہیں۔۔ جی، اگلے معزز ممبر جناب ذوالفقار علی خان ہیں۔ میاں صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے ایک شعر ہی پڑھ لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ ماشاء اللہ سمجھدار آدمی ہیں تو ایک بندہ یہاں پر موجود نہیں ہے اس کے بارے میں ایسی بات نہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شعر تو میں ضرور پڑھوں گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایک بندہ یہاں پر موجود نہیں ہے تو آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ آپ اس کے بارے میں کوئی بات کریں۔

محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان غیر پارلیمانی الفاظ کو کارروائی سے حذف کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں نے پہلے ہی ان الفاظ کو expunge کروادیا ہے۔

محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میاں رفیق صاحب بہت پرانے پارلیمنٹیرین ہیں تو میری ان سے درخواست ہے کہ پارلیمنٹ میں آداب کا لحاظ رکھا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ اپنا آخری شعر سنادیں۔

میاں محمد رفیق:

خداوند تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ذوالفقار علی خان!

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں اور وزیر خزانہ صاحبہ بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ سب سے پہلے میں دیہی ترقی کی بات کروں گا اس وقت میرے تمام جو معزز ساتھی یہاں پر بیٹھے ہیں یہ بھی میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ہمارے دیہاتوں کی گلیاں اور نالیاں تعفن کا شکار ہیں اور گاؤں ایک بھیانک منظر پیش کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے اس پر توجہ نہ دی تو وہاں پر ہیپاٹائٹس سی اور ٹی بی کے علاوہ مزید بھی بیماریاں پھیلتی رہیں گی اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس بجٹ میں دیہی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ جس طرح سے خادم پنجاب رُورل روڈز پروگرام بڑی کامیابی سے جاری ہے اسی طرح سے ایک بہت بڑا پروگرام بنا کر اس میں دیہی ترقی کے لئے ایک خطیر رقم رکھی جائے۔ تمام دیہاتوں کا ایک comprehensive survey کیا جائے اور ان کی تمام civic needs کو address کیا جائے تاکہ پتا چلے کہ وہاں پینے کا پانی، سیوریج، سکول اور صحت کا کیا حال ہے؟ دیہی ترقی کا شعبہ بہت ہی اہم ہے تو یہ بھی دیکھا جائے کہ وہاں پر گیس یا بجلی available ہے یا نہیں؟ لہٰذا میری گزارش ہے کہ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسجد، سکولز یعنی تمام کی تمام civic needs پر اس بجٹ میں خصوصی توجہ دی جائے اور اس کے لئے بجٹ مختص کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ تعلیم اور صحت پر تو کام ہو رہا ہے لیکن اب ہمیں لوگوں کی معاشی زندگی کی طرف بھی آنا چاہئے۔ سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ ایگرو بیس انڈسٹری کو ترقی دی جائے جب تک ہم ایگرو بیس انڈسٹری کو ترقی نہیں دیں گے اس وقت زرعی اجناس کی کھپت ہوگی، کسان خوشحال ہو سکے گا اور نہ ہی زراعت کا GDP میں کوئی حصہ ہو گا اس لئے میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں ایگرو بیس انڈسٹری، ایگریکلچر اور industrial zones پر توجہ دی جائے تو بہت مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ tourism پر ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے اور میری گزارش ہے کہ پنجاب میں 6 بلین ڈالر کا tourism's potential موجود ہے تو ہمارے سامنے CPEC اس وقت ترقی کے مراحل طے کرتا ہوا گزر رہا ہے لہٰذا ہمیں اس کے لئے تیاری کرنی چاہئے کہ اس سے tourist کس طرح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ دنیا نے اس سے فائدہ اٹھایا جیسا کہ آج ملائیشیا میں ڈیڑھ کروڑ tourist جاتے ہیں، اسی طرح دبئی میں ایک ملین tourist جاتے ہیں۔ اس وقت ہماری لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بھی بہتر ہو رہی ہے اور دہشت گردی بھی انشاء اللہ ختم ہوتی جا رہی ہے تو ہمیں اس کے لئے تیاری کرنی چاہئے۔ آپ اندازہ کریں کہ چائنا کی آبادی کتنی بڑی ہے اگر CPEC بننے کے بعد چائنا سے ایک فیصد لوگ بھی پاکستان آئیں تو کتنا بڑا وہ tourism کا حصہ ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری یہ بھی گزارش ہے کہ اس بجٹ کے اندر construction industry کے لئے بھی مراعات دیں کیونکہ پنجاب کے لئے یہ بہت بڑا potential ہے۔ پنجاب میں اس وقت اندازاً چھ سے سات ملین houses کی ضرورت ہے جس میں 80 to 100 billion dollar کی انوسٹمنٹ آ سکتی ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ہر construction industry مزید 60/70 انڈسٹریوں کو چلاتی ہے جس پر ہمیں توجہ دیتے ہوئے construction industry کو مراعات دینی چاہئیں، یہ نہیں کہ ہم پہلے taxes لاگو کر دیں۔ ریاست لوگوں کی help کرتی ہے، انڈسٹری کو مراعات اور فروغ دیتی ہے اور tax holidays دیئے جاتے ہیں تب جا کر taxes اکٹھے کئے جاتے ہیں جبکہ ہم پہلے کہتے ہیں کہ ہمیں آپ نے ٹیکس دینا ہے۔ ہم پہلے ٹیکس لاگو کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن انڈسٹری کی help نہیں کرتے لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ خصوصی طور پر construction industry کے اوپر اس بجٹ میں ضرور توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ tax collection پر اداروں کو بااختیار کر دیا ہے لیکن ان کے اختیارات کو کم کرنا چاہئے۔ جب تک وہ متعلقہ اداروں، چیمبر آف کامرس، ٹریڈ یونین اور تاجروں سے مل کر پالیسی نہیں بنائیں گے اُس وقت تک tax collection مشکل کام ہے۔ میں ایک سوال محترمہ وزیر خزانہ کے لئے رکھ رہا ہوں حالانکہ میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ کہا تھا لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر!میں ایک مثال دے رہا ہوں جیسے دیگ میں سے ایک چاول کا دانہ چیک کر لیتے ہیں اسی طرح میری گزارش ہے کہ 6لاکھ 35ہزار لوگ بیرون ملک ملازمت کے لئے گئے ہیں تو ایک شخص جو بیرون ملک جاتا ہے اُس پر 960روپے سیلز ٹیکس ہے جس کے حساب سے 60کروڑ روپیہ ٹیکس اکٹھا ہونا چاہئے تھا۔ میرا اِن سے سوال ہے کہ یہ محکمے کی کارکردگی کو چیک کریں کہ کیا انہوں نے 60کروڑ روپیہ اکٹھا کیا ہے یا صرف 6کروڑ روپیہ اکٹھا کیا ہے؟ جب تک محکمہ متعلقہ لوگوں کے ساتھ مل کر پالیسی نہیں بنائے گا تب تک tax collection میں بہتری نہیں آ سکتی۔ پہلے لوگوں کو ٹیکس کے لئے educate کریں اور اُن کو بتائیں تاکہ tax collection بڑھے۔

جناب سپیکر!میری آخری گزارش یہ ہے کہ قائد محترم میاں محمد نواز شریف نے 2013 کے الیکشن میں تلہ گنگ کو ضلع بنانے کا وعدہ فرمایا تھا لیکن تلہ گنگ کی عوام آج تک اس وعدے پر وفا کی منتظر ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ بجٹ سے پہلے تلہ گنگ کو ضلع بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے اور اس بجٹ کے اندر اس کے لئے بجٹ مختص کیا جائے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، خالد غنی چودھری!

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر!شکریہ۔ میں وزیر خزانہ صاحبہ کی توجہ چاہوں گا۔ میں نے پچھلی بجٹ تقریر میں بھی کچھ تجاویز دی تھیں لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ میری کسی ایک تجویز پر عمل کیا گیا ہے اور نہ ہی مجھ سے کوئی رابطہ کیا گیا ہے کہ آپ نے یہ تجاویز دی ہیں اس لئے کیا کرنا ہے؟ میرا تعلق ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ سے ہے۔ ضلع جھنگ ایک پسماندہ ضلع ہے جبکہ تحصیل شورکوٹ بہت پرانی اور پسماندہ تحصیل ہے۔ پورے پنجاب میں بلاشبہ بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرے حلقے کو وہ حق نہیں دیا گیا جو کہ ہمیں ملنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر!میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ آج تک ہماری جو حق تلفی ہوئی ہے، کم از کم اس بجٹ میں ہمیں وہ حق دیا جائے۔ میں سب سے پہلے جھنگ یونیورسٹی کی طرف توجہ

دلاؤں گا کہ میں نے پچھلے بجٹ میں بھی گزارش کی تھی جس کے لئے 4 کروڑ روپے رکھ دیئے گئے، بعد میں اس کو 14 کروڑ کیا گیا لیکن پھر اس کو 4 کروڑ کیا گیا۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ جب یونیورسٹی شروع کی جائے تو اس کے لئے خاطر خواہ بجٹ بھی رکھا جائے۔اس کے علاوہ شورکوٹ میں دانش سکول کے لئے زمین لئے تقریباً تین چار سال ہو گئے ہیں لیکن آج تک دانش سکول شروع نہیں کیا گیا لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ شورکوٹ میں دانش سکول جلد از جلد شروع کیا جائے۔ میں ہائر ایجوکیشن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بات کروں گا کہ شورکوٹ سٹی میں بوائز کالج کی بلڈنگ جبکہ شورکوٹ کینٹ میں گرلز کالج کی بلڈنگ بن رہی ہے لیکن ہر سال جیسے اونٹ کے منہ میں زیرہ دیا جاتا ہے اسی طرح دو کروڑ روپیہ اس کی بلڈنگ کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ اگر یہ میری بات سن لیں تو میں کچھ عرض کروں ورنہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں یہاں پر کچھ بیچنے نہیں آیا بلکہ اپنے حلقے کے لئے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ آپ کی بات سن رہی ہیں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! وہ بات نہیں سن رہیں۔ اگر بات سن رہی ہوتیں تو میں کیوں کہتا؟ یہ زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وزیر خزانہ اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب دونوں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! انہیں چاہئے کہ میری بات سنیں۔ ہمیں سال میں ایک دفعہ موقع ملتا ہے وہ بھی ایسے ہی ضائع ہو جاتا ہے اس لئے میرے آنے کا یہاں کیا فائدہ ہے اور میں جو گزارشات پیش کروں گا اس کا کیا فائدہ ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ 14 کروڑ روپیہ اس کے لئے بجٹ رکھا گیا لیکن دو کروڑ روپیہ ہر سال دے دیا جاتا ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اگلے سال الیکشن بھی آ رہا ہے اور ہمارے بچے وہاں باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں لہٰذا جہاں کروڑوں

اربوں روپیہ سڑکوں پر لگایا جاتا ہے تو ہمارے تعلیمی اداروں کا جو بقایا بجٹ بنتا ہے وہ ہمیں دیا جائے تاکہ ان کالجوں اور یونیورسٹی کی بلڈنگ مکمل ہو سکے۔ پچھلے سال بھی میں نے عرض کیا تھا لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں گزارش کروں گا کہ ایک بائی پاس تین پُلی سے ششماہی پُل کی feasibility بھی بن چکی ہے اور سب کچھ ہو گیا ہے لیکن عرصہ تین سال سے اس کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ ہمارے فنڈز جاری کئے جائیں۔ شورکورٹ کینٹ اور شورکوٹ سٹی میں موٹروے بن رہی ہے، شوگر مل بھی ہے اس لئے وہاں بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور آئے دن وہاں پر ٹریفک بلاک رہتی ہے لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ 17 کلو میٹر سڑک کو dual carriage دیا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارا ٹی ایچ کیو ہسپتال الحمد للہ کافی بہتر ہو گیا ہے جس کے لئے ہمیں بلڈنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ 1986 میں 60 بستر ہسپتال کا افتتاح ہوا تھا اور آج تک 60 بستر پر ہی مشتمل ہے لہٰذا میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو 100 بستر کا ہسپتال کیا جائے۔ ہمارے پاس بلڈنگ موجود ہے لیکن صرف اس کو 100 بستر بنانے کا اعلان کر دیا جائے جس سے ہمارے پاس ڈاکٹر آ جائیں گے اور مزید بجٹ بھی آ جائے گا۔ میرے حلقے میں BHUs قابل مرمت ہیں اور نئی عمارات بنی ہیں اس کے لئے بجٹ رکھا جائے، ویٹرنری ڈسپنسریوں کی چھتیں تقریباً گر چکی ہیں ان کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ ویٹرنری ڈسپنسریاں rehabilitate ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں اقلیتی برادری کافی رہتی ہے اور چک نمبر 500 پادریاں والا اقلیتی برادری کا پورا گاؤں ہے لیکن اس اقلیتی گاؤں کو کوئی رابطہ سڑک نہیں ہے لہٰذا میری وزیر خزانہ صاحبہ سے گزارش ہو گی کہ ہمیں ان سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے کم از کم رابطہ سڑکیں خصوصاً اقلیتی برادری کے لئے دی جائیں۔ جیسے میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ T.S link canal کی صورتحال یہ ہے کہ---

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! جیسے میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ T.S link Canal سے 80 ہزار رقبہ بنجر ہو چکا ہے لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ اس کی فوری طور پر lining کروائی جائے اور

اس کے ساتھ ٹیوب ویل بھی لگوائے جائیں تاکہ سیم ختم ہو اور ہمارا رقبہ دوبارہ قابل کاشت ہو سکے۔ میری ایک دو گزارشات یہ بھی ہیں کہ زراعت پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے لیکن ہمارے کسان بھائی جو قرضہ لے رہے ہیں اُن کا انڈسٹری والوں کی نسبت mark up ریٹ بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے یہ گزارش ہو گی کہ کسانوں کے قرضوں پر mark up ریٹ کم کیا جائے، زرعی بنکوں کو subsidy دی جائے اور کسان چار پانچ فیصد پر قرضہ لے تاکہ کسان کی صورتحال بہتر ہو سکے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ Industrialists جو اربوں کھربوں پتی ہیں وہ چھ سات فیصد پر قرضہ لے رہے ہیں جبکہ تین چار ایکڑ کے مالک کسان کو 17/18 فیصد پر قرضہ دیا جارہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ہم interest free loan دے رہے ہیں۔

جناب خالد غنی چودھری: میں بنکوں کی بات کر رہا ہوں۔ یہ ایک لاکھ روپے دے رہے ہیں اور اس سے زیادہ نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بات کر لینے دیں پھر آپ جواب دے دیجئے گا۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ کسانوں کے قرضوں پر بھی سبسڈی دی جائے۔ میرے حلقے کی سڑکیں کافی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ ان کی مرمت کے لئے بھی خصوصی فنڈز دیئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ شبینہ ذکریا بٹ!

محترمہ شبینہ ذکریا بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں منسٹر صاحبہ کی بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پنجاب حکومت کی اس روایت کو برقرار رکھا کہ پری بجٹ بحث میں ممبران کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے علاقے کے مسائل اور گزارشات پیش کر سکیں۔ چونکہ میرا تعلق تحصیل سمبڑیال سے ہے اس لئے میں اپنے علاقے کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے میاں محمد شہباز شریف کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے missing facility کے حوالے سے سکولوں میں بہت سا کام کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان facilities کے باوجود میرے علاقے سمبڑیال میں ایک ہی

گرلز ہائی سکول گزشتہ 35 سے 40 سال سے کام کر رہا ہے۔ ابھی تک اس علاقے میں کسی سکول کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور نہ ہی لڑکیوں کے لئے کوئی نیا سکول بنایا گیا ہے۔ میری اپنے علاقے کی طرف سے منسٹر صاحبہ سے یہ request ہے کہ وہاں پر نہ صرف بچیوں کے سکول کی اپ گریڈیشن کی جائے بلکہ ایک نیا گرلز ہائی سکول بھی تعمیر کیا جائے تاکہ دور دراز علاقوں سے آنے والی بچیوں کو تعلیم کی سہولت مہیا ہو سکے۔

جناب سپیکر! حکومت نے سویڈن انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے زمین خریدی تھی لیکن مختلف وجوہات کی بناء پر وہ انجینئرنگ یونیورسٹی نہ بن سکی۔ ہم چونکہ دیہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور بہت ساری بچیاں دوسرے شہروں میں جاکر تعلیم حاصل کرنے سے گریزاں ہوتی ہیں جبکہ ان کے والدین بھی انہیں اتنی دور نہیں بھیجتے تو میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ وہ زمین بھی حکومت کے پاس موجود ہے تو خاص طور پر اس بجٹ میں کچھ فنڈز مختص کر کے کم از کم بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وہاں پر کوئی یونیورسٹی کیمپس قائم کر دیا جائے تاکہ بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں مہیا ہو سکیں۔

جناب سپیکر! تحصیل سمبڑیال میں ایک Rural Health ڈسپنسری ہے قیام پاکستان سے پہلے کی موجود جس کی عمارت نہایت خستہ ہو چکی ہے اور قبضہ مافیا کے بہت سے لوگ اس زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں لیکن local community کی وجہ سے ہر بار وہ زمین بچ جاتی ہے چونکہ زمین موجود ہے اور وہاں پر کچھ کام بھی نہیں ہو رہا تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ بچوں کے لئے ایک چلڈرن ہسپتال بنا دیا جائے تاکہ وہ زمین بھی استعمال میں آ سکے اور دیہی علاقے کے لوگوں کے بچوں کو صحت کی سہولتیں بھی مہیا ہو سکیں۔ ٹی ایچ کیو تحصیل سمبڑیال میں وینٹی لیٹر اور سی ٹی سکین مشین کی سہولت موجود نہیں ہے تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ وہاں پر یہ سہولت مہیا کی جائے۔

جناب سپیکر! سمبڑیال ایک developing area ہے جہاں پر بچوں کے لئے کھیل کا کوئی میدان موجود نہیں ہے اور عوام کے لئے کوئی تفریحی پارک بھی نہ ہے۔ ایک ڈرائی پورٹ ہے لیکن بچوں کے لئے کھیلنے کا کوئی میدان نہ ہے لہٰذا کھیلوں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر نہ صرف بچوں کے لئے کھیل کا میدان بنایا جائے بلکہ عوامی تفریح کے لئے ایک پارک بھی بنایا جائے۔ ماجرا روڈ کے اوپر بچوں کا ایک سکول ہے جہاں پر ایک بھٹہ مارکیٹ موجود ہے جہاں پر آئے دن بچوں کو حادثات پیش آتے ہیں تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ اس سکول کو ایک سپیشل کیس کے طور پر treat کرتے ہوئے چونکہ اس سکول کی کمرشل value بہت زیادہ ہے تو اسے sale out کر کے امریک پورہ گاؤں میں ایک نیا

سکول بنا دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی cost اسی میں آ جائے گی اور سکول کی بلڈنگ بھی تیار ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! ہمارے لوگوں کی اکثریت دیہی علاقے سے تعلق رکھتی ہے اور بچیوں کے لئے شہر جا کر دستکاری اور دوسرے ہنر سیکھنا مشکل ہوتا ہے تو میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے یونین کونسل کی سطح پر چھوٹے چھوٹے دستکاری سنٹر قائم کئے جائیں تاکہ علاقے کی بچیاں وہاں پر ہنر سیکھ کر وہیں پر رہتے ہوئے اپنی آمدن کا کوئی ذریعہ پیدا کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری یہ گزارش ہے کہ بچوں کے لئے خاص طور پر کھیلوں کی سہولتیں مہیا کی جائیں اور وہاں پر کوئی کھیل کا میدان اور تفریحی پارک نہیں ہے تو اس کے لئے میں حکومت سے پرزور گزارش کرتی ہوں کہ اس بجٹ میں خاص طور پر ایک فنڈ مقرر کیا جائے جس سے وہاں پر نہ صرف پارک کی تعمیر کی جائے بلکہ بچوں کے لئے کھیل کا میدان بھی بنایا جائے۔ مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحبہ میری ان گزارشات کو مدنظر رکھ کر ضرور ان پر کوئی ایکشن لیں گی اور آنے والے بجٹ میں ہمارے علاقے کے لئے کوئی فنڈ مختص کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی انصاری!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ حاجی ملک عمر فاروق!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ بڑی مہربانی کہ مجھے موقع دیا گیا۔ دوستوں کی بڑی قیمتی آراء وزیر خزانہ صاحبہ کو ملی ہیں تو میں بھی چند ایک گزارشات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ چونکہ پری بجٹ بحث ہے تو حلقے کی بات ہم پر فرض ہوتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب کے ایوان میں بیٹھے ہیں تو پھر پورے پنجاب کی بات پہلے ہونی چاہئے۔ منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے پرائمری تعلیم ضروری ہے جس پر خصوصی توجہ دی جائے اور یقینی طور پر تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ پرائمری تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل ایجوکیشن پر چونکہ پاکستان میں اللہ کی مہربانی اور موجودہ حکومت کی شبانہ روز کوشش اور وژن سے سی پیک کی بنیاد رکھ دی گئی۔ سی پیک صرف roads network کا نام نہیں ہے بلکہ اس سے future میں جا کر انڈسٹری develop ہو گی اور ذرائع روزگار میں آپ کا skill موجود ہونا ضروری ہے۔ آپ اپنی youth کو، اپنی قوم کو اور اپنے پنجاب کے بچوں کی ٹیکنیکل ایجوکیشن پر زیادہ توجہ دیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس وژن کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے مختلف اداروں میں چینی زبان کو promote کرنا شروع کیا۔ چونکہ بغیر پڑھے لکھے اور ان پڑھ مختلف

الیکٹریشن، کارپینٹر، مکینک وغیرہ کے ہنر سیکھنے والے ہنر مندوں کے پاس مڈل کی سند نہیں یا میٹرک کی سند نہیں ہے لیکن وہ جہاں بھی جاتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے کہ آپ نے کام کہاں سے سیکھا ہے اور آپ کے پاس کیا ثبوت ہے تو ایسے ہنر مندوں کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلعی سطح پر سکیم شروع کی کہ ٹیوٹا کالج یا ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں مہینے کا کورس، ڈیڑھ مہینے کا کورس کر کے ٹیسٹ دینے کے بعد انہیں ایک سند مل جاتی ہے جو کہ ان ہنر مندوں کے بیرون ملک بھی کام آجاتی ہے اور آنے والے future میں سی پیک میں جو نئی انڈسٹری آئے گی، foreign investor آئے گا تو وہاں پر وہ ہنر مند باعزت روزگار کا مطالبہ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا اور تجویز دوں گا کہ مہربانی کر کے اس پروگرام کو ضلعی سطح سے لے کر سب ڈویژن پر لے کر آئیں تاکہ غریب بچہ ضلع کی سطح کی بجائے اپنے قریب ترین شہر میں یہ سروس لے سکے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ضلعی سطح پر اس پروگرام سے پانچ دس فیصد ہنر مند بچے مستفید ہو سکتے ہیں اور 85 فیصد اس سے محروم رہ جاتے ہیں تو اسے سب ڈویژنل کی سطح پر لے کر جایا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ کی بات کروں گا کہ تین ساڑھے تین لاکھ پر محیط۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنا بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! میں معزز ممبران حزب اختلاف کی ایوان میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ اپوزیشن تو جمہوریت کا حسن ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ تمام حضرات کو ایوان میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں معزز ممبران حزب اختلاف، دوسری طرف سے کچھ معزز ممبران کو nominate کیا گیا تھا، کمیٹی اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس دوری کو ختم کرنے کے لئے اپنا اہم کردار ادا کیا۔ ایوان کی کارروائی کو اچھے طریقے سے چلانے کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ I feel sorry for that incident (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران کی جو دل آزاری ہوئی میں نے اس کے لئے یہ کہہ دیا۔ ان میں دو ممبران کے سوا باقی ماشاء اللہ سب مجھ سے چھوٹے ہیں میں اُن سے یہ توقع کرتا ہوں کہ انہوں نے چھوٹے ہونے کے ناتے مجھ پر جو بھار ڈالا تھا اب میں محسوس کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اچھی امید مجھے ٹریژری بنچز سے بھی ہے اور حزب اختلاف سے بھی ہے کیونکہ جمہوریت کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں سب کو اپنا کردار اچھے

طریقے سے ادا کرنا چاہئے کہ جو گورنمنٹ کا کام ہے وہ گورنمنٹ کرے اور اپوزیشن جس چیز کو سمجھیں کہ اس میں ہمارے عوام کی بہتری ہے اُس میں جب بھی انہیں موقع ملے وہ ضرور پوائنٹ آؤٹ کر کے اپنی بات کریں۔

میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ 2008 سے لے کر آج کے دن تک جب بھی کبھی کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے تو میں نے اللہ کے فضل و کرم سے کبھی بھی اس میں بددیانتی نہیں کی میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی کو کسی وجہ سے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یا گنتی میں دونوں طرف سے ہوئی ہے میں نہیں کہتا لیکن میں نے آج تک یہ نہیں کہا کہ کورم میں اگر ایک معزز ممبر کی بھی کمی ہے تو پھر بھی مجھے کہہ دو کہ کورم پورا ہے اور نہ ہی آئندہ مستقبل میں میری طرف سے کبھی ایسا ہو گا۔ میں اپوزیشن کا بہت شکر گزار ہوں آپ کی تشریف آوری کا بہت شکریہ۔ جی، ملک صاحب!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ ہمارا ٹیکسلا شہر میونسپل کمیٹی کا ایریا ہے وہاں بچوں کا ایک ہائی سکول ہے اور مزید ایک ہائی سکول کی ہمیں اشد ضرورت ہے اس پر خصوصی مہربانی فرمائی جائے۔ اس کے بعد صحت پر بات کروں گا اللہ کی مہربانی سے چیف منسٹر نے خصوصی توجہ دی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی حالت پہلے سے بہتر ہے لیکن میں پھر بھی کہوں گا کہ جہاں جہاں THQs کمزور ہیں اُن کا سارا پریشر DHQs پر جاتا ہے تو بڑے شہروں میں غریب لوگوں کا آنا جانا مشکل ہے THQs کو پورے پنجاب میں ترجیحی بنیادوں پر improve کیا جائے اس کی تمام خامیوں کمزوریوں کو دور کیا جائے تاکہ ۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پری بجٹ بحث کے لئے آپ کی باری آنے والی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کل بحث میں حصہ لوں گا ابھی اس مشکل میں تھے تو کاغذ گھر رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! ایگریکلچر پر بات کروں گا پنجاب agro-based ہے میں اس معاملے پر منسٹر صاحبہ کی توجہ چاہوں گا کہ راولپنڈی ایسا ڈویژن ہے جیسے بڑے شہروں لاہور، ملتان اور فیصل آباد ویسے ہی راولپنڈی ڈویژن کی آبادی بھی دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے، زرعی زمینیں کم ہوتی جا رہی ہیں، بنجر رقبے اُسی طرح پڑے ہوئے ہیں وہاں پر آپ خصوصی توجہ دیں جہاں زرعی

رقبے جس سپیڈ سے کم ہو رہے ہیں تو بنجر رقبے کو آباد کرنے کے لئے خصوصی طور پر راولپنڈی ڈویژن میں نئی زرعی مشینیں اور بلڈوزر خصوصی طور پر چاہئیں میں سمجھتا ہوں تب ہی آپ بڑھتی آبادی کے ساتھ ساتھ زرعی رقبے کو develop کرنے کی جو کمی ہے اُس کو پورا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! نمبر 2 جو پورے پنجاب کی ایک ہی پالیسی بنا دی جاتی ہے سبسڈی پر زرعی مشینیں دی گئی لیکن راولپنڈی ڈویژن میں کچھ مشینیں ہمارے راولپنڈی ڈویژن کے کام کی نہیں ہیں لہٰذا ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس طرح کی زرعی مشینیں دی جائیں جس سے وہاں کے زمیندار مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی bell ہو گئی ہے آپ کی بڑی مہربانی wind up کریں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں جناب شیر علی اُن سے خصوصی ایک آخری گزارش ہے کہ ہماری Margalla crush industry سے اربوں روپے وصول کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شعیب صدیقی صاحب! آپ تیار رہیں ان کے بعد آپ کی باری ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں بدھ والے دن بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! وہ وہاں کے تمام ٹرانسپورٹ جو لوڈ ہو کر crush لے کر نکلتے ہمارے دیہات اور چھوٹے شہروں سے گزارتے ہیں تو روڈز کی حالت سالوں کی بجائے دنوں میں خراب ہو جاتی ہے تو منسٹر صاحب سے گزارش ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے قائد حزب اختلاف کوئی بات کرنا چاہتے ہیں آپ کی بہت مہربانی۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پری بجٹ بحث ہو رہی تھی تو چونکہ پچھلے دو تین دن سے deadlock رہا ہے ہمارے ممبرز اس میں حصہ نہیں لے سکے تو جیسے میں نے پہلے چیمبر میں بھی بات کی تھی تو کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے آج بھی ہمارے بہت سے معزز ممبران بات کرنا چاہتے تھے لیکن زیادہ ٹائم گزر گیا ہے تو اگر پری بجٹ بحث کو بدھ جمعرات تک extend کر دیں

first Business Advisory Committee کی میٹنگ میں بھی یہی طے ہوا تھا کہ اگر موقع نہیں ملے گا تو اس کو دو دن کے لئے extend کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب ٹھیک ہے؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس پری بجٹ بحث کو دو دن کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میرے بھائی عمر فاروق نے ایک بات کی ہے جس کا میں جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایسے skilled بچے جو کام تو جانتے ہیں چاہے electrician ہوں، چاہے automobile کے ہوں، چاہے masons ہوں یا کسی بھی فیلڈ کے ہوں اُن کے پاس certificates نہیں ہیں اس لئے وہ جاب نہیں لے سکتے تو میں آپ کے توسط سے یہ ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ایسے جتنے لوگ ہیں وہ اگر TEVTA کو apply کریں جس ڈیپارٹمنٹ کا میں ذمہ دار ہوں تو اُن بچوں کے لئے باقاعدہ ایک طریق کار ہے اُن کا ایک امتحان لینے کے بعد اُن کو بغیر کسی چارجز کے سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے اس لئے ایسا کچھ نہیں ہے اور اگر اس قسم کے کوئی کیسز ہیں کہ جو لوگ skill ہیں اور انہیں certification چاہئے اُن کو ہم بالکل دیں گے یہ میرے علم میں لے آئیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، امجد علی جاوید!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! شکریہ۔ Chair کی نذر جو پانچ منٹ ٹائم دیا گیا ہے اُس حوالے سے

اک اِذنِ تکلم وہ بھی پانچ منٹ
دیکھے ہیں ہم نے حوصلے سرکار کے

جناب سپیکر! میں اپنی گزارشات کو سمیٹتے ہوئے اپنے حلقے تک محدود رہتا ہوں۔ پینے کا صاف پانی ایک بنیادی ضرورت ہے جس کا ہر سٹیٹ اپنے رہنے والوں سے فراہمی کا وعدہ کرتی ہے۔ میرا

حلقہ پنجاب کے اُن اضلاع میں سے ہو گا جس کا سو فیصد زیر زمین پانی قابل استعمال نہیں ہے نہ صرف انسانوں کے بلکہ جانوروں کی حد تک بھی قابل استعمال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ اگر وہ متوجہ ہوں؟ میرے پاس صرف پانچ منٹ ہیں میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ وہ میری بات ذرا سن لیں کہ میں ان سے کیا بات گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ کی بات سن رہی ہیں۔ آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پینے کے پانی کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ میرا جو حلقہ انتخاب ہے اُس کا سو فیصد زیر زمین پانی قابل استعمال نہیں ہے وہ انسانوں کے لئے تو کیا جانوروں کے بھی پینے کے قابل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود پچھلے چار سال سے میرے حلقے میں ایک بھی واٹر سپلائی سکیم نہیں دی گئی یہ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم تھی کہ ساتھ والے حلقوں میں جہاں زیر زمین پانی سویٹ واٹر زون ہے وہاں پندرہ سے بیس سکیمیں ہر سال دی جاتی رہی ہیں۔ آج آپ کے توسط سے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس issue کو address کیا جائے اور اس غیر منصفانہ تقسیم کو ختم کرتے ہوئے جو زیادتی میرے حلقے کے ساتھ ہوئی ہے اس سال میں کم از کم یہ نہ ہو۔ اس پر ڈیپارٹمنٹ پہلے ایوان میں commitment بھی دے چکا ہے کہ کچھ دیہات کو، یہ گزارشات میں نے تحریراً بھی منسٹر صاحبہ کے حوالے کر دی ہیں تاکہ کم از کم اس سال کچھ دیہاتوں کو اس میں adjust کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے یہ گوش گزار کروں گا کہ ہمارا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک چھوٹا ضلع ہے۔ یہاں چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں، چھوٹے چھوٹے کاروباری حضرات ہیں جن کے پاس وسائل زیادہ نہیں ہیں۔ اُن کے بچے اُس وقت تک تعلیم حاصل کرتے ہیں جب تک انہیں سرکاری سکولوں میں موقع میسر آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ فخر کے ساتھ کہتا ہوں کہ چھوٹا شہر ہونے کے باوجود میرا شہر پنجاب کے literacy rate کے حوالے سے پہلے یا دوسرے نمبر پر رہا ہے لیکن اب یہ شرح گرتی جا رہی ہے کیونکہ بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے سکول میسر نہیں ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس سال سکولوں کی اپ گریڈیشن کے حوالے سے انہیں focus کیا جائے۔ وہ سکول جو تقسیم ہند سے پہلے بنے ہوئے ہیں، پرائمری ہیں اور آج تک اپ گریڈ نہیں ہوئے ان کو اپ گریڈ کیا جائے۔ محکمے کی پالیسی ہے کہ ہر یونین

کونسل میں کم از کم ایک مڈل سکول ہو گا۔ میرے حلقے میں کئی یونین کونسلیں ایسی ہیں جن میں آج بھی مڈل سکول نہیں ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس بات کو بھی address کیا جائے اور یقینی بنایا جائے کہ ہر یونین کونسل میں کم از کم ایک مڈل سکول ضرور ہو۔ اعلیٰ تعلیم کے حوالے سے میری محترمہ وزیر خزانہ صاحبہ سے یہ گزارش ہو گی کہ وہاں یونیورسٹیوں کے سب کیمپس کھولے جا رہے ہیں۔ ہمیں تین تین سب کیمپس نہیں چاہئیں بلکہ ایک مکمل یونیورسٹی چاہیئے اس سے administrative cost کم ہو گی۔ جب چار کیمپس کھلیں گے تو اس کی administrative cost بڑھے گی اگر ایک کیمپس ہو گا تو اخراجات بھی کم ہوں گے اور لوگوں کو سہولیات بھی زیادہ ہوں گی۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ ہمیں چار سب کیمپس کی بجائے ایک مکمل یونیورسٹی دے دی جائے۔

جناب سپیکر! میں رابطہ سڑکوں کے بارے میں یہ کہوں گا کہ جناب وزیر اعلیٰ کا "خادم اعلیٰ رُورل روڈ پروگرام" کے لئے اگر زیادہ وسائل ہوتے تو وہ سارے پنجاب کو مل سکتی تھیں لیکن اب جو share ملتا ہے اس سے تو پچاس سال میں بھی سڑکیں پوری نہیں ہوں گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو سڑکیں رہتی ہیں جہاں رابطہ نہیں ہے وہ بھی ہمیں دے دی جائیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میری صحت کے حوالے سے دو گزارشات ہیں، میں پہلے آپ کی توجہ چاہتا رہا ہوں اس لئے میرا وقت ضائع ہو گیا ہے۔ صحت کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں 388 کا ایک BHU ہے یہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ کے درمیان میں ہے اگر اس کو رُورل ہیلتھ سنٹر کا درجہ دے دیا جائے تو بڑا فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میری اریگیشن کے حوالے سے یہ گزارش ہے کہ ہم ہر سال نالی سولنگ کے نام پر اربوں روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ زمیندار کی سب سے بڑی ضرورت اس کی فصل کے لئے پانی ہے۔ جب تک اس کے پیٹ میں روٹی نہیں ہو گی وہ سولنگ اس کو نہیں چاہیئے ہو گی۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ وہ تمام فنڈز جو ہم ٹریکٹروں کے نام پر دیتے ہیں، زرعی آلات کے نام پر دیتے ہیں ان کو ختم کر کے کھال پختہ کرنے کے لئے مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر: بڑی نوازش، بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! ہم پر یہ پابندی ہے کہ ہم اریگیشن کے کھالوں پر نہیں لگا سکتے اس پابندی کو ہٹایا جائے ہم سمجھتے ہیں کہ کسان کو ضرورت زرعی پانی کی ہے تو ہم اپنے فنڈز اسی کے لئے استعمال کر سکیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری رفاقت گجر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک جاوید اقبال اعوان!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے موقع ملا ہے کہ میں حلقہ کے مسائل ADP کے لئے عرض کر سکوں۔ میرا حلقہ پورے پنجاب میں سب سے زیادہ پسماندہ ہے۔ میں وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طرح ذوالفقار علی خان نے کہا تھا کہ ٹورازم پر توجہ دینی چاہئے تو وزیر اعلیٰ اور حمزہ صاحب نے "سون ویلی" جو میرا حلقہ ہے اس کو سیاحت کے لئے declare کیا ہے اور اس کے لئے کچھ فنڈز رکھے ہیں۔

جناب سپیکر میں محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ اس کے لئے کچھ خصوصی package دیا جائے تاکہ پنجاب کے غریب لوگ جو مری اور کاغان وغیرہ نہیں جا سکتے وہ آسانی سے یہاں کے خوبصورت مناظر دیکھ سکیں۔ یہ پنجاب کا سب سے زیادہ خوبصورت علاقہ ہے۔ جو میرا حلقہ ہے وہ پہاڑ اور دامن پہاڑ ہے وہاں کا پانی زہر سے زیادہ کڑوا ہے کیونکہ یہ کوہ نمک کا علاقہ ہے۔ وہاں پانی واٹر سپلائی لائن کے ذریعے چشموں سے آتا ہے کیونکہ پہاڑوں پر میٹھے پانی کے چشمے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے تمام چشموں سے واٹر سپلائی لائن بنانے کا ڈائریکٹو دیا تھا وہ میں نے منسٹر صاحبہ کو تحریری طور پر دے دیا ہے۔ براہ مہربانی جو واٹر سپلائی لائنیں پہلے سے چشموں پر بنی ہوئی ہیں ان کی مرمت کی جائے اور باقی چشموں پر واٹر سپلائی لائن کی نئی سکیمیں بنائی جائیں۔ میرا حلقہ کئی میلوں پر پھیلا ہوا ہے وہاں 80 فیصد آبادی ڈیرہ جات پر ہے۔ وہاں واٹر سپلائی لائن بنائی جائیں تو بہت اخراجات آئیں گے اگر ایک ہزار نلکے جو وزیر اعلیٰ نے sanction بھی کئے ہیں وہ اس دفعہ ADP میں آ جائیں تو میرے حلقے کے عوام کو پینے کے پانی کی سہولیات مل سکتی ہیں۔ جو دامن پہاڑ ہے وہاں ایک سکیم لفٹ اریگیشن کی شروع کی گئی تھی اس پر اربوں روپے لاگت آ چکی ہے۔ وہ میانوالی خوشاب کی سکیم تھی وہ کئی سالوں سے بند ہو چکی ہے۔ یہ میانوالی تک مکمل ہے جہاں سے خوشاب شروع ہوتا ہے وہاں سے ختم کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی لفٹ اریگیشن سکیم کو دوبارہ چالو کیا جائے تاکہ ہزاروں ایکڑ بنجر زمین آباد ہو سکے۔

جناب سپیکر! ایک سکیم SCARP والوں نے ضلع خوشاب کی سیم کو ختم کرنے کے لئے بنائی تھی اس کو ADP میں شامل کیا جائے کیونکہ ہر سال اس کا بل ادا نہیں ہو سکتا ہم کبھی چیف منسٹر سے request کرتے ہیں، کبھی سیکرٹری صاحب سے request کرتے ہیں پھر اس کا فنڈ لے کر بل ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی سکیم مکمل ہو کر وزیر خزانہ صاحبہ کے پاس پہنچ چکی ہے براہ مہربانی اس کو APD میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ چونکہ پہاڑی اور کوہ دامن کے ساتھ ہے اور وہ سو فیصد بارانی علاقہ ہے وہاں آمدورفت کے وسائل نہیں ہیں۔ ہم وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کارپٹ روڈز دی ہیں لیکن جو بھی ہماری کارپٹ روڈ بنی ہے وہ ادھوری ہے اور مین روڈ سے touch نہیں کرتی۔ براہ مہربانی میرے حلقے کی جو بھی سڑکیں رہ گئی ہیں اور ongoing ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے سے خوشاب شہر 80 کلو میٹر کے قریب ہے اور درمیان میں 25 کلو میٹر کی پہاڑی بنتی ہے۔ اگر وہاں سے کسی مریض کو لایا جائے تو راستے میں ہی دم توڑ دیتا ہے۔ نوشہرا اں تحصیل بنادی گئی ہے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر اور سرجن نہیں ہے۔ براہ مہربانی وہاں سپیشلسٹ ڈاکٹر، سرجن اور میڈیکل آلات دیئے جائیں کیونکہ وہاں کسی قسم کے آلات نہیں ہیں۔ وہاں کے سرمایہ داروں نے ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں وہ غریب کسانوں کو پانی دیتے ہیں اور جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو ان کی فصل کی جتنی آمدن ہوتی ہے اس سے زیادہ فصل وہ لے جاتے ہیں اس طرح سے بے چارہ زمیندار، اس کے بچے اور اس کی بیوی سب محنت کرتے ہیں لیکن ان کو اپنی محنت کا صلہ بھی نہیں ملتا۔ براہ مہربانی اس حلقے میں غریب کسان ہیں ان کو مفت ٹیوب ویل لگا کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! صرف آخری پوائنٹ رہ گیا ہے۔ میرے حلقے میں ہر قسم کی mineral نکلتی ہے اور غریب مزدور mines میں کام کرتے ہیں ان کے 2.5-ارب روپے پنجاب پبلک اکاؤنٹس میں پڑے ہیں لیکن چار سالوں سے غریب مزدوروں کی جو سکیمیں تھیں وہ مکمل نہیں ہوئیں لہٰذا براہ مہربانی ان سکیموں کو مکمل کیا جائے۔ آخر میں، میں آپ سب کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ ڈاکٹر عالیہ آفتاب!

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے خاص گزارش کرنا چاہوں گی کہ میں جو تجاویز کہوں گی ان پر تھوڑا سا غور کریں اور اگر ہو سکے تو ان کو بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے۔

میں اپنی بجٹ تقریر کا focus سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے کرنا چاہوں گی۔ ہمارے ہاں سپیشل افراد کی تعداد اس وقت تقریباً 60 لاکھ ہے۔ اگر اس 60 لاکھ افراد میں سے دیکھا جائے تو اس میں زیادہ تر سکول going بچے ہیں اور اس وقت ان کی تعداد 15 لاکھ کے قریب ہے۔ ان 15 لاکھ میں سے 6 سے 7 لاکھ بچے ابھی out of school ہیں۔ حالانکہ سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بہت زیادہ سکول کھولے ہیں لیکن ابھی بھی بہت سارے ایسے پسماندہ علاقے ہیں جہاں پر سپیشل ایجوکیشن سکول نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میری ڈیپارٹمنٹ اور محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ ان پسماندہ علاقوں میں بھی سپیشل ایجوکیشن سکول کو رسائی دی جائے تاکہ وہ بچے جو out of school ہیں وہ وہاں سکول جا سکیں۔ اب بات یہ ہے کہ اس کی وجوہات بہت ہیں اکثر لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے علاقوں میں کتنے سکول ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ اس کے لئے ایک آگاہی مہم کا آغاز کیا جائے اور اس آگاہی مہم میں ایک helpline کا انتخاب کیا جا سکے جس میں ہم لوگوں کو causes and prevention کے بارے میں بتا سکیں۔ جیسا کہ حکومت نے ڈینگی اور پولیو کی مہم شروع کی اور آج اس پر بہت حد تک قابو پا لیا ہے۔ اگر ہم اس کی مہم مؤثر طور پر شروع کر پائیں گے تو میرا خیال ہے ہم disability اور سپیشل افراد کی needs یا سپیشل افراد پر بہت زیادہ قابو پا سکیں گے۔ اگر پالیسی دیکھی جائے تو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا کہ ابھی provincial policy سپیشل ایجوکیشن کی ہے ہی نہیں لہٰذا سپیشل ایجوکیشن کی provincial policy بنائی جائے اور اس پالیسی کے مدنظر ایک ٹاسک فورس بنائی جائے جو اس کے initiative پر کام کر سکے۔ اس میں experts لئے جائیں اور اگر ہو سکے تو experts کے ساتھ گورنمنٹ کی نمائندگی کے کچھ لوگ لئے جائیں اور اس میں کچھ disable افراد بھی شامل ہوں تاکہ سارے لوگوں کا ایک view point ہو۔ اگر ڈسٹرکٹ کمیٹیز بنا دی جائیں because کہ ان کے لئے ہم جو بھی initiative لیں گے ان پر ہمیں implementation کرانا بھی زیادہ ضروری ہے۔ اگر ہم District Monitoring and Implementation Committee بنا لیں جس کی ہر تین مہینے بعد ایک میٹنگ ہو سکے۔ جب ہر تین مہینے بعد اس کی میٹنگ ہو تو اس کی ایک written report ٹاسک فورس کو جائے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ جو ہم نے initiatives لئے تھے اس میں کس حد تک ان پر implementations اور کس حد تک ان پر monitoring ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین جناب مناظر حسین رانجھا کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: ڈاکٹر صاحبہ اپنی بات جاری رکھیں۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئر مین! میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ایسے سپیشل افراد کے لئے rehabilitation بہت زیادہ ضروری ہے تو ایسے لوگوں کے لئے ایک rehabilitation centre بنایا جائے جیسا کہ ابھی hearing-impaired بچوں کے لئے speech therapy unit بنایا گیا اور وہ بچے جن کی سننے کی صلاحیت کچھ اچھی تھی تو جب ان کو ہم نے hearing aid provide کیا اور speech therapy دی گئی تو وہ کچھ expressive ہو سکے۔ وہ آج inclusive education میں نارمل بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم ایک rehabilitative unit بنائیں جس میں ہم سب abilities کو نظر میں رکھیں اور سب disabilities کو نظر میں رکھ کر ان کی mechanical training کرائیں اور ان کی technical skills کی ڈویلپمنٹ کرائیں لیکن ان بچوں اور خصوصی افراد کے لئے technical skills بہت زیادہ ضروری ہوتی ہیں اگر اس پر ٹیوٹا جیسا ادارہ یا Punjab Skill Development Department اس میں حصہ لے سکے اور وہاں پر ان کو اپنی ایک mechanical and technical skill سکھائے اور اس کو ایک certification دے تو وہ اس certification سے اپنی ملازمت بھی کر سکیں گے اور خود مختار بھی ہو سکیں گے۔ اگر ہم دیکھیں تو ایسے بچوں کے لئے کوئی خاص پلیٹ فارم بھی موجود نہیں ہے جب ہم پلیٹ فارم کی باتیں کرتے ہیں، اگر دیکھا جائے تو ان کے لئے recreation facilities نہیں ہے تو recreation facilities کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے کوئی sport کا اقدام کرایا جائے یا کوئی سپورٹس گالا کرائی جائے یا سپورٹس کے علاوہ ان کی کوئی cultural activities کرائی جائیں، کوئی talk shows کرائے جائیں تو بہت زیادہ فائدہ ہو سکے گا۔

جناب چیئر مین! میں اپنی speech کے اختتام پر سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے ایک خاص بات کرنا چاہوں گی اور ایک نظر نیشنل سنٹر آف سپیشل ایجوکیشن پر ڈالنا چاہوں گی۔ یہ وہ ادارہ ہے جو devolved ہو کر province کے پاس آیا۔ اس کے اندر چار یونٹس کام کرتے ہیں اور ان چاروں یونٹس میں ابھی بہت زیادہ مسئلے مسائل پیش آرہے ہیں۔ اس میں بجٹ کے problems ہیں، ٹرانسپورٹ کے بہت زیادہ problems آرہے ہیں، یہاں پر بچوں کی enrollment کم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے یہ ادارہ صحیح طرح function نہیں کر پا رہا تو میں وزیر خزانہ صاحبہ سے یہ کہنا چاہوں گی کہ اگر

ہم ان چاروں یونٹس کو علیحدہ کر کے ان کے ہیڈز تعینات کر دیں اور ان ہیڈز کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے، جب ان ہیڈز کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا تو اس ادارے کی کارکردگی بہت زیادہ بہتر ہو سکے گی۔ میں ایک چھوٹی سی تاکید کرنا چاہوں گی کہ سپیشل ایجوکیشن کا بجٹ بہت کم ہوتا ہے اور اگر اس میں کوئی اضافہ کیا جائے یا ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، بیت المال یا زکوٰۃ سے کوئی تین یا چار فیصد فنڈز ان کی ضروریات کے مطابق مختص کر سکیں جن میں اگر کسی سپیشل افراد کو ویل چیئر کی ضرورت ہو یا artificial legs یا hearing aids کی ضرورت ہو تو ان کو وہ مہیا کی جا سکیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر نجمہ افضل خان!

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں حکومت پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ ترقی کا سفر زراعت، ہیلتھ، ایجوکیشن اور دوسرے دیگر شعبوں میں شروع ہو گیا ہے اور حکومت پنجاب نے ہر محکمے میں بہتری لانے کی کوشش کی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ قابل تعریف اقدام ہے۔ ابھی حکومت میں بہت سے کام ہونا باقی ہیں اور ان پر عملدرآمد ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں صحت کے شعبے کے حوالے سے بات کروں گی کہ صوبہ پنجاب میں نومولود بچوں کی شرح اموات 60 per thousand birth ہے جو کہ بہت زیادہ ہے اور sustainable development goals کے تحت یہ ہدف نمبر 2 پر آتا ہے۔ اس کی جو بنیادی وجوہات ہیں اس میں asphyxia, prematurity اور infection ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ ہم کچھ ایسے اقدامات کرنے سے اس شرح اموات کو کم کر سکتے ہیں اس کے لئے میں منسٹر صاحبہ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ وہ پرائمری ہیلتھ کیئر کے under ایک ایسا بجٹ مختص کریں جس میں ایک بہت massive قسم کی awareness campaign کی جائے جو کہ خواتین کو یہ شعور دے کہ exclusive breast feeding کی کیا افادیت ہے اور اس سے بچے کی جان بچائی جا سکتی ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری ماؤں کو یہ پتا چلے اور اس سے ہم اپنے بچوں کی صحت کیسے بہتر کر سکتے ہیں تو سب سے پہلے اس کے لئے الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا یا اس کے علاوہ مسجدوں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ذریعے یہ massive campaign شروع کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ تمام جو ہسپتال ہیں ان کو baby friendly hospital بنایا جائے۔ ہر ہسپتال جہاں ڈیلوری ہوتی ہے وہاں کینگرو mother care کے یونٹس بنائے جائیں۔

اس میں کوئی بہت زیادہ بجٹ نہیں ہے لیکن ایک پالیسی بنانے کی بات ہے کہ اس کو ہم ہر ہسپتال میں شروع کر دیں۔ اس کے علاوہ infections کو کنٹرول کرنے کے لئے chlorhexidine کا استعمال کو ڈیکیئر کی مد میں بچے کے لئے کیا جائے جو سات دن لازمی ہو اور اس کی provision ہر ہسپتال ڈیلوری یونٹس میں ہونی چاہئے۔ Ambu bag کی جو سہولت ہے وہ ہر ہسپتال کے ڈیلوری یونٹس میں موجود ہو اور مہیا کی جائے، اس سے بہت سارے بچوں کی جانیں بروقت بچائی جا سکتی ہیں اور وہاں پر موجود میڈیکل سٹاف کو تھوڑی بہت ٹریننگ دے کر اس کا استعمال کروایا جائے۔ یہ ضروری اقدامات ہیں جو ماؤں میں بچوں کی پیدائش میں وقفہ پیدا کرنے کے لئے ہیں تاکہ ماں کی صحت بھی بہتر ہو تو اس کے لئے ہمیں long term جو contraceptives جیسا کہ implanon implant ہے یا DPICICD ہے اس کو رائج کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ماؤں کی صحت میں بہتری آ سکے کیونکہ وقفہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ہر ہسپتال جو کہ ٹی ایچ کیو، ڈی ایچ کیو اور BHUs ہیں ان کو فعال کرنے کی بہت ضرورت ہے اور وہاں کی missing facilities کو ہر حال میں پورا کیا جائے۔

جناب چیئرمین! پچھلے سال اس کو شروع کیا گیا لیکن اب اس کو مزید تیزی سے فعال کیا جائے اور ہر ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں specialist Doctors کو تعینات کیا جائے تاکہ وہاں پر ہی وہاں کے لوگوں کو یہ basic سہولیات میسر ہوں۔ ہیلتھ فاؤنڈیشن کو ہر ضلع میں قائم کیا جائے جہاں پر soft loans ینگ ڈاکٹرز کو مہیا کئے جائیں تاکہ وہ اپنے Clinics، ہسپتال یا Dental Clinics بنا سکیں۔ جو preventive health care ہے اس کے تحت میں چاہوں گی کہ ہر سرکاری ہسپتال اور کالج میں ایک طبی معائنے کا شیڈول یا ٹائم ٹیبل دیا جائے تاکہ وہاں پر بروقت بیماریوں کی نشاندہی ہو سکے اور بچوں کی حالت اور صحت میں بہتری آ سکے۔

جناب چیئرمین! محکمہ لاء اینڈ آرڈر اگر چھوٹے جرائم پر focus کرے تو بڑے جرائم خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے، تمام سرکاری سکولوں اور کالجوں میں سکیورٹی کی مد میں الگ سے بجٹ مختص ہو اور ان میں جدید آلات نصب کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! شہروں میں صاف پانی کی سپلائی، سیوریج کا بہتر نظام، سٹریٹ لائٹس اور paved streets کو 100 فیصد یقینی بنایا جائے۔ تمام بڑے اضلاع میں پارکنگ پلازہ بنائے جائیں۔ ہر بڑی بلڈنگ میں پبلک ٹائلٹس کا قیام ہونا بہت ضروری ہے۔ پیدل چلنے والے لوگوں کے لئے سڑکوں

کے ساتھ راستے ہونے چاہئیں اور اسی طرح ہم جو نئی عمارات تعمیر کر رہے ہیں ان میں جو old citizens ہیں اور معذور لوگ ہیں ان کے لئے ہمیں سہولیات دینی چاہئیں جیسا کہ ramp اور lift وغیرہ تھوڑا سا میں wind up کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین! فیصل آباد کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گی کہ ہمارا فیصل آباد آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر ہے، 4 کروڑ کی آبادی ہے جو کہ فیصل آباد شہر اور اس کے ارد گرد کے علاقوں سے اتنی بڑی آبادی بن جاتی ہے۔ ہمارے فیصل آباد میں کوئی بھی آئی ہسپتال نہیں ہے۔ 45 beds کا وارڈ ہے جو کہ ناکافی ہے، اسی طرح ٹراما سنٹر ہمارے فیصل آباد کی اشد ضرورت ہے، صرف 60 سرجیکل ایمرجنسی موجود ہیں جو کہ اتنے بڑے ایریا کو tackle کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صاحبہ! مہربانی۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب چیئرمین! آخر میں، میں صرف یہ کہوں گی کہ خواتین کے حوالے سے بھی تھوڑے سے فنڈز اس طرح کے دیئے جائیں کہ جن سے بزنس ڈویلپمنٹ کونسلنگ سنٹرز بنائے جائیں جو کہ ہماری خواتین کو guidance دے سکیں، ان کو روزگار مہیا کرنے میں help کریں اور ایک massive campaign کی ضرورت ہے۔ اتنی تیزی سے بڑھتی ہوئی جو آبادی ہے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک massive campaign چلائی جائے، اس میں آبادی کے بڑھتے ہوئے جو hazards ہیں ان کو بیان کیا جائے۔ بہت، بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، ڈاکٹر صاحبہ! آپ کی خوش قسمتی ہے کہ ہماری جو معزز فنانس منسٹر ہیں وہ بھی خاتون ہیں تو آپ تو بڑی آسانی کے ساتھ اپنے مسائل ان کے ساتھ discuss کر سکتی ہیں اور مجھے توقع ہے کہ وہ آپ کے جو جائز مطالبات ہیں ان کو عملی جامہ پہنانے میں آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گی۔ آ گئے ہیں محترمہ نبیرہ عندلیب!

محترمہ نبیرہ عندلیب: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اسمبلی کے ممبران کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کہ 2013 سے 2018 کے اس تمام عرصہ کے بعد ایک آخری بجٹ کی تیاری میں ہم شامل آراء ہیں۔ امید ہے کہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی زیر نگرانی 18-2017 کے بجٹ کی تیاری بہت اچھے طریقے سے سرانجام دی جائے گی جو عوام کی امیدوں پر پورا اترے گی۔

جناب چیئرمین! حالیہ دہشت گردی کے حوالے سے نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عملدرآمد نہیں ہو رہا اور اس پر مکمل عملدرآمد کرانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کرنے کی ضرورت اور بھی زیادہ

بڑھ گئی ہے اور رکاوٹوں کو دور کر کے اس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے، رکاوٹ ڈالنے والے اور اعتراض کرنے والوں کو شہداء کی تصاویر اور مناظر بار بار دکھائے جائیں۔ شہداء پولیس اہلکاروں کی زندگی پر documentaries بنائی جائیں اور ان کے لئے فنڈ مختص کیا جائے نیز پولیس کے عملے کی اخلاقی تربیت جاری رکھی جائے۔

جناب چیئرمین! تعلیم کے حوالے سے بہت مستحسن اقدامات میں سے ضلعی تعلیمی اتھارٹی کا قیام ہے اس کے لئے میری تجویز ہے کہ اس اتھارٹی میں مخیر حضرات اور اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات کی شمولیت یقینی بنائی جائے، استاد اور طالب علم کی اخلاقی تربیت کے لئے ایک میکنزم ترتیب دیا جائے جبکہ نئے سکول بنانے پر بھی حکومت کو نظر ثانی کرنا ہو گی۔

جناب چیئرمین! شعبہ صحت کے ضمن میں ادویات کی تیاری کے لئے جو قانون سازی کی گئی ہے وہ بہت ہی خوش آئند ہے، متعدی، مہلک اور وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے عوامی رابطہ یا تشہیری مہم کو تیز بھی کیا جائے اور اس کے لئے فنڈز بھی مختص کئے جائیں۔ ضلعی صحت اتھارٹی کے لئے جو قدم اٹھایا گیا ہے اس میں میری تجویز یہ ہے کہ غیر سرکاری فلاحی اداروں اور مخیر حضرات کی اس میں لازمی شمولیت رکھی جائے۔

جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے میں محترمہ وزیر خزانہ کو اپنی تقریر کے آخر میں بھی اور اس پری بجٹ کی تقاریر کے بھی بالکل آخر میں، اس کے بعد حکومت آتی ہے یا جو بھی حالات ہوتے ہیں، بار بار چار سال سے میں ایک بات کہہ رہی ہوں جس کے لئے اب میرا خیال ہے کہ محترمہ وزیر خزانہ اس پر عملدرآمد کے لئے کوئی نہ کوئی قدم ضرور اٹھائیں وہ یہ ہے کہ پوری قوم کی اجتماعی، اخلاقی تربیت کے لئے اقدامات مرتب کریں اور اس کے لئے فنڈ مختص کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ چودھری محمود الحسن چیمہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں جو یہ نئی چیز start ہوئی ہے کہ ہمیں پری بجٹ discussion میں بولنے کا موقع دیا جا رہا ہے اور specially اس دفعہ forms دیئے گئے ہیں کہ انہوں نے اپوزیشن اور حکومت کے ممبران کو یہ chance دیا ہے کہ ہم لوگ اپنے points پیش کر سکیں اور وہ incorporate بھی ہوں گے۔ So, I want to congratulate to the government on this thing. So, I personally think سب سے پہلے تو میں آج کل کی جو صورتحال دیکھ رہی ہوں

کہ ہمیں بجٹ کے اندر Parliamentarians کی capacity building کے لئے ایک چیز جو ہے وہ بجٹ کا حصہ رکھنی چاہئے۔ Because for example اگر ہم دیکھیں کہ نیشنل اسمبلی میں جو code of conduct ہو رہا ہے، یہاں صوبائی اسمبلی میں جو code of conduct کیا جارہا ہے I think اس کے لئے جو حکومت کے ممبرز ہیں All the Parliamentarians بھی، we are public representatives and the code of conduct بھی جو ہم کرتے ہیں۔ The people follow us. We are their leaders. We are the mentors, so the things like "go Speaker go" یا سپیکر صاحب کو apologize کرنا پڑے یا not only جو وہ کرتے ہیں۔

So, I think these things are required for capacity building of Parliamentarians. Parliamentarians should know how to operate social media. They should know how to operate Twitter. They should know how to operate Facebook because in the age right now I think

ان کے لئے This is very important

اس کے علاوہ How to conduct himself on media. So I think یہ سب سے important چیز جو right now ہے۔

We need capacity building for our own Parliamentarians may be they are government members or the opposition. So, I think this thing should be really part of the budget

کہ ہم لوگوں کے لئے باقی NGOs آتی ہیں capacity building کے لئے، I think it should be part of the government budget کہ ہم لوگ capacity building کریں۔ جناب سپیکر! Second thing is کہ ابھی ان کا National Women day آیا تھا تو بہت سی عورتوں کو پتا بھی نہیں ہے کہ کون کون سے laws exist کرتے ہیں۔ A lot of our Parliamentarians don't even know. ویمن پروٹیکشن بل پاس ہوا ہے۔ people don't know. Violence against Woman Centres ہے

They don't know. So, there should be awareness campaigns. We are good in passing legislation but where is the awareness campaign.

جناب چیئرمین! اگر ہماری پارلیمنٹیرینز کو ہی نہیں پتا تو نیچے یہ کیسے trickledown effect ہوگا so, I think there should be awareness campaigns for the women کہ ان کے لئے کیا laws exist کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ youth کے بارے میں بہت بات کرتے ہیں۔

But I think we should have youth entrepreneurship fund. There is a fund that has been started by LUMS that is a private institute I think youth entrepreneurship fund

جس میں

Number of people who graduate from universities are much higher as compared to the jobs which are available in the market so the only thing is where has to be entrepreneurship by them so there should be a fund

جس میں attached entrepreneurship ہو تاکہ وہ اپنے businesses startup کر سکیں۔ اس کے علاوہ I think health پر already بہت کام ہوا ہے۔ مثال کے طور پر آپ چلڈرن ہسپتال دیکھیں there is one hospital in Lahore ایک بیڈ پر چار چار مریض ہیں there is one or two ventilators so, I think there is really a need to work on the health اس کے علاوہ quality medicine should be available for example stents جیسے والی بات ہوئی تھی یا fake medicine پر بہت اچھا larger order pass ہو گیا لیکن implementation کے لئے یا ہمیں سسٹم کے لئے ضرورت ہے کہ ہمیں سسٹم باہر سے لانے پڑ رہے ہیں so I think there should be investment on high quality medicine to be available to all اگر فیڈرل میں انشورنس سکیم start ہوئی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم پنجاب میں ہیلتھ انشورنس سکیم لے کر آئیں for example جو لوگ حادثات میں disable ہو جاتے ہیں ان کے لئے یہ چیز صرف one

timeنہ ہو کہ one time پانچ یا دس لاکھ روپیہ دے دیا بلکہ there should be path کہ that proper budget کا path ان کے لئے all the people who go through this ایک ہو تاکہ lifetime ان کی free treatment ہو اور lifetime ہی انہیں ایک monthly installment میں پیسے دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ think I ایجوکیشن اور خصوصاً ہائر ایجوکیشن میں بہت کام ہو رہا ہے PEEF and different چیزیں ہو رہی ہیں لیکن دیکھا جائے تو ابھی بھی رورل ایریا میں ٹاٹ کے سکول موجود ہیں جن میں missing facilities ہیں جن میں بچوں کے پاس ڈیسک نہیں ہیں، کولر نہیں ہیں I think enrollment percentage تو بہت high ہے لیکن ان کی retainership نہیں ہے۔ بچے سکولوں میں enroll ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں نکل جاتے ہیں I think there are missing facilities in all rural areas اس کے علاوہ I think سب سے اہم ہے کہ نیشنل ایکشن پروگرام کے لئے law and order situation کے لئے maximum بجٹ دیا جائے۔

جناب چیئرمین! آخر میں I would like to say that Agriculture Department should be mechanized because agriculture پر پاکستان کی main economy established ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنی حکومت، وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گزشتہ سال جو بجٹ منظور کیا اس پر بہترین کام ہو رہا ہے۔ آپ وزیراعلیٰ کا محکمہ اریگیشن میں tail تک پانی پہنچانے کا stance دیکھ لیں اور آج اللہ کے فضل سے نظر آ رہا ہے کہ tail تک پانی پہنچ رہا ہے اس میں بہت کام ہوا ہے۔ زراعت کے لئے بڑے اقدامات کئے گئے ہیں جس میں یونین کونسل level پر آلات کی فراہمی پر میں وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی پوری ٹیم اور محترمہ وزیر خزانہ کو قابل ستائش سمجھتا ہوں کہ انہوں نے زراعت پر توجہ دی۔ اسی طرح خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام (KPRRP) جو اس دور میں نہیں بلکہ پچھلے ادوار میں بھی دیکھ لیں ایسا کوئی پروگرام نہیں دیا گیا جس میں دیہاتیوں اور رورل علاقوں کو خصوصی طور پر discuss کیا گیا ہو۔ یہ ایک specific پروگرام دیا گیا ہے جس پر میں اپنی طرف

سے، اپنی عوام، ساہیوال کے دیہاتیوں اور پنجاب کے دیہاتیوں کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ تاریخی package دیا۔

جناب چیئرمین! صاف پانی بہت اچھا پراجیکٹ ہے ابھی پچھلے دنوں وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سید ہارون سلطان بخاری نے بھی on the floor of the House بتایا کہ پہلے جو delay ہوا ہے شاید وہ اس دسمبر تک ساہیوال میں پراجیکٹ لگ جائے گا میں اس پر بھی ان کا شکر گزار ہوں کہ timely لگ جائے۔ ساہیوال کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب نے 660 کلوواٹ کے دو پاور پلانٹس دیئے ہیں ان پر ہم ساہیوال کی عوام شکر گزار ہیں، یہ بہت اچھے پراجیکٹ ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد ان سے ہمیں بجلی مہیا ہو گی۔ یہ اتنے اقدامات ہیں لیکن آپ نے ٹائم کی پابندی لگائی ہے۔ گورنمنٹ کے جتنے اقدامات ہیں اس کے لئے اگر کم از کم تین گھنٹے مجھے ہی دے دیں تو میں وہ discuss کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ پری بجٹ سیشن ہے آپ نے اس پر نئی تجاویز دینی ہیں کہ آنے والے بجٹ میں آپ کے حلقے کے حوالے سے، آپ کے ڈسٹرکٹ کے حوالے کیا کیا چیز آنی چاہئے۔ یہ تو گورنمنٹ نے کئے ہیں بہت اچھی بات ہے اور اس کا ساری دنیا جانتی ہے۔ آئندہ بجٹ کے لئے آپ کی جو نئی تجاویز ہیں مہربانی فرما کر انہیں اپنی تقریر میں بیان فرمائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں یہ اقدامات اس لئے discuss کرنا زیادہ ضروری سمجھتا تھا کہ یہ تاثر جاتا ہے اور اپوزیشن یہ واویلا کرتی ہے کہ ہمارے چیف منسٹر نے کام نہیں کیا اس وجہ سے انہیں بتانا پڑتا ہے اور انہیں روز بتانا پڑتا ہے۔ وہ ہمارے سوئے ہوئے دوست ہیں انہیں روز جگانا پڑتا ہے۔ آپ نے بالکل ٹھیک بات کی لہٰذا ابھی سے میرا ٹائم شروع کر لیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی تقریر کا آدھا ٹائم تو ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! آپ دریا دل آدمی ہیں اور آپ کے ہاتھوں میں ہمارا ٹائم ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! پلیز جلدی wind up کریں اور اپنی نئی تجاویز دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میرا ٹائم ابھی سے شروع کریں میں تجاویز دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ بیٹھی ہیں میں زمینداروں اور کسانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کی توجہ کا طالب ہوں۔ آپ نے ہمیں جو پروفارما بنا کر دیا ہے جس میں ہم سے suggestions مانگی ہیں۔ میں اسے روز پڑھتا ہوں اور روز اپنی suggestion change کرتا ہوں پھر دیکھتا ہوں کہ یہ شعبہ رہ جائے گا۔ آپ نے اس پروفارمے میں کمال کیا ہے۔ پتا نہیں آپ نے پنجاب میں تو کیا کرنا ہے لیکن میرے حلقے کے لئے سارے ہی allowed کر دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ کی قطع کلامی ہو گی۔ منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے تمام ایم پی ایز صاحبان کو ایک سوالنامہ دیا ہے جس میں تحریری شکل میں آپ تجاویز دے سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو تقریر کرنے کا یا اپنی گزارشات منسٹر صاحبہ کے نوٹس میں لانے کا موقع نہیں ملتا وہ اس سوالنامے کے ذریعے سے اپنی تجاویز یا سفارشات منسٹر صاحبہ تک پہنچا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! آپ کا فرمان ٹھیک ہے۔ اس میں اتنا کچھ لکھا ہوا ہے میں اس سے باہر نہیں جانا چاہتا میں تو کہتا ہوں کہ اتنی مہربانی کر دیں کہ جو لکھا ہے اس میں میری ساری تجاویز شامل ہیں یہ میرے حلقے اور ضلع ساہیوال کے لئے allowed کر دیں۔ میں اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ ادوار میں کتنے سالوں سے گندم کی خریداری ہو رہی ہے یہ آپ بہتر سمجھتے ہیں لیکن گزشتہ سال 17-2016 میں گورنمنٹ اور محکمے کی طرف سے بہت شاندار اقدامات کئے گئے لیکن اس کے باوجود کچھ معاملات رہ گئے جیسے زمینداروں، کسانوں کو گرداوری کا پتا ہی نہیں چلا کہ کب ہوئی۔ انہیں ڈی سی او کے دفتر جانا پڑا اور آپ سمجھتے ہیں کہ زمیندار کسان کدھر جاتے ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ اس دفعہ گرداوری timely کروا دی جائے اور زمینداروں کو اطلاع دے دی جائے۔

جناب چیئرمین! محترمہ منسٹر صاحبہ! اس وقت محکمہ خوراک کے گوداموں میں 30 لاکھ ٹن گندم موجود ہے اگر اسے dispose of نہ کیا گیا، اس کے لئے برآمدی پالیسی نہ بنائی تو۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! ابھی تو پہلا محکمہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! مہربانی۔ منسٹر صاحبہ! اس وقت محکمہ خوراک کے گوداموں میں 30 لاکھ ٹن گندم موجود ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ ایکسپورٹ پالیسی کے جلد سے جلد

احکامات جاری کریں تاکہ محکمہ کے یہ گودام جلد سے جلد خالی ہو سکیں اور ہمارے کسانوں کی آنے والی اجناس جس کے لئے وہ شب و روز محنت کر رہے ہیں کو purchase کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین! آپ کے حکم کے مطابق میں اپنی بات کو short کرتے ہوئے چند تجاویز عرض کرتا ہوں۔ میرے حلقہ کے گاؤں 89/6-R میں ایک BHU ہے جو کہ ڈلیوری کے اعتبار سے پنجاب میں پہلے نمبر پر ہے۔ میری گزارش ہے کہ وہاں پر آٹھ بستروں پر مشتمل ایک وارڈ بنائی جائے اور اس BHU میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہونی چاہئے۔ اسی طرح پورے ضلع کے تمام BHUs میں clinical labs along with lab technicians provide کئے جائیں۔ علاوہ ازیں تمام BHUs میں ECG، الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشینیں مہیا ہونی چاہئیں۔

جناب چیئرمین! APS سکول میں دہشت گردی کا واقعہ ہوا، APS والے بھی ہمارے ہی بچے ہیں لیکن میرے ضلع ساہیوال میں آج بھی سکولوں میں 12 ہزار square feet چار دیواری نہیں ہے۔ آج کے جدید دور میں، دانش اور ایچی سن کے دور میں بھی ہمارے بچوں کے سکولز چار دیواری سے محروم ہیں۔ ہمارے سکولوں میں فرنیچر میسر نہیں اور وہاں پر SNE کے مطابق سٹاف نہیں ہے۔ حالات یہ ہیں کہ میرے حلقہ کے سکولوں میں پڑھنے والے بچے خود صفائی کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ wind up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں تجاویز دے رہا ہوں اس لئے مہربانی کر کے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ آپ تو ہمارے بھائی ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ بھائیوں والی رشوت نہ دیں۔ اصل میں بہت سے معزز ممبران نے ابھی بات کرنی ہے لہٰذا مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! آپ مجھے صرف پانچ منٹ مزید دے دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! پانچ منٹ نہیں بلکہ آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں نے پچھلی دفعہ بھی اپنی بجٹ تقریر میں گزارش کی تھی کہ ساہیوال، ملتان اور فیصل آباد کے درمیان کوئی ٹراما سنٹر نہیں ہے لہٰذا ہمیں ٹراما سنٹر دیا جائے۔ ضلع ساہیوال میں چلڈرن کمپلیکس بنایا جائے اور پی آئی سی انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے۔ اسی طرح

ساہیوال میں کڈنی سنٹر نہیں ہے حالانکہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے تو یہاں پر ایک کڈنی سنٹر بنایا جائے۔

جناب چیئرمین! ایک بڑا اہم issue ہے اس بابت آپ مہربانی کروا دیں۔ 1916 میں غریب لوگوں کو تین مرلہ یا پانچ مرلہ کے احاطہ جات دیئے گئے تھے لیکن آج تک ان کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک صاحب! آپ کی جو تجاویز رہ گئی ہیں وہ آپ لکھ کر محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ میاں محمد کاظم علی پیرزادہ !۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، چودھری طارق سبحانی!

چودھری طارق سبحانی: جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ میں صرف چند گزارشات کروں گا اور میری محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی کر کے ان کو نوٹ فرمالیں۔ انہوں نے پہلے بھی مہربانی فرمائی ہے۔ میں نے اپنی last pre-budget speech میں بھی درخواست کی تھی کہ بنیادی طور پر ہمارا اصل مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب پچھلے دس پندرہ سالوں سے نعرے لگا رہے ہیں کہ ہم امن وامان کی صورتحال بہتر کریں گے۔ بدقسمتی سے مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ امن وامان میں کوئی خاص بہتری نہیں آئی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ امن وامان کی صورتحال worst ہوئی ہے۔ امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے آپ کو یقیناً فنڈز کی ضرورت ہوگی۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، چودھری طارق سبحانی!

چودھری طارق سبحانی: جناب چیئرمین! میں امن وامان کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے ہمیں اپنی پولیس کی نفری میں اضافہ کرنا پڑے گا اگر ہم چند ہزار لوگوں سے یہ کہیں گے کہ وہ لاء اینڈ آرڈر بہتر کر لیں گے تو میرے خیال میں یہ ناممکن ہے۔ میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ پچھلے تین سالوں میں DPO کی طرف سے کم وبیش ہر مرتبہ یہ request آئی ہے کہ آپ ایوان میں یہ آواز ضرور اٹھائیں کہ ہماری نفری بڑھا دی جائے۔ ہمارے ساتھ ضلع گجرات ہے اور وہاں پر سیالکوٹ کی نسبت double نفری موجود ہے۔ ہمیں ضلع سیالکوٹ میں جو

نفری مہیا کی گئی ہے اس میں آدھی سے زیادہ نفری VIPs کے ساتھ ڈیوٹی دے رہی ہوتی ہے۔ایک تھانے میں چالیس یا پچاس ملازم تعینات ہوتے ہیں اور ان سے انسانوں کی طرح نہیں بلکہ جانوروں کی طرح کام لیا جاتا ہے۔وہ چوبیس گھنٹوں کی بجائے اڑتالیس اڑتالیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ان سے شفٹ وار کام لیا جائے اور اگر پولیس ملازمین کو معلوم ہو کہ انہوں نے صرف دس یا بارہ گھنٹے کام کرنا ہے تو یقیناً اُن کی performance میں بہتری آئے گی۔وہ یہ بات مدنظر رکھیں گے کہ مجھے اتنے گھنٹے کے لئے یہ کام سونپا گیا ہے اور میں نے اس کو احسن انداز میں کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی نفری بڑھانا اور نئی بھرتی کرنا ایک بہت ہی احسن اقدام ہوگا۔ان سے شفٹ وار کام لیا جائے تو اس سے امن وامان کی صورتحال بہت زیادہ بہتر ہو جائے گی۔پولیس ملازمین ہمارے بھائی ہیں اور وہ جس حالت میں تھانوں میں رہتے ہیں وہ انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔زیادہ تر تھانے کرائے کی عمارتوں میں ہیں اور وہاں پر سانس لینا بھی دشوار ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم انہیں proper طریقے سے تھانے کی جگہ اور آفس دیئے جائیں۔تھانوں کی نئی بلڈنگز بنائی جائیں یا اگر کرائے پر بھی لینی ہیں تو کم از کم ان کی حالت اچھی ہو،ایک standard fix کیا جائے اور اس standard کے مطابق وہ بلڈنگز کرائے پر لی جائیں۔ہمارے بھائی موٹر وے پولیس میں بھی ہیں اور یقیناً اُن سے shift wise کام لیا جا رہا ہے تو آپ موٹر وے پولیس کی performance دیکھیں کہ ہم جیسے ہی موٹر وے پر چڑھتے ہیں تو ہم belt لگانا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ہمیں پتا ہوتا ہے کہ ادھر قانون کی سختی ہے اور قانون کی پاسداری ہو رہی ہے لیکن ہم سیالکوٹ یا دوسرے شہروں میں ایسا نہیں کرتے۔ابھی یہاں پر میرے بھائی راولپنڈی کی بات کر رہے تھے اُن کی بھی یہی request تھی کہ نفری بڑھائی جائے۔یہ صرف سیالکوٹ کا issue نہیں ہے بلکہ basically یہ پورے پنجاب کا issue ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس issue کو top priority پر رکھا جائے۔

جناب چیئرمین! میری ایک اور request ہے کہ سیالکوٹ نارووال روڈ دو اضلاع کو link کرتا ہے اور یہ سیالکوٹ پسرور ADP کی سکیم ہے جو منظور ہو گئی ہے اور اُس میں صرف token money جاری کر دی گئی ہے۔آج کل آبادی اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ دیہات شہروں کے ساتھ مل گئے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر ایک دو accidents ہو رہے ہیں جن میں اموات بھی ہو رہی ہیں تو اس سڑک کی افادیت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ دو اضلاع کو link کرتی ہے تو محترمہ وزیر خزانہ سے میری humble

request ہو گی کہ آنے والے سال میں اس سڑک کے لئے full funding کی جائے تاکہ سیالکوٹ نارووال، پسرور روڈ جتنی جلدی ہو پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔

جناب چیئرمین! ہیلتھ سیکٹر کے حوالے سے میری تیسری request ہے کہ وزیر اعلیٰ نے ہیلتھ سیکٹر میں بہت اچھے کام کئے ہیں۔ میں ہیلتھ کمیٹی کا چیئرمین ہوں اس حوالے سے میں نے خود hospitals visit بھی کئے ہیں ہمارے ہسپتالوں کی outstanding performance ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود بھی ہمیں BHU's specially میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی BHU's کی حالت بہت خستہ ہے اور وہ دور دراز علاقوں میں ہیں اُن کو بہتر کیا جائے اس سے ہمیں یہ فائدہ ہو گا کہ جیسے میرے ایک دوست ابھی بات کر رہے تھے کہ delivery cases آتے ہیں اور ہماری حکومت نے کچھ 24/7 BHU's کئے ہوئے ہیں اور میرے بہت سارے دوست معزز ممبران دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں تو BHU's بھی جنگلات اور گاؤں میں ہیں تو وہاں پر سکیورٹی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہماری بہنیں LHV's جو وہاں پر رات کی shift میں کام کرتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن علاقوں اور اُن BHU's میں سکیورٹی کا خاص انتظام کیا جائے تاکہ وہ proper طریقے سے اپنی duty انجام دے سکیں اور ہماری مائیں بہنیں جو وہاں پر علاج کی غرض سے جاتی ہیں وہ بھی اپنے procedure کرا کر اپنے گھر بحفاظت واپس آ سکیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت مہربانی۔ رانا محمد افضل۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اشرف!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر نفس یہ غور کرے کہ اُس نے کل کے لئے کیا کمایا ہے؟

جناب چیئرمین! میں نے یہ آیت اس لئے پڑھی ہے کہ کل سے مراد قیامت ہے۔ جس طرح سے قیامت کو لوگوں سے اُن کے اعمال کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی تو عوامی نمائندوں کے لئے الیکشن

بھی ایک قیامت کی حیثیت ہی رکھتا ہے اور ہمارے لئے یہ قیامت بہت جلد آنے والی ہے اس لئے میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ معزز ممبران کی تجاویز پر فوری غور کر کے اس بجٹ میں ہمیں آنے والی قیامت سے بچایا جائے۔ گزارش یہ ہے کہ کسی ملک کی ترقی چار شعبوں پر منحصر ہوتی ہے۔ پہلی صحت، دوسری تعلیم، تیسری زراعت اور چوتھی صنعتیں وغیرہ۔ اگر صحت ہو گی تو تعلیم ہو گی، تعلیم ہو گی تو زراعت ہو گی، زراعت ہو گی تو پھر صنعت ہو گی تو یہ تمام شعبے لازم وملزوم ہیں اس لئے میں واضح طور پر یہ عرض کروں گا کہ صحت کے معاملے میں صرف شہروں پر انحصار نہ کیا جائے بلکہ دیہاتوں کے اندر بھی صحت کے مراکز قائم کئے جائیں تاکہ لوگوں کو وہاں پر صحت کی سہولتیں میسر ہوں تاکہ وہ شہروں کی طرف رُخ نہ کریں اور ہمیں آسمانوں پر bridge نہ بنانے پڑیں۔ اگر آبادی پر کنٹرول کرنا ہے تو پھر دیہاتوں کے اندر صحت کی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ وہ دیہات جو محنت کر کے شہروں کو سرمایہ مہیا کرتے ہیں اور اُس سرمائے کا فائدہ دیہاتوں سے زیادہ ہمارے شہر اُٹھا رہے ہیں۔ اس بلدیاتی الیکشن میں نئی یونین کونسلیں بنی ہیں اور ہر یونین کونسل کے اندر بنیادی صحت مرکز ہوتا ہے لیکن ان نئی یونین کونسلوں میں یہ بنیادی صحت مراکز نہیں ہیں۔ میرا حلقہ شکر گڑھ پی پی-133 ہے یہ سارا علاقہ دیہاتوں پر مشتمل ہے اور یہ border area بھی ہے وہاں پر نئی یونین کونسلیں بنی ہیں۔ یونین کونسل مسرور، یونین کونسل پھلواڑی، یونین کونسل بسراجالا، یونین کونسل گھوڑ سیال اور یونین کونسل خانووال وغیرہ ان یونین کونسلوں میں کوئی ہسپتال نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگ بہت پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تعلیم کے معاملے میں عرض کروں گا کہ اکثر بڑے کالج اور یونیورسٹیاں بڑے شہروں کے اندر ہیں اور دیہاتوں کے بچے شہروں میں نہیں آ سکتے اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ چند دیہاتوں پر مشتمل بچیوں اور بچوں کا ایک ایک کالج ہونا چاہئے اور وہاں پر جو بڑا شہر ہو وہاں پر یونیورسٹی قائم ہو کیونکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لئے لوگ دیہات سے شہروں کا رُخ کرتے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ میرے حلقے کی یونین کونسل مسرور میں گرلز ہائی سکول نہیں ہے اور یونین کونسل شاہ پور بھنگوں میں بھی گرلز ہائی سکول نہیں ہے۔ اس وقت اتنی تعلیم ہو چکی ہے کہ سب بچوں کو نوکریاں دینا بہت مشکل ہے۔ ہمارے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ درجہ چہارم میں ایم اے پاس لڑکوں اور لڑکیوں نے درخواستیں دی ہیں لہٰذا اُن بچوں اور بچیوں کو شرمندگی سے بچانے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ انہیں technical بنایا جائے اور اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ technical institutes قائم کرنے چاہئیں۔ میری تحصیل شکر گڑھ اتنی بڑی تحصیل ہے لیکن وہاں پر کوئی

technical collegeنہیں ہے۔میں گزارش کروں گا کہ وہاں پر فوری طور پر technical collegeبنایا جائے اور وہاں ہمارے پاس زمین بھی موجود ہے۔اس وقت شکر گڑھ بارانی ہونے کے باوجود چاول اور گندم کی مثالی فصلیں دے رہا ہے اور شکر گڑھ کا چاول اس وقت پاکستان میں نمبر 1 ہے جس سے ہم زر مبادلہ کما رہے ہیں لیکن ہمیں اُس کا صلہ نہیں ملتا۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ہماری زمینوں کو ہموار کرنے کے لئے مشینری مہیا کی جائے تاکہ آئندہ زیادہ فصل آئے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے زمینداروں کو سہولتیں دینے کے لئے سڑکیں دی ہیں "چنگیاں سڑکاں تے سَوکھے پینڈے" لیکن بعض ایسے علاقے ہیں جہاں مناسب سڑکیں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے کے موضع پسوال کی پُلی سے لے کر گوہلیاں کہانی پور تک یہ 5 کلو میٹر کی سڑک ہے یہ عطا فرما دی جائے اور دوسرا موضع شاہلا موڑ سے لے کر اڈا ڈوگراں تک براستہ نڈالہ گجرات تارا چک، باشلی اس کی مسافت کوئی 15 کلو میٹر ہے یہ سڑک ہمیں دے دی جائے اور اگر میری یہ تجاویز قبول کر لی جائیں تو آنے والی قیامت میں شاید میں بھی حساب دے سکوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! بہت مہربانی۔ جناب شوکت علی لالیکا!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) نے خصوصی طور پر درخواست کی ہے کہ وہ اپنی والدہ صاحبہ کی وفات کی وجہ سے پہلے حاضر نہیں ہو سکے۔ انہوں نے ابھی جانا ہے تو مہربانی کی جائے۔ ان کے لئے خصوصی طور پر پانچ منٹ کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)!

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا حلقہ پی پی۔130 ہے جو تحصیل ڈسکہ پر مشتمل ہے۔ ڈسکہ پنجاب کی بہت بڑی تحصیل ہے لیکن اتنے بڑے شہر میں صرف ایک گرلز اور ایک بوائز کالج ہے۔ ان دونوں کالجوں میں ایم اے یا بی ایس سی (آنرز) کی کلاسز شروع نہیں کی جا سکیں۔ میری گزارش ہے کہ یہاں ایم اے یا بی ایس (آنرز) کی کلاسز شروع کی جائیں اور ڈسکہ شہر کے لئے مزید ایک گرلز اور ایک بوائز ڈگری کالج کا اجراء کیا جائے۔ اس کے علاوہ گلوٹیاں کلاں، مترانوالی اور آدمکے چیمہ تحصیل ڈسکہ پی پی۔130 کے بڑے گاؤں ہیں جہاں پر بچیوں کے لئے کوئی کالج نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان تینوں دیہات کے لئے ایک ایک گرلز کالج قائم کئے جانے کے لئے تحرک کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ میں ایسی سڑکیں ہیں جو ٹریفک کے قابل نہیں بلکہ وہاں تو پیدل چلنا بھی مشکل ہے۔ ڈسکہ بائی پاس روڈ پر اب بہت زیادہ دباؤ ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ

ڈسکہ بائی پاس کو دورویہ کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گلوٹیاں کلاں اور گلوٹیاں خورد بہت بڑے گاؤں ہیں یہاں کی سڑک ٹریفک کے قابل نہیں ہے ان کے لئے بھی میری گزارش ہے کہ ان دونوں دیہاتوں کو ڈسکہ سے ملانے کے لئے جو پرانی سڑک ہے اس کی مرمت کی جائے اور اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ میرے حلقہ کی ایک سڑک رنجائی جو براستہ بُرج آرائیاں جاتی ہے اور دوسری سڑک گلوٹیاں سے براستہ گوئیند کے بُرج آرائیاں جاتی ہے اس کی تعمیر ومرمت کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔ اس کے علاوہ جنڈو ساہی پُل سے بھکڑے والی تک ایک نئی سڑک تعمیر کی جائے کیونکہ عوام کا ڈسکہ سے رابطہ منقطع ہے اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ عوام کے مسائل کے حل کے لئے اس سڑک کو تعمیر کرنے کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں۔ اس کے علاوہ نندی پور سے گوئیند کے براستہ چک طوطی، براستہ کشمیر نگر تا نِکا قلعہ اور اس کے ساتھ ساتھ ڈسکہ سے لودھے تک براستہ سوہاوہ کہنہ ایک سڑک کے لئے فنڈز دیئے جانے کی درخواست ہے۔ میرے حلقہ میں دیہہ بُھلر ہے وہاں سے بمبانوالہ تک کوئی راستہ نہیں ہے اور بچیوں کے سکول بھی بُھلر میں نہیں بلکہ بمبانوالہ میں ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ دیہہ بُھلر سے بمبانوالہ تک ایک سڑک کے لئے فنڈز دیئے جانے کی سفارش کی جائے۔ آدکے چیمہ سے براستہ وسنکے تا بُھلر کسی قسم کا کوئی راستہ نہیں ہے اور کوئی ٹریفک کے قابل سڑک نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس سڑک کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ متر انوالی سے نِکا قلعہ تک براستہ ڈیرہ میواں ایک سڑک کی تعمیر کے لئے میری درخواست ہے کہ اسے بنایا جائے۔

جناب چیئرمین! تحصیل ڈسکہ کے چار بڑے گاؤں بمبانوالہ، مندرانوالہ، بھاڈیوالہ اور جیسر والا ہیں۔ ان تمام میں بنیادی میڈیکل کی کسی قسم کی سہولیات نہیں ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان چاروں میں RHC یا BHU کے لئے فنڈز دیئے جائیں تاکہ عوام کو میڈیکل کی بنیادی سہولیات میسر آسکیں۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار مسائل ہیں لیکن وقت کی کمی کے پیش نظر میں اپنے الفاظ کو یہیں پر ختم کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: باجوہ صاحب! بہت مہربانی۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 14۔مارچ 2017 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔